نگاہ گر ہو تمہاری مرے دم کم تن بے جسم بیجان کا
ہلال ناخن وحشت نے توڑا اسکا ہر ٹانکا
چمکتا ہے وہ اختر گرمی حسن حسینان کا
لوئے آفتاب حشر سے تو خوف کر زاہد
امیر المومنین صدیق و فاروق و غنی حیدر
ستم ہا دل پر ہو چکین اب دست وحشت سے
غفلت کسکی جاتی ہے کسکو بھول بیٹھے ہو
لبان کے خرمن دلگیر دامن بجلیان کیا کیا
دل پر خون ہمارا آجکل گنج شہیدان ہے
کوئی ہے شوخ تو ہو ہم بھی آفت پر اگر جاتین
لحد مین بھی کسی کروٹ نہین غفلت کی نیند آتی
نہین دیتے اگر بوسہ ندو کچھ گالیان دیدو
ہے پیراہن جدا قدر آئی وحشت نہین کرتے
دل وحشی کا وہ آنکھین پھیر پوچھین تو مین کہدون
جنون کی رتبا باہمی کی طرفہ صورت ہے

وہان ہوگا ہمارا آب ہا اور دامن گریبان کا
جو دیکھا ایک دم [illegible] تو تھا مطلع گریبانکا
جہان [illegible] ہے شوخی برق درخشانکا
مجھے [illegible] ہے کافی اہل بیت پاک دامان کا
بلاشک مین محبت انکی ہے خورشید ایمانکا
جلا کر بھر چکا ہے سینہ مین ہر پرزہ گریبان کا
تمہین کچھ پاس ہے یا ہی اپنے قول عہد پیمان کا
جدھر ہم نے سر ہجران وزن دیوار سے جھانکا
یہان ہر خاک کا تودہ ہے اک ڈھیر ارمان کا
حسین کیا چوم لین موہنہ شعلہ برق درخشانکا
دل مضطر مین ہے درد طلب کس آفت جان کا
عنایت کچھ تو ہو مدت ہوئین ہین لب ہائے خندانکا
یہی ہین چھینو کون دل مین سر کا تا بیابان کا
کہ ہر بکھرا [illegible] جیب چاک گریبان کا
کہ ہمہ دیا انکا دیا ان وہ مگر سا ہے نگہبان کا

کبھی پہلو سے میرے تیر تو یہہ بھی نکل آیا
نہ چھوڑا تیر نے ادل میں ذرہ دم بھی دکرنکا

ہماری خاک تھی برباد ویرانے میں اکدن
بگولا بنگیا آکر غبار کوئے جاناں کا

بہار آتی ہے وحشت خیز پھر سودا ہے ہمکو
خدا ہی جواب جھگڑا چکے دست و گریباں کا

بھی دل ہو گیا ہم سے جو دن تھی جس میں
یہی دل ہے کہ اب جس میں مسکن ہے حسرت و

قسم لیتے ہیں جیسے جھلکی شب یا کی الفت کی
یہہ کہتے ہیں کہ دنیا میں نہ ایسی دار

بلائیں وصل میں زلفوں کی لوں یا مصحف رخ کی
یہہ دل ہے کفر کا طالب جو خواہاں ہے ایماں کا

ملا سوز جگر سے ٹوٹ کر جستجو پروانہ
تو اوٹھا ہم بغل ہونے کو شعلہ شمع سوزاں

شاگرد اسد ہوں اور مرید گل حسن ناظم

بجا الیس کا بردہ نام لیوا شاہ مرداں کا

علی پھر منجانہ تو ... لیا
میشوں میں بھی

سوا اللہ کے کونین میں کچھ بھی نہ تھا
جب کہا کن عالم ایجاد پیدا ہو گیا

وہ اسی میں ہے مگر اس کو نظر آتا نہیں
دل بھی مثل عیسی کے قسمت کا بیٹھا ہو گیا

دیکھا تجھے دنیا او پر کوڈ لگی
جسجگہ بیٹھا ترا سودا میلا ہو گیا

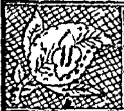
قول ہے اپنا یہی ہر دم رضینا بالقضا
جو وہ چاہیگا وہی ہوگا جو چاہا گر

میں تو کیا ہوں تیرے انوار تجلی کے حضور
حضرت موسی کو وقت دید سکتا ہو گیا

جس طرح چاہا کیا تو نے دلِ انسان میں گھر
یہہ کبھی کعبہ بنا کا ہے کلیسا ہو گیا

اہلِ دل ہیں مثلِ پروانہ کثرت سے جلے
جب کبھی روشن تیری وحدت کا ہو گیا





داغ فرقت تن پہ یک چشم بینا بن گئے
محو دیدارِ خدا ناظر سراپا ہو گیا

اِسی پر ہی تو عاشق یار کا سارا زمانا تھا
تجھے بھی میرے ہی پہلو میں دل کا بھٹکانا تھا

دکھا کر چشم میگون مجھکو متوالا بنانا تھا
نہ ساقی ایک دو ساغر ہی دین آنکھ ہیں حیرانا تھا

قفس میں اب تو آنکھیں دیدہ گلشن کو ترستی ہیں
گئے وہ دن کہ شاخ گل پہ اپنا آشیانا تھا

تو اتنا نہ کہا کر یار کے روے مخطط پر
میری تربت پہ سبزہ کو ہمیشہ لہلہانا تھا

پھنسا کر دام گیسو میں چھپا کیون تو اے ابرو
مجھے کس نا تھا تیغِ خونفشاں کو آزمانا تھا

ہزار افسوس اوجاڑا موسم گل ہی نے اب گلچین
تجھے تو آشیانا بلبل کا پھولوں میں بسانا تھا

بندہی تھی بعد مدت وصل کی اُمید کچھ ہم کو
او نھیں بھی وا قسمت آج ہی منہدی لگانا تھا

دلِ غمگین بنا کر کیوں ظالم پاؤں پھیلایا
تمہاری دردِ الفت کو میرا پہلو دبانا تھا

کفِ پا حنائی کیوں شوخی سی دکھاوے وہ
او نہیں منظور پا دل آگ تلوؤں سے لگانا تھا

اُدہر تیر نگہ دل میں در آیا دم اودہر نکلا
وہ آیا جسکو آنا تھا گیا وہ جسکو جانا تھا

اوڑا کر ہوش عاشق کے محبت رد عشق نے
پریرو تجھے زلفِ عنبر کا سنگھانا تھا

چھری جب آنکھ اوس کی ایک عالم پہ گیا ناظر
لیکن نظرین تو پھر ہر ایک بیگانہ بگانہ تھا

جامہ زیبی آو فزون حسن دل آرا ہو گیا ‌ صاف شکل کہکشان سلما ستارہ ہو گیا

ہر بن مژگان سے جاری خون کے فوارے ہوئے ‌ دیدۂ گریان ہمارا اب ہزارا ہو گیا

وصل کی شب ہو چکی ظاہر ہوئے آثار حشر ‌ مرغ بولا صبح کا روشن ستارہ ہو گیا

آنکھوں آنکھوں میں بیان درد وفا طی رہا ‌ نظروں نظروں میں جفاؤں کا اشارہ ہو گیا

دم میں سوز نالۂ بلبل سے پر اوڑ گئے ‌ غنچۂ صد برگ جو چٹکا ہزارا ہو گیا

ٹھہر کا شکوہ تمنا مہر کی رنجش بھی دے ‌ جو کہ ہونا تھا خموش اب دل خندہ ہو گیا

ابرو یاد در دندان میں بڑھ رہی ‌ ہجر میں ہر لخت دل آنکھوں کا تارا ہو گیا

ہم ادہر سے سر بکف شوق شہادت میں بڑھے ‌ اوس طرف سے تیغ ابرو کا اشارا ہو گیا

رہبری شوق شہادت نے جو کی دم بھر میں بھی ‌ کوچۂ شمشیر قاتل میں گذارا ہو گیا

محفل دلدار رشک سقف گردون بن گئی ‌ جو گہر سر پیچ سے ٹوٹا وہ تارا ہو گیا

حاسدون کے صبر و استغنا پہ بجلی گر پڑی ‌ برق خرمن آہ سوزان کا شرارا ہو گیا

ہجر کی شب چشم شوق دید میں گردش کیا ‌ کنکری ہر ایک گردون کا ستارا ہو گیا

جب کبوتر کو دیا خط لکھ کے اوس مہوش کے نام ‌ آسمان میں اسقدر دو با کہ تارا ہو گیا

جب دکھایا کہاٹ ناظر اوس نے تیغ تیز کا
پارہ پارہ بحر ہستی ہمارا ہو گیا

اے دل اگر نصیب ہوا وصل یار کا
بجتا ہے اس کے شور سے ڈنکا بہار کا
وحشت میں حال غیر ہے جیم زار کا
بگڑا جو طور صبر دل بے قرار کا
سر پڑا ہے صبر دل مقیرار کا
قلب و جگر میں ہجر میں مضطر ہیں جدا جدا
انکی خلش نے دشت جنون میں دیا لطف
مجنون کے نے جہت عشق کی ظاہر ہے دو لیل
[illegible]ن گلو کا باد صبا لے محل نہیں
[illegible]ابیوں کے ساتھ بھی ظالم جو کی رہے
[illegible]ن ہاتھ پا ہمارے ہیں شب وصل عدو سے
[illegible]کیا جوش عشق میں جیب دامن ادا
[illegible] دل کے جو دیکھے [illegible]

پوچھیں گے ہم مزاج شب انتظار کا
لاکھوں میں ایک دم ہے غنیمت ہزار کا
دہوکا ہے چشم آبلہ پا کو خار کا
دل اور پڑ گیا نگہ شرمسار کا
شاکی ہے کون نالۂ بے اختیار کا
ہر دے قرار ہو گیا بے قرار کا
تو آبلوں نے چوم لیا نوک خار کا
صحرا میں بیٹھ بیٹھ کے اوٹھنا غبار کا
اوٹھیں نہ منہ پہ دیکھ کے صبح دار کا
پلکیں گران رہا نگہ شرمسار کا
یاں منہ لگا ہے ذائقہ بوس و کنار کا
بدنام ہم نے نام کیا رازدار کا
بدلا ہے ہمیں ناوک مژگان نے خار کا

وعدے پہ ہم نے یار کے بخت و نگرین
اس راحتین سے مزاجیت یار کا

سر ترن پہ ہے گران یہ تخفیف و نزار ہون
آنکھون پہ بوجھ ہے شرر اشکبار کا

اے بدگمان جہان سے دفتر اوٹھا دیا
بے اعتباریون نے تیرے اعتبار کا

روکے رہی وہ لاکھ پر آنسو نکل پڑے
دیکھا گیا نہ حال دل بے قرار کا

مستون اور مے کے تنڈا نیے واسطہ
ساقی ہے یہ تو کام کسی ہوشیار کا

کیا بے اثر فغان شب ہجر کا اثر
کیا اختیار گریۂ بے اختیار کا

غنچون کو گل کرے کہین ہا نسیم صبح
گھونگٹ اوٹھا کے چلیے عروس بہار کا

وہ حسن دل نشین ہے تو وہ ناز دلربا
پھلا پھر لیا ادا سے نکلتا ہے پیار کا

سینہ سے داغ ہجر کو لپٹا کے روئے مین
جب آگیا ہے دہیان ہمین وصل یار کا

ناظر ہے ورد لب اسد کبریا کا وصف
تیغ زبان مین کاٹ ہے یان ذوالفقار کا

شب وصال جو چہرہ چھپا رہے حجاب تھا
تو رخ پہ پردۂ بے پردگی نقاب ہے

سوال وصل پہ عدو سے سنا کی خاموش
سکوت آپ کا واللہ لاجواب ہے

تسلیون نے میرے دل کو تھام تھام لیا
کچھ اپنی جا سے باہر جو اضطراب ہے

ہر ایک جام پہ جی ٹوٹتا ہے ساقی کا
میرے نصیب سے دریا بھی تو حباب ہے

لکھا جو میں نے بنا کر بگڑ کے اوس نے لکھا
سوال ساختہ بے ساختہ جواب ہوا

بگڑنے بننے میں دونون کا ایک نقشہ ہے
ہمارے پاؤن کا چہالا ہوا حباب ہوا

دئے اونہون نے جو بوسے تو بیشمار دئے
عطا ہوا ہمین جو کچھ وہ بے حساب ہوا

کہیکے روئے منور کا نور چہن چہن کر
نقاب عارض پر نور پر نقاب ہوا

سوئے سبزہ ہوا رنگ حنا کا رخ کہان
رسیدہ لیتے ہی خط کی روان شباب ہوا

خیال سبزہ خط مین بہک دئیے ناظر
عجب کہ بھنگ مین یان نشۂ شراب ہوا

٢٠

حسن بت سے عیان جلوہ یزدان ہو گا
برہمن کفر کے ہاتون سے مسلمان ہو گا

شور بلبل اگر اپنا نمک افشان ہو گا
ہر گل زخم جگر رشک گلستان ہو گا

پہر وہی عہد عدو سے وہی پیمان ہو گا
پہر وہی بات تمہارے وہی قرآن ہو گا

بہید الفت کا چہپائے سے نہ پنہان ہو گا
سب پہ کہل جائیگا دل مین جو سر پنہان ہو گا

گر اسی چال سے وہ ترک خرامان ہو گا
عرصۂ حشر بہی مارا ہوا میدان ہو گا

مصحف رخ کی شب و روز تلاوت ہے اسے
خال ہندو بہی کسی روز مسلمان ہو گا

مہندی ہاتھون کی تیرے لگ یہ بہار لائیگی
جلکے گلزار کف دست بیابان ہو گا

اپنے خاتم کی جو وہ شان پہ دیگی گل داغ
تن پہ ہر داغ سیر مہر سلیمان ہو گا

اس کو دزدیدہ نگاہوں سے نہ دیکھو جیسا ‖ اسمیں کیا خاک بجز حسرت ارمان ہوگا

دامن دشت جنوں لوگ جسے کہتے ہیں ‖ ایکدن وہ بھی مرا پارۂ داماں ہوگا

قتل عالم پہ جو باندھینگے کمر مردم چشم ‖ لیس ایک ایک جوان صف مژگاں ہوگا

بوسۂ سبزۂ رخ لیکے میں جی جاؤنگا ‖ زہر کا گھونٹ مرے واسطے ریحان ہوگا

تیرا آئینۂ رخ دیکھ کے حیرت ہے مجھے ‖ جو میری شکل کو ۔ شرمگاہ ہوگا

ہائے سو منہ موڑ کے آئینہ سے اونکا کہنا ‖ کسی مشتاق کا یہ دیدۂ حیران ہوگا

یاس ہو جائیگی قاتل کی نمک خوار نگہ ‖ زخم پھر آئینے خالی جو نمکدان ہوگا

راز پنہاں کا بیان غیر سے توبہ توبہ ‖ مجھکو زیبا نہیں ہاں ہاں تجھے شایاں ہوگا

یار کے منہ سے نکلیگا جو ہنگام سخن ‖ کوئی حسرت بھری ہوگی کوئی ارمان ہوگا

ہیں مرے اشعار کی بندش میں نقطوں کی نشست ‖ وہی سمجھیگا جو ذی فہم سخنداں ہوگا

یوں تو کہنے کیلئے چار پہر ہیں لیکن ‖ روز محشر مجھے طول شب ہجراں ہوگا

رخصت فصل بہار یکا ہے ڈنکا - ناظر

اب کوئی روز میں تاراج گلستاں ہوگا

۹

جلوہ افروز کہاں قامت دلجو ‖ کون سے بزم میں ہنگامہ محشر

روتے روتے مری آنکھ سے دریا نکلیں ‖ نہ ہوا یار کا دیدار میسر نہ ہوا

بیڑیاں پاؤں میں پہنائی گئیں گیا وحشت میں
ای جنون دور سے پاؤں سے چکر نہ ہوا

ہجر میں آدمی ہر عالم کو کٹے ہر حیات
دور گردوں میں کوئی مجھسا بد اختر نہ ہوا

کونسی شب نہ خیال رخ روشن آیا
کب میرا نالہ تا رباب شور نہ ہوا

جب سے اس ظلم کی بنیاد پڑی عالم میں
مجھسا مظلوم کوئی تجھسا ستمگر نہ ہوا

تشنہ کامان محبت سے سب سو کہو کہ پیاٹ
آب خنجر سے کسی کا بھی گلا تر نہ ہوا

مے کشی کو شدہ دیا ہاتھ سے پیمانون کبھی
اوک ہی پیگئے سب کو ساغر نہ ہوا

9	پھنس گئے زلف کے پھندے میں تم آخر ناظر فرق کہنے میں میرے بال برابر نہ ہوا	9

نہ ہوا نہ ہوا بت خود کام ہمارا نہ ہوا
آگے قسمت کی کسیکا کبھی چاہا نہ ہوا

بن گئے نہر روان جادۂ دشت وحشت
بجز دخار ہوا آبلہ پا نہ ہوا

انکھیاں اسپہ جو کرتے ہیں تیاسے مہر
کوئی پتھر ہوا عاشق کا کلیجا نہ ہوا

پہلتے موسم بارش میں لطے کاسکا
سیکشو حیف لب بحر نہ میخانہ ہوا

دونبین دکہو ہمیں پڑ گئی جنجال میں جان
عقدہ حل ہم سے تیرے زلف کا پیدا نہ ہوا

دامن کو چھوڑا دو عمر اپنے سر اپنا دیا ٹکا
رہ گیا یار کا پردہ مجھسے جدا نہ ہوا

اپنے مطلب کو رہے یار سدا اہل غرض
کام جب آگے پڑا ایک بھی اپنا نہ ہوا

اپنا اپنا ہے مقدر شہ مین کہیہ جائے کہ | تم نے چاہا وہ ہوا مین نے جو چاہا نہ ہوا

۱۰ میرے مرنیکی خبر سنکے تجاہل سے کہا
مرگیا ناظر بیمار یہ اچھا نہ ہوا ۱۱

۱۲
جلوہ یان پر نہ تجھے جس نے تمہارا دیکھا | اوسنے اس دہر مین بخدا کیا دیکھا
کوئی کیا اوس مین تنگ کا سخن ہوا بند ہے | کسنے اس عالم ایجاد مین عنقا دیکھا
دل عاشق کو رہائی کی ہوئی کچھ امید | شانہ اوس زلف مسلسل مین جو اوجھا دیکھا
بگمان وہ ہون کہ شک دل مین عدو کا گذرا | اون کے در پر جو کبھی نقش کف پا دیکھا
مدت العمر وہ سکتہ مین رہا حیرت سے | آئینہ نے جو ترا روئے مصفا دیکھا
دل کو ہر وقت ہے بس وصل کا جویا پایا | ہر گھڑی چشم کو مشتاق تماشہ دیکھا
ہنسنے کو آگیا ہے جو کبھی دم گرتا ہے | دل لگانے کا یہی ہم نے نتیجا دیکھا
شب وصلت بھی جو عاشق نے حیا کی عشا | بے حجاب اوس کو نہ دیکھا تو بھلا کیا دیکھا
رحم فرماکے دیا ساتھ میرے | وادی عشق مین جو یکہ و تنہا دیکھا
دل مین خود ہوگئے وہ منتظر کے قاتل | میری آنکھون کو بس مرتے ہی وا دیکھا

کے ملک عدم آباد سے ناظر بخدا
ہم نے اس دیر خرابات مین کیا کیا دیکھا ۱۱

رخ سے گل خورشید کا نقشا نہیں ملتا
قامت سے تیرے قامت طوبا نہیں ملتا

مضمون کوئی اون کی کمر کا نہیں ملتا
ہم ڈھونڈھتے پھرتے ہیں سرا ہی نہیں ملتا

کچھ راہ ہوے ملک عدم جاتے ہیں ایسے
ڈھونڈھا تو کہیں نقش کف پا نہیں ملتا

وہ تفتہ جگر ہوں کہ دم گرم سے میرے
یہ پھول ہیں گلزار کہ پتا نہیں ملتا

ملتی ہے ہر اک چیز اگر کیجیے کوشش
پر اپنا کوئی چاہنے والا نہیں ملتا

ناظر کیا کیے رات ہر اک کالی بلا ہے
کس روز سے وہ گیسوؤں والا نہیں ملتا

قادر شاہ

[illegible]

بتوں سے ہو نہ سکا کچھ بھی فیصلہ دل کا
خدا کے ہاتھ ہے اب تو معاملہ دل کا

نہ چھیڑ نشتر مژگان چشم یار اسے
لہو کے آنسوؤں روتا ہے آبلہ دل کا

لگے شکایت درد جگر کبھی فریاد
یہی فراق میں رہتا ہے مشغلہ دل کا

جو خار دشت جنوں اس کو یاد آتے ہیں
تو پھوٹ پھوٹ کے روتا ہے آبلہ دل کا

لپٹ کے سوئیں گے اوس ماہرو سے آج ناظر
شب وصال نکالیں گے حوصلہ دل کا

میں ہوں شہید پھول سے رخسار یار کا
پیش نظر ہے حال دل داغدار کا

کیا رنگ لا کے دیکھیے سبزہ مزار کا
عالم خزاں میں دیکھیے پھولوں بہار کا

دل میں خیال رہتا ہے رخسار یار کا
ہے گل دکھاتا ہمیں نقشہ بہار کا

رکھا ادا سے کس بت سرکش نے یہ قدم
سر آسمان پہ ہے مرے سنگ مزار کا

ہے حسن رخ میں سبزۂ خط بھی کیے ہوئے بہار
پوشیدہ عیب گل کا بدولت ہے خار کا

گلشن میں جا چھپا میں نہ شادی کیوں کر
جوبن امنگ پر ہے عروس بہار کا

ناظر نہ کیوں ہو قند مکرر مرا کلام
کرتا ہوں وصف میں لب شیریں یار کا

رہتا ہے تصور جو تیری تیغ ادا کا
ہے سامنا ہر وقت مرے دل کو قضا کا

تا نام نہ لے کوئی زمانے میں وفا کا
دکھلا ستمگر نے دیا نام جفا کا

کیا شوخ ہے چشم بت کافر کہ بلا دیکھ
زاہد سے لڑی ہے اشارے میں نگہ اسکا

سرمہ کا یہ دنبالہ نہیں آنکھوں میں اس کی
دیکھو کہ جلاد میں بھالا ہے قضا کا

لاتے ہیں غبار آپ عبث دل میں مسیحا جان
اس شیشہ میں جم جائے کدورت کا نہ تنکا

از در و بس سختی دوران سے بری ہیں
دامن کہیں کانٹوں میں الجھتا ہے صبا کا

ہر بات قیامت ہے تو ہر چال ہے فتنہ
انداز ہے کچھ ان سے جدا ناز و ادا کا

گلشن میں بھی شوخی سے زہے جو کوئی پری رو
جھانکا کبھی نرگس کو کبھی سرو کو تاکا

اغیار کے بہکانے سے اس شوخ کو ناظر

انکار جفا سے ہی نہ اقرار وفا کا

کسی پہلو سے بسر کشتۂ گیسو نے نہ کیا
موت کی چال نے نقرہ کو بھی چلنے نہ دیا

یورش نقاہت نے جو دل کے پھپھولے پھوڑے
دو قدم بھی رہ پر خار میں چلنے نہ دیا

ہم کو تھا خوف جو دل لگی مر جانے کا
اون کو پہلو بھی شب وصل بدلنے نہ دیا

بعد مردن بھی کدورت نے بت کم سن کو
میری مٹی کو کھلونے سے بہلنے نہ دیا

دعا کہ وصل کبھی یار نے اپنے منہ سے
میرے ارمان کے دھوکے میں نکلنے نہ دیا

بن کے رہزن تیری آنکھوں نے مسافر کو
راستہ تنگ عدم آباد کا چلنے نہ دیا

دوست تو دوست ہیں ناظر کسی دشمن کو بھی
آتش رشک سے ہم نے کبھی جلنے نہ دیا

کبھی جو صحرا میں دیوانہ آیا کسی چشم نرگس کا
تو وحشت [illegible] کھینچا مجھے [illegible] دامن [illegible] کا

سناؤں کس طرح حال اوس کو میں اپنے اس دل حزیں کا
یہ غم ہر دل کو ہو سکتا ہے نہ کسی کا ہم نشین کا

خدا سے کیا چھپا ہے ہم گرین کیا یاس سے [illegible]
تو نے چھپایا آئینہ کدورت غبار [illegible] کا

عدو سے بولی وصال کی وہ شب تو دل حزین کا
کھلا یہ اسکی [illegible] کو [illegible]

جو مجھ سے تم داد ظلم چاہو تو اوس کے انداز نہیں [illegible]
دگر نہ اتنا ہی کہو سنا و کہاں کا [illegible] ہیں کا

نہ توڑیو رشتہ محبت ستم زدوں [illegible]
جدا نہ کر انکو دست وحشت کہ جو ہی جیب و آستین کا

تسکین کو ہوئی اگر خاک پہ تیرے راہ دے سائل بیٹھا — تھمنا تھا مقراض تیز فلک کہ قسمت کا گو تیرا

سے مسرت بھی سر کٹا ہی تیغ قاتل سے مقتل میں دم جو میرا — جلوس کی ہمت کی آ آئی گر پڑا حوصلہ کمر کا

یہ دم کا ہمرا دم لگا کیا زمین پہ پہلو بچا سکا گیا — بنا ہی جس سے ہار اپنا غبار یہ میں کمین کا

تمہارا تیر ستم جو آیا تو میں نے سینہ میں دی جا — نکالنا سخت عجب سمجھا مکان سے مہمان دل نشین کا

رہا رقیب حسینان میں خون گشتہ دل کو مرا ان — متردد پیدا کیا جو افشان تو خط ہی چھپا جبین کا

سنا یا دشمن کو وا تو پڑھ نہیں لوح جبین گرمے — وصال کی شب جو لگ گیا جگ کی طلسم تو نہ زنجیر کا

ملک شاخ سے نازان یہ کار مشکل ہے آسمان — جو چاہیں اس دم مہر و شمع کا نشان آسمانی

تیری نظر سے ہیرا دل چپ کے زلف کی سب بل — بہا دیا آنسوؤں کا جل کسکی چھپا نگین کا

جگا نہ ہر مو فتنے ٹھوکر دو بہا کی حشر چال اکثر — یہی رہنمائی ہے تو بندہ پرور جو تمہارا دہن کا

تمہارے طرز سخن سے ہو کر یہ بات ہوتی ہے صاف ظاہر
کہ راز الفت سے تم ہو ماہر خیال ہے حسن دل نشین کا

جلوہ یار سے سیر نہ ہوا — نہ ہوا طور پر گذر نہ ہوا

وحشت دل پہ کچھ اثر نہ ہوا — چاک داماں بخیہ گر نہ ہوا

بہتر ہے یہ در اجابت پر — کہ دعا کا میری گذر نہ ہوا

سر پرستی بھی ہے حضرت عشق — دور اک دن بھی درد سر نہ ہوا

نہ بڑہی رات وصل کی نہ بڑہی — دن جدائی کا مختصر نہ ہوا

حال پوچہو نہ رنجِ بے حد کا — یہ مطول ہے مختصر نہ ہوا

فرق ہے جا بجا محافظ مین — نیند ہم پلہ بستر نہ ہوا

بیکسی رو دی میری تربت پر — جب کوئی اور نوحہ گر نہ ہوا

پی نہ زہاد نے نہ پلوائی — دامن زہد خشک تر نہ ہوا

عاجزی سے بہی آگیا عاجز — التجا سے بہی کچہہ اثر نہ ہوا

بے پر اوڑتے ہوئی اسے دیکہا — ہوش محتاج بال و پر نہ ہوا

نامہ بر دہم کو کیا تم نے — جب صبا کا وہان گذر نہ ہوا

۱۳	شاخ امید قطع کی ناظر جبکہ پیدا کوئی ثمر نہ ہوا	۱۸

دشمنی سی نہین خالی ہے رُولانا میرا — انکو منظور ہے دریا مین بہانا میرا

آپ سنتے تو مین پر اس کا ذرا و بیان کرتے — اے صنم رام کہانی ہے فسانا میرا

دل یہ کہتا ہے کہ اب اوڑکے کہان جائیگا — بال باندہا ہے تیر نشانا میرا

ظلمت بخت کا ہے سایۂ احسان کسر پر — اب تو مشکل ہے شب غم نظر آنا میرا

اوس کے دشمن کی دشمن کو بہی میرا ذکر پسند — دوست کردو کو کیا بہا فسانا میرا

واجب القتل فلک نے مجہے ٹہرایا ہے
ای زمین فرض ہوا اب تو چھپانا میرا

بڑھ گیا اور بہی طول شب فرقت دوہات
قہر تہا بہر دعا ہات اوٹہانا میرا

تہک کے سویا تہا کہلی آنکہہ مرقد مین بہی
حسرت زیست ہلاتی رہی شانا میرا

دل مین باقی ہے ابہی حسرت دیدار اخیر
اوسکے آجانے پہ موقوف ہے مرجانا میرا

تم سے اخلاص ہوا گر یہ گہٹائی توقیر
کہ گوارا نہین دربان کو بہی آنا میرا

مین تڑپ کر جو گرا تا تو قیامت ہوگی
دل سمجہ بوجہہ کے اسے درد دکہانا میرا

کس کے ہون خاطر نازک پہ الہی مین گران
غیر کو بار ہے محفل سے اوٹہانا میرا

۱۹ تجلی رہتی نہین اوس شوخ کی آنکہین ناظر
الٹی اک چہیڑ ہے لڑ لڑ کے ستانا میرا ے

ستہرہ ہے جو اوس ترک کی بیدادگریکا
دل کانپتا ہے گور مین رستم سی جگر کا

صحرائے جنون رہتا ہی دامن کو بچائے
ہے شغل جو ان روزون مجہے جامہ دریکا

ہون ساقی کوثر کی محبت مین جو بیخود
دم بہر نہ ہے مین ہشیار سیہی کا خبریکا

خنجر سے نہین کم ہے شب وصل ما ایلل
وہ چپکلے پہر چہنا مرغ سحریکا

سایہ کی طرح خاک تہ دیوار ہی گرا مین
کیا زور ہے ایدل مری سستی پہ دیوار سرکا

مین وہ شجر یاس ہون گلزار جہان مین
ہے روز ازل سی جسے غم بار ثمریکا

۲۰	رفتار سے اوس فتنۂ دوران نے دکہایا ناظر ہمین اک دم مین چلن فتنہ گر کا۔	۹

رام جب دم آن آئی ہوا بت پہ فن اپنا
دشمن جان ہے ہر اک شیخ و برہمن اپنا

روکے یاد رخ گلگون مین جو آنسو پوچہے
روکش تختۂ گلشن ہوا دامن اپنا

گردش چشم فسونگر نے بہ جو مارا ہے
کیون نہ چکر مین رہے گنبد گردن اپنا

غافلو تہامکے سر رہ گئے رو و ہنسا کیسا
یاد دہ پیری مین کروگے جو لڑکپن اپنا

اسکا پایہ نہ بلندی پہ رہے پہر کیونکر
سر رگڑتی ہے در یار پہ چلمن اپنا

حسرت دیدار مین سبہی روتے ہین بعد مردن
سر کہڑے پیٹتے ہین نالہ و شیون اپنا

صورت گل پہ کرین چاک ابہی پیرہن
تم جو غنچون کو دکہا دو کبہی جوبن اپنا

اثر اتنا تو دکہا جذب محبت شب وصل
کہ اولٹ دین وہ نقاب رخ روشن اپنا

۲۱	کیا ہی برجستہ ہے ناظر یہ کسی کا مصرعہ داغ دل کہتے ہین جسکو وہ ہے گلشن اپنا	۱۳

کبہی بڑہ چڑہ کی سر سے تیغ تک کہسا تر کیا کیا
ہوئے اشکون سے ٹکڑے یہ جگر جلو و تو تر کیا کیا

کبہی مین کیا بار ابر نے کہسار تر کیا کیا
چمن شاداب مین کیا کیا گل و گلزار تر کیا کیا

فسانہ غم کا بہی سنکر مسیحا جیب دل اسکا
کیا رو رو آل آنکہون نے دم گفتار تر کیا کیا

ڈبویا اشک عبرت نے ہماری کشتی دنیا کو
ہوا جب خشکی لب کے گلے سے چشم نم قاتل
جفا دن سے اُدھر سے رو کا وفا دن کیا راضی
دکھائی آئینہ نے اعجاز قرتین صنم تیری
سیند ہے وحشت مین رونگی دل سا مجمہ شہ خارا
جھڑی گئی گیسوؤن مین سبزہ خط پر پسینے کی
جھڑے ہیں کدہ مین جبہ و دستار کی دو عظم
بنا ہے ہر شجر بانکا جوان فیض ترشح سے
ترقی پر رہا گر یون تسلسل میرے اشکون کا

ہوئی نظرون سے گر کر آخرش دل مشترک کیا
سخن آئی زبان پر لب دم گفتار تر کیا
کئے حل ہم نے آسان عقدہ دشوار کیا
بنائی رشتہ ہائی اشک سے زنار تر کیا
وفور اشک سے ہو دامن کہسار تر کیا
ابھی سیکو کر گیمی گرمی رخسار تر کیا
ہوا ہے عالم غفلت میں ہی ہشیار کیا
سر دو ٹوپیان پھولون کی مین گلنار تر کیا
کرین گے اسمین اپنی چوٹیان کہسار تر کیا

۲۲	میر کے ماتم مین جب رویا شبنم کی روش ناظر ہوئے ہین اُوس صنم کے پھول سے رخسار تر کیا کیا	۱۵

دھیان آیا کسی خود بین کو خود آرائی کا
فاش ہو جائے گا پردہ میری رسوائی کا
زعم کیون مست جنون کو ہے توانائی کا
بردہ داری ہے میری ناخن شیون دم نزع

اب ہے اللہ نگہبان شکیبائی کا
چھٹ گیا ہات سے دامن جو شکیبائی کا
چاک ہوتا نہین دامن میری رسوائی کا
حوصلہ دل مین رہا جاتا ہے رسوائی کا

قسمت بخت ز کھینچا ہے میرے گرد حصار — ڈر ہے آسیب ہجوم شب تنہائی کا

کشتۂ نرگس جادو کو جلا دیتا ہے — لب جان بخش کو لپکا ہے مسیحائی کا

بات ایسیان لگاوٹ کی کہین چھپتی ہے — منہ سے بول اٹھتا ہے جادو تیری گویائی کا

دل مین آئینہ کے ہوتا نہ اگر گھر تیرا — یون چلن تجھ کو سکھاتا نہ خود آرائی کا

جب تمہارے رخ گلگون سے مقابل ہوگئے — رنگ پھولون سے ٹپک جائیگا رعنائی کا

بیخودی جان گئی اپنی قضا بھی آئی — یان گئی چیز کی شادی ہے نہ غم آئی کا

عشق مین ننگ حیا عار سے بہرہ نہ رہا — ورنہ ہم نام نہ لیتے کسی ہرجائی کا

ذکر سنتا ہون مین اورون کی زبانی اپنا — یہ زمانے مین ہے شہرہ مری گویائی کا

دل کو سمجھاؤن تو ہوتی ہے سوا تشنگی بھی — زور نادان پہ چلتا نہین دانائی کا

عین دیدار مین کیا جانئے کیا یاد آیا — حال زار اور بڑھا چشم تماشائی کا

حسرت دل کو جلا کر یہ ہوئے ہین نادم — اب کبھی نام نہ لین گے وہ مسیحائی کا

۲۳	چھپ گئی ہین یہ جوانان حسین کے نقشے چشم ناظر مین گذارا نہین بینائی کا۔	۱۷

نہ کچھ ہم اوس سے ہوگا اور نہ کچھ اوس سے سوا ہوگا — بہرصورت وہی ہوگا جو قسمت مین لکھا ہوگا

عدو کچھ نیک ہین کچھ نیک اون کا مدعا ہوگا — چلین کچھ بد ہے کچھ اخلاص نیا بدنما ہوگا

کسی دن تو دل درد آشنا ہوگا ۔ کبھی تو لطف بھی سینے کی کاوش مین ذرا ہوگا

نہین اسکی ضرورت ہر دلونکو آپ ہی کہیے ۔ نہین دل بر مین تو کیا ہے اگر ہوگا تو کیا ہوگا

نہین ہو جا ہی جانان آئینہ کو سکتا ۔ اسی صورت سے یہ صورت تمہاری دیکھتا ہوگا

نہین کچھ محتسب کا خوف میخانے مین رندونکو ۔ یہ جس سے پردہ کرتے ہین وہ چھپکر دیکھتا ہوگا

یگانے عشق مین ہین ہم کو بیگانون سے نسبت کیا ۔ جسے تم غیر کہتے ہو وہ کوئی دوسرا ہوگا

کسیمین وصل ہوگا اور کسی مین فصل اے قاتل ۔ لگیگی تیغ گردن سے تو سر تن سے جدا ہوگا

آلہی خیر ہو آیا ہے شانہ موشگافی کو ۔ کسیکی زلف الجھیگی تو دم میرا خفا ہوگا

دل مغ اپنا رہیگا عرش پر چھپر انور دین ۔ فلک رفعت سے تیرے تلوے کا ہر اک آبلا ہوگا

اوسی رکھا ہے دل مین اور یہ بھی بدگمانی ہے ۔ کہ رشک غیر تو اسمین بھی آکر دیکھتا ہوگا

ہمارے مزرعہ ہستی کی بربادی کو مقتل مین ۔ لہو برسیگا ابر تیغ سے خنجر ہوا ہوگا

رہا کر شست سے تو اے کماندار اپنے ناوک کو ۔ نشانہ بن کے خود اوڑ جائیگا جو منچلا ہوگا

شہید ناز کو ہچکی لگی ہے لوگ کہتے ہین ۔ کہ اسکی یاد کا دم کوئی اسدم بھر رہا ہوگا

عطا کر مجھکو ساقی ظرف میرا دیکھکر صہبا ۔ بھلا اس ایک ہی ساغر مین کیا سیر ہوا ہوگا

شب وعدہ تصور مین بھی بیپردہ نہین ہوتے ۔ خطر ہے خواب مین کوئی نہ کوئی دیکھتا ہوگا

خبر تب سے ہے کہ یہ کچھ عشق مین پیش آئیگا ناظم

نہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اب آیندہ کیا ہوگا

پھر دلِ مایوس مرہونِ تمنا ہوگیا
پھر نہیں معلوم یہ کیون ہوگیا کیا ہوگیا

بانکپن اُسکے قدِ نیشون مین پیدا ہوگیا
پیار کی سیدھی نظر سے یار ترچھا ہوگیا

جبکہ بے پردہ وہ حسنِ عالم آرا ہوگیا
از پئے دیدار نور آنکھون مین پیدا ہوگیا

کوندنا برقِ تجلی کا بہانا ہوگیا
حسنِ جانان خود حجابِ چشمِ موسیٰ ہوگیا

گرمیِ رخسارِ جانان سے بڑھا اسکا فروغ
رنگِ عارض سانولا ہوکر کنہیا ہوگیا

نورِ چشمِ کور ہے بے شبہہ حسنِ دلفریب
چاہِ کنعان فرقتِ یوسف سے اندھا ہوگیا

جوشِ سودا دیکھئے ہاتو بدن مین دم نہ تھا
نامِ نشتر سے رگون مین خون پیدا ہوگیا

منہ سے اُف کرنا فراقِ یار مین کیا قہر تھا
رازِ الفت کھل گیا سب مین رسوا ہوگیا

کیا جہان مین اچھی صورت پر کوئی مرتا نہین
تم کو میرا حال سنکر کیون اچنبھا ہوگیا

مرتے مرتے بھی نہ سینے خنجر کا دم بھرتے رہے
شکر ہے وعدہ ہمارا آج پورا ہوگیا

اپنا پہلو کب رہا خالی فراقِ یار مین
وہ سیہ بختی ہے جسکے گھر ہی یان درد پیدا ہوگیا

مین سراپا آرزو وہ سر بسر حسن و جمال
جوڑا اچھا لگ گیا یہ ساتھ اچھا ہوگیا

سوزِ آہون سے گیا اندھیر بعدِ مرگ بھی
جب کیا گردش چراغِ گور ٹھنڈا ہوگیا

دل سے اُمیدِ وفا تھی وہ بھی آپ جاتی رہا
کس کو ہم اپنا کہین یہ بھی تو اُن کا ہوگیا

۲۵	تہا مریض جان بلب ناظر نوائی عیسیٰ نفس ؛ ٹہوکرین کہاکین تیرے کوچہ مین اچہا ہوگیا	۲۱

وفا کے ذکر پہ عذر جفا کیا ؛ سنا کیا آپنے مین نے کہا کیا ؛

زبان سلطب سے ہو مرتشف آشنا کیا بتا ئیے مدعی کو مدعا کیا ؛

دوئی جب اٹہگئی تو پہر رہا کیا تہین تم ہو برا کیا اور بہلا کیا

برے حالون سی ہم اچہے ہین اے عشق ہمارے حال کا اچہا برا کیا

ذرا آتا خبر اے صبح شب وصل ابہی ارمان ہین باقی دلین کیا کیا

جو حال دل ہے چہرہ سی عیان ہے میرا کہنا تمہارا پوچہنا کیا ؛

شرارت پر حجابی پہ ہے مائل اوسی پردے مین کہیگی حیا کیا

پڑا یان تفرقہ سر اور تن مین ہوا خنجر گلے مل کر جدا کیا

ہمین مر کر بہ اے جان دیکہنا ہے قضا پر تہہر جائیگی ادا کیا

لکیرین ہات کی ہین دام اس کو اوڑیگا طائر رنگ حنا کیا

نمک پاشون نے رشک کی بدولت میرے ہر زخم کا مونہہ بہر دیا کیا

نہایت اسکی تیزی سے خجل ہے تیرے خنجر سے کٹتی ہے ہوا کیا

ابہی ہاتون سے دل کو تہام لوگے سنوگے تم ہمارا ماجرا کیا

ذرا سو سی ہے کہد و موتیون آئین
دکہائے دیکہیے تاثیر ہم کو
لب جان بخش کہے تار موئے ہین
دو عالم آئینہ خانہ ہے اوس کا
تجاہل دیکہیے انجان بن کر
سرِ رہ پہر ذرا چل کر تو دیکہو
مین سمجہا جس لیے تم پوچہتے ہو

کچہہ آسان ہے کسی کا دیکہنا کیا
دعا کیا عاجزی کیا التجا کیا
تیرے کشتون کو دم دیگی قضا کیا
فقط اک مین ہون حیرت آشنا کیا
وفا کے ذکر پر بولے وفا کیا
قیامت ڈہا رہے ہین نقش پا کیا
حسین ہمسا نہ ہوگا دوسرا کیا

۲۶	تو حد تم اگر سچے ہو ناظر تو فرماؤ کہ بندہ کیا خدا کیا	۳۳

لیگیا مجہہ کو خدا جانے کہان دل میرا
سو گیا پاؤن دمِ قطع مراحل میرا
حوصلہ دیکہہ لیا خنجرِ قاتل میرا
بات قسمت سے ہر اک بنکے بگڑ جاتی ہے
سنتے سنتے جو ستم عشق مین جی چہوٹ گیا
اوس سے آسان تہا ترک تعلق ہونا

نقشِ پا گم ہے سرِ جادۂ منزل میرا
راستہ کاٹ گیا جادۂ منزل میرا
تیرے اک وار مین دو ہات بڑہا دل میرا
کام آسان سے آسان ہے مشکل میرا
نام شہور ہوا عاشقِ بیدل میرا
آخرش جہوٹ ہوا دعویٔ باطل میرا

جز الفت نہ کہین لاش اوٹہے بہار سیری
فاش پردہ نکرے دامن ساحل میرا

کتہے ہین یاسمین رہے یاد بہار قائم
واپس اس عذر پہ دیتی ہین مجھے دل میرا

تم ہیر اقصۂ عشق اوس کو سناؤ تو سہی
بات پہر کیا ہے جو دشمن ہو قائل میرا

طرفہ سوزش ہے کہ آنکہونکو جلایا اشکنے
خون دل جب کسی آنسو مین گیا مل میرا

تہا رہی ہے نہ کہتے یہ کوئی بات نہین
آبلہ بن کے حباب لب ساحل میرا

ہین بہت ویرانہ ہو میرے پانو چہالی ہر حباب
موج رفتار تو افتادگی ساحل میرا

آندہیان ساتہ لئے تند ہوا اوٹہین آئین
خاک مین جب کوئی ارمان گیا مل میرا

خود فراموش ہے شمع ہے تو کیا ہو لے سودا ہو گئے
جی مین کہتا ہون کہ پہلو مین نہین دل میرا

پانو رکہتا نہین باہر جو در زندان سے
کیا تصور بہی ہے پابند سلاسل میرا

خاک پاسے مجہے خوشبوئے وفا آتی ہے
لطف پاسی تو ملا اوسنے نہین دل میرا

آئینہ دیکہ لو گر دعوی یکتائی ہے
یہ تقابل ہے تمہارا کہ مقابل میرا

رنج و غم ہو گئے دیکہے ہم ہو گئی صلح
مجہکو تم اور مبارک ہو تمہین دل میرا

وہ ہو گئے غیر سے بے پردہ مجہے شرم آئی
منہ رہا اونکو دکہانے کے نہ قابل میرا

اوس دن سے بیتابی فرقت کی شکایت کیسی
سچ ہے پہلو بہی میرا درد میرا دل میرا

دل یہ عاشق وہ نگاہین نہ نکلین ہون پیدا
وہ ہو بیتاب ودر پر تو اوسکا دل میرا

سخت جانی سے ترے بسمل کی یہ جی کہتا ہے
اب تو قبضہ پہ قدم تیغ پہ قاتل میرا

خوگر جور بنا دو شاد و سہی سہے ستم
مجھ کو شہ رگ سے کہین الزام نہ دے دل میرا

سب سے بیگانہ ہون قاتل نگہ ناز مین ہون
نام کیونکر ترے کشتون مین ہو شامل میرا

غصہ و غم سے بھرا ہے نہ بھرےگا یہ کبھی
دل ہے آئینہ اہل ہوس کے سامنے آئے میرا

ایک کا ہو کے شش و پنج سے آزاد ہوا
شرک سمجھون جو تصور ہی ہو شامل میرا

اوٹھ گئے ہین نگہ شوق سے غفلت کے حجاب
ہات پہونچا ہے سر پردہ محمل میرا

یار کو مجھ سے جو نفرت ہے تو نفرت ہی سہی
کس کو سمجھاؤن سمجھتا ہی نہین دل میرا

کیا مزا ہو کہ قیامت مین کرون مین انکار
اور وہ بت سے خالق سے ہو سائل میرا

ہو برا ضعف کا یارب کہ رہ الفت مین
پیش رو مجھ سے ہے سایہ کئی منزل میرا

کوئی غنچہ جو چٹکتا ہے صدا آتی ہے
لب فریاد ہے بس شور عنادل میرا

سہل و دشوار فقط خام خیالی ہے میری
کوئی ارمان آسان ہے نہ مشکل میرا

۲۷ | ۲۷

نقش نایاب ہے تکمیل سخن مین ناظر
اسکی یہ وجہ کہ استاد ہے کامل میرا

عدم کو لوٹ کے ہستی سے شرمسار آیا
مین بے گناہ گیا تھا گناہگار آیا

جب اسکا نہین خیال عمر ملیہ آیا
نکل کے دل سے طبیعت مین انکسار آیا

جو پاس سے پسکر بحال زار آیا
مین تجہہ تک آپ نہ آیا میرا غبار آیا

ہر ایک وار پہ لو سے لپٹ لپٹ کے لیے
دہان زخم کو شمشیر پر یہ پیار آیا

ہم اپنی حسرتین سب خاک مین ملا دینگے
ذرا بہی آپ کے دل مین اگر غبار آیا

وہ مجہہ پہ آج بُری طرح بگڑے میخ مین
میری طرف سے خدا جانے کون اوبہار آیا

زبان بند ہوئی دل کی رہگئی دل مین
قضا کے ساتہہ سیر پاس راز دار آیا

ہمین تو اپنی ہی عزت بہت ہے محشر مین
کوئی بہی تو ہمارا گناہ گار آیا

بتون کے ظلم کی پرسش کہین نہین ہوتی
خدا کے گہر مین بہی سو مرتبہ پکار آیا

شب وصال حیا سے چہپا لیا موہنہ کو
نگہ سے تاڑ گئے وہ کہ اس کو پیار آیا

مین اور شکوہ جور و ستم دروغ دروغ
تمہین خدا کی قسم تم کو اعتبار آیا

وہان سے ہلا تاب اضطراب گئی
سکون دل کو ہوا جان کو قرار آیا

ذرا سی بیکہے یہ کہا کہ میکدہ سے شیخ
ہزار بار گیا اور ہزار بار آیا

وہ دن ہی کیا تہے کہ کہتا تہا ہر
گذر ابہی بارہ آشوب روزگار آیا

خموش رہ کے کرون جان کی غلطی جبین
زبان دل کی خریدار سے مین ہار آیا

گمان ہوا اُدہر اظہار سے فساد کا
مین کاش سوہنہ سے بہی نہ کہتا کہ مجہکو پیار آیا

اُمنگ جوش جوانی کی اُس کو کافی تہی
اودہر کے دل تیر جوبن کیون اُبہار آیا

گلہ ہو یار کی شوخی کا کیا کہ روز ازل
ہمارے حصے میں دل بھی تو بے قرار آیا

نقاب تونے اوٹھائی تو میرے ہوش اوڑے
غش آ گیا مجھے جلوے کا پردہ دار آیا

نباہ جب آبلہ پا جنون میں آئینہ
ہر ایک دشت سے موںہہ دیکھنے کو خار آیا

برا ہو رشک کا اہل دل ملال کو صدا
در رقیب پہ سو بار اوس سے پکار آیا

ہمین نصیب ہوئے صبر و جبر کے ارکان
تمہارے قبضۂ قدرت میں اختیار آیا

کسیکی ٹھوکرین کہانے کو میری بالین پہ
رہے نصیب کہ سنگ سر مزار آیا

تباہی مجھکو رہ انکسار غیرت نے
کسیکے زیر قدم جب کوئی مزار آیا

مجھے حباب نے کہیں ناز و غرور وقار
پڑے غرور سے دل میں خیال یار آیا

عدو کا عہد ترحم میں فرد درا تہا
جب اوس نے میان سے لی تیغ اپنا وار آیا

۲۸

ہوئی نہ درد سر ہی سے نجات ابھی ناظر
غزل کا دہیان تو مجھکو ہزار بار آیا

۳۱

کبھی نہ شکوۂ بیداد روزگار کیا
اگرچہ دم پہ بنی ضبط اختیار کیا

سحر سے شام کے وعدہ کا انتظار کیا
تڑپ تڑپکے بسر روز ہجر یار کیا

صبا نے گل جو چراغ سر مزار کیا
بہلا کیا کہ ہمیں ہیچ ہزار کیا

جگر نے چوم لیا موںہہ کسیکے ناوک کا
سر اپنے سینے سے دل لگا کے پیار کیا

کوئی ہے وعدہ میں وعدہ تمہارا عہد وفا — کبھی وفا نہ کیا اور ہزار بار کیا

یہ شوخی دل مضطر پہ رشک ہے آنکھوں — کہ ہم نے کیوں اسے آشوب روزگار کیا

ہم ایک وعدہ پہ جیتے ہیں اور دیکھ رہے ہیں — کہ زندگی کا عبث اپنی اعتبار کیا

نہ اوس کے حسن کی کوئی حد نہ انتہائے جفا — ستم جو ہم پہ کرتا تھا لاکھ بار کیا

میری نظر میں تیری شکل ہے بری ہو نقش — کہ یہ لگایا کسی کو پیار کیا

میں کنج گور میں غفلت کی نیند سوتا تھا — یہ کس کی یاد نے چونکا کے بیقرار کیا

یہ سرکشی کی سزا ہے کہ پائے وحشت نے — رہ کربلا و قفس ستان خار کیا

ہمیں نے خط اوسے لکھا ہمیں نے خط کا — ہمیں نے آمد قاصد کا انتظار کیا

ہوا میں خاک تو وہ فتنہ گر پامال چلا — لحد کو مرکز آفات روزگار کیا

نہ دلولے نہ امنگیں نہ وہ بہار صبا — کسی کے حسن پہ جو کچھ کہ تھا نثار کیا

زمین کوئی صنم میں ہوا جو سر بسجود — رقیبوں نے مجھے عرش اقتدار کیا

تمہاری زبان پہ جاری ہے فخر کیوں نکرو — کہ میرے نام نے جا بجا افتخار کیا

شب وصال تو الکنت کا عذر بھی سو ہے — نہ ہم نے ہات لگایا نہ تجھ کو پیار کیا

بلا میں پھانس دیا عشق قد و گیسو نے — دل حزیں کو غم اولے گیر و دار کیا

سمجھ کے وعدہ خلاف اونکو لطف ہے — وہ الله تین تین چھ نک کا اعتبار کیا

مین اپنے دیدۂ حسرت نگر سے نادم ہون | کہ تم کو غیر کی نظرون مین شرمسار کیا

۲۹
غضب کہ داور روز حساب نے ناظر
گناہ گاریون کا مجھے شمار کیا
X ۱۱

جو باس مین ہر داغ ہے یکتا میریدکا | دنیا ہی سے گلشن ہے نرالو کہا میریدکا

معکوس ہے آئینہ کچھ ایسا میریدکا | ہر شے مین نظر آتا ہے جلوہ میریدکا

آباد اسی مین ہے تیرا درد محبت | بسایا ہے اسی خوب ٹہکانا میریدکا

ہرگز یہ نظر پر تیرے لیے ہو نہ چڑہیگا | کونین ہے اوترا ہوا نقشا میریدکا

کہلجائیگا خود بن عرف نفس ان پر | آنکہین جو میری کہین گی جلوا میریدکا

یہ بود و اسی کی ہمہ بود اسکی فنا ہے | دلدار کی تصویر ہے نقشا میریدکا

جس روز سے دیکہا ہے تیرا رو مصفا | حیرت مین ہے آئینہ سراپا میریدکا

پل ہستی موہوم کا ٹوٹے تو بلا سے | سوچون پہ رہیگا یونہین دریا میریدکا

اس رتبہ کو پہونچا ہے تیری عشق مین جلکر | دم بہرتی ہے اب برق تجلا میریدکا

۳۰
بیگانہ وحشی شاہد یکرنگ سی ناظر
یہ وہم سے سیر دل کا ہے دہوکا میریدکا
X ۱۲

اپنے سیر چمن جانا تو جانا دیکہتے جانا | بہار داغ رنگ عاشقانہ دیکہتے جانا

ہماری جان کا ایجان جانا دیکھتے جانا
جنازہ کا مرے اوٹھنا اوٹھانا دیکھتے جانا

یہ ہی میخانہ چلتے پھرتے اک دن حضر و لعنت
گھونگھی زیست بجز نگی الفت مین ہو کر فنا کر

گھونگھا نوش کر جو بن ہی جا پیمانہ گلشن سے
سر رہ خاک و خون مین سیکڑون تہ پائی ہیں عزیز

صنم خانہ مین ہوکر واعظو جانا سوے کعبہ
کسیکی جان کو جاتے ہوے دیکھا نہین تمنے

لگا تا ہے دلوں پر چھپا ان ال کرتا ہے
برائے فاتحہ آنا کبھی گور غریبان مین

ہمارے ہوش اگر تیاں فرقت کھو دیتی
نمک پاشی ہین نظر گرد دل زخمی پر

مخفل ہمار اور عدو کی آزمائش ہے
مجھے ہونے لگا ہے رشک اپنی چشم حسرت سے

بنا مین قد آدم آئینہ ازراہ حیرت سے

تہہ خنجر سر بنا پھر پھر انا دیکھتے جانا
عزیزون کا لحد تک خاک اوڑانا [illegible]

ہمارا بھی ذرا پینا پلانا دیکھتے جانا
نہ جانا ہم نے تیر نگ [illegible]

عنادل کا بھی جوش عاشقانہ دیکھے
تمہارا بھی ناوک لگانا دیکھتے جانا

خدائی کا یہان بھی کارخانہ دیکھتے جانا
ہماری سانس کا آنا نہ آنا دیکھتے جانا

قدم انداز سے اوٹھانا [illegible]
لحد پر شمع کے آنسو [illegible]

تمہارا جسطرح دیکھا تھا آنا دیکھتے جانا
تو قاتل پھر یہ کیون [illegible]

چلے اوٹھکر کہان کچھ نہ جانا دیکھتے جانا
تم اپنا آپ ہی [illegible]

لو اب تم جیتے جی [illegible] بنانا [illegible]

دمِ آخر نہ آنکھیں بند ہونے پائیں اے ناظر
تم اُس کا لاش پر آنا نہ آنا دیکھتے جانا

۳۱	ردیف بائے موحدہ	۷

ملتی نہیں ہے کیوں نگہِ یار کیا سبب
کیوں پھر گئی ہے مجھ سے ستمگار کیا سبب

پہلے جو مجھ کو ہوا تھے وہ اقرار کیا سبب
پھر وہ وفا سے اب جو ہو بیزار کیا سبب

پوشیدہ کیوں ہے رازِ کمر اسکی یہ کہہ کیا
ناگفتنی دہن میں ہیں اسرار کیا سبب

جھگڑا ہی بڑا چکا تھا انکو مقتل میں کس لئے
چلتی نہیں ہے آپ کی تلوار کیا سبب

پنہاں ہے آنکھ سے کمر د وجہہ کیا
غائب نظر سے زردِ دہن یار کیا سبب

ہیں جاں بلب مریض تیری چشم مست کے
کھلتے نہیں ہیں لعلِ شکربار کیا سبب

ناظر جو آنکھ وصل کی شب کھولتے نہیں
کیوں خواب میں ہے طالعِ بیدار کیا سبب

کچھ غم نہیں کیا جو میرا آشیاں خراب
گلچیں خدا کرے نہ ترا خانماں خراب

لاکھوں ہیں تیرے دور میں اے آسماں خراب
اے چرخ کینہ در ہو ترا خانماں خراب

قاتل ہے ہمارے خون کی تاثیر گرم سے
شمشیر ہو نہ جائے دمِ امتحاں خراب

غیر آ گئے نہ راہ پہ سن سن کے گالیاں
فرمائی حضور نے اپنی زباں خراب

معلوم ہوگیا یہی مرضی خدا کی ہے
دشت میں یا خدا میں کہا نجاؤں دشت سے

ہوگا نہ کوئی سبز قدم تجھسا اے خزان
ہر گل کی بو شکست ہے فصل بہار میں
سیران پر سادگی میں گئے ہو نہ کبھی
مر کر بھی ہے نجات کی امید یان کسے

ہوا ان بتون کی ظلم سے ہندوستان خراب
تھا نہیں یہان بھی دل خانمان خراب

آتے ہی تیرے ہوگئی [illegible] بور [illegible]
ہوجائے گا مزاج تیرا باغبان خراب
کرتے ہیں تجھکو دختر رز نوجوان خراب
مٹی کرینگی گردش چشم بتان خراب

ناظر میرے کلام کی کیونکر دو داد دین
حساد کے ہین رشک سے بیدل زبان خراب

ردیف بائے فارسی

آنے جانے لگے وہ پھر سے مرے گھر آپ سے آپ
نہ کسی کی [illegible] پر [illegible] دیوانہ تھا
ان سے کی گر گئے کان [illegible] تو دل [illegible]
لطف ہو عرصۂ محشر میں کہ میں فریاد ور
آمد ش گردش ساغر کی کھلی کیفیت
حسرت مردہ کی لہرین بہت کچھ رویا

پھر دکھایا آتش دل نے اثر آپ سے آپ
اوڑ گئے کیون ہیں میرے پیکی خبر آپ سے آپ
لے اوڑی صبح کی فریاد اثر آپ سے آپ
پناد کہہ درد کہنے زخم جگر آپ سے آپ
دیکھو زندوں کی بھی پہر لگ گئی سر آپ سے آپ
شب کو اٹھا اٹھ کے میرا درد جگر آپ سے آپ

نزع میں پھر گئیں آنکھیں تو وہ بولے ناظر
آج کیوں ٹیڑھی ہے صاحب کی نظر آپ سے آپ

۱۳	ردیف تائے منقوطہ	۳۴

دیکھی فرقت زدہ نے پر حشر کیا ڈہاتی ہے رات
پیستی ہے آسیا سا گردشِ ایام ہجر
الاماں داغِ دلِ بریاں کی سوزش الاماں
کیوں ہے میرے دیدۂ بیدار سے چشمک اسے
گر خیالِ خواب بھی آتا ہے ہجرِ یار میں
خوف سے چہرہ ہوا زرد آفتابِ حشر کا
نقش ہے کس حسرتِ سامان کی بدلیاں کی کفن
خواب میں کھیتی گئی ہے چشمِ تغافل میں ہیں تیرے
آہ سے جو کون سے اوڑ جاتی مثلِ برگِ خشک
اشک میں تاثیر آئی بلبل بھلا آمنی تو ہو
بیکسی پہ جسم کر رحم اے کسانِ بیکسان
آجکل اوجھل میں ہے نشانہ دلِ صد چاک کا

شام سے اک شور ہے عالم میں جو آتی ہے رات
مونگ چھاتی پر میرے دلتی ہے جب آتی ہے رات
عارضِ گلرنگ کی مانند تپاتی ہے رات
نیند نہیں کیوں میری آنکھوں کو اڑواتی ہے رات
کنکری کی طرح آنکھوں میں کھٹک جاتی ہے رات
میں نے جب جلکر کہا فرقت کی وہ آتی ہے رات
چادرِ ظلمت ہے اوڑھ کر کیوں یہاں لاتی ہے رات
کس قدر راحت کی خوگر نیند کی ماتی ہے رات
سینہ رنجوری دلِ نالاں سے تپاتی ہے رات
آبِ شبنم سے گلوں کو روز نہلاتی ہے رات
جس کا کھٹکا تھا مجھے وہ رنگ لاتی ہے رات
اس سے اختر دل یقین اپنی جلاتی ہے رات

۳۵ اسپ کیت ہوتا ہے ناظر اشک شبنم کا اثر ۱۶
دہوپ میں کسرو کمبل نیا پہیلاتی ہے رات ||

دامن محشر کی فریتین خبر لاتی ہے رات
دیکھو چادر سے زیادہ پانو پہیلاتی ہے رات

یہ ہار گنج نالوں سے چکراتی ہے رات
آوازہ جرس ہر روز ملاتی ہے رات

لیے خود آرائیاں عہد وصال یار کی
یکینے سے دیدہ انجم کی نظر آتی ہے رات

آپ حسن حیرت افزا سے ذرا اوٹھیں نقاب
اب سواد دیدہ حیران بنی جاتی ہے رات

یوں نگاہ کرتا ہے ہم ظلمت نصیبوں نے آہ سے
منہ شوں سے چھپکے ملتی ہیں تو تم کام آگئی

نورد وحشت ہے میرا چاک گریبان دیکھکر
صبح کر دامن کہیں کھینچے ب...

جب دعا کرتا ہوں تجھ ماہی کی میں بعیب (کثافت)
دخل کیا گیسے کا ہاتوں ہو ...

طرز میں نیرنگیاں حسن جمال یار کی
ڈال لیں جب خنیہ زر ...

خوش نصیبی سے بنی ہیں شمع اپنی اخوان
جب یہ جلتی ہیں ہماں کی طرح مندلاتی ہے رات

تیرگی سے میری تجلی کی دیکھا جا ہے
جس سے دب کر شکل گھر ... گمنامی ہے رات

یاں سپہر اک ایک گنتا ہے ہر برس ال کے
ایک پل میں یاں سواد آدمی دہلجا ...

تیلیاں العطش سوز میں ہیں سینہ سپہر
قہر ہے یہ بہی میری آنکہ سنجاتا ...

میری آہ آتشین کی جا بجا چنگاریاں
جب کبھی جگنو چمکتے ہیں ... جاتی ہے رات

المدد اے آفتابِ روزِ محشر المدد ۔۔۔ پہر دہندلکا ہو چلا غربت کی مری رات
اسپہ کب ہوتا ہے آبِ اشکِ شبنم کا اثر ۔۔۔ دہوپ مین کسِ روز گل اپنا پہیلاتے رات

۳۶ ۔۔۔ ہے یہ ظلمت کدہ ناظرِ وہ صنعت کا مقام ۔۔۔ ۱۳
آکے یان کچہہ ادر بہی پانچ مین ڈہلجاتی رات

شبِ دیجور ہے شامِ مصیبت ۔۔۔ خدا لائے نہ ایامِ مصیبت
ذرا ہشیار بلبل اِس چمن مین ۔۔۔ بچہا ہے ہر روش دامِ مصیبت
ہتیری نظر آن کے کلفت نے گرا کر ۔۔۔ چڑہایا ہے لبِ بامِ مصیبت
شبِ عشرت ہوا اِک دو دن اُٹہا کہہ ۔۔۔ مصیبت بہر ا یامِ مصیبت
کیا منت کش راحت نہ مجہکو ۔۔۔ خدا اِک المدد آیا مِ مصیبت
لگایا ساقی کم ظرف سے دل ۔۔۔ پیا اِس دور مین جامِ مصیبت
مرے تختِ سیہ کا چہوڑ کر ساتہ ۔۔۔ کدہر جاتی ہے اسے شامِ مصیبت
شبِ وصل اون سے کیا شکوہ کرین ہم ۔۔۔ نہ ہو جب یاد ہی نامِ مصیبت
ملے وہ آکے ہم سے ہو گئی صلح ۔۔۔ بڑہا سوئے عدو گامِ مصیبت
رواں ہوگا عدم کو طائرِ روح ۔۔۔ تڑپ کر توڑ کر دامِ مصیبت
پریشان گو ئی قاصد نے مجہکو ۔۔۔ سُنایا آکے پیغامِ مصیبت

اسیرانِ قفس کے بنا ہین دمِ | گلا ہے ہمدم دامِ مصیبت

تیری فرقت مین ناظر ای ستمگر دوست
ہوا ہے عاشقِ شامِ مصیبت

۳۷ ردیف تائے ہندی ۷

جور اُون کے جفا اونکی نہ یہ جھوٹ نہ وہ جھوٹ | ناز اُون کے ادا اونکی نہ یہ جھوٹ نہ وہ جھوٹ
مہر اپنی وفا اپنی نہ یہ راست نہ وہ راست | قہر اونکا جفا اونکی نہ یہ جھوٹ نہ وہ جھوٹ
مارے جسے جیا ہے جسے جی چاہے جلائے | آدم مین ادا اُون کی نہ یہ جھوٹ نہ وہ جھوٹ
پنہان بہی ستم کرتے ہین عشاق یہ معشوق | ظاہر ہے وفا اونکی نہ یہ جھوٹ نہ وہ جھوٹ
کہتا ہون جو شوخی ہی غضب ہی ہے بن | کہتی ہے ادا اونکی نہ یہ جھوٹ نہ وہ جھوٹ
بیشک کہین اکسیر کہین کحلِ بصر ہے | خاکِ کفِ پا اونکی نہ یہ جھوٹ نہ وہ جھوٹ

بے شبہہ جو وہ سبزۂ خط خضر ہے ناظر
کاکل ہے بلا اونکی نہ یہ جھوٹ نہ وہ جھوٹ

۳۸ ردیف تائے مثلثہ ۷

خفا ہے مجھ سے بتِ گلعذار کیا باعث | بدل گئی ہے نسیمِ بہار کیا باعث
نہین ملی جو کسی سے تو سرنگون کیون ہے | بتا یہ اے نگہہ شرمسار کیا باعث

کلامِ غیر کو حکمِ خدا سمجھتے ہو — نہین ہے تم کو میرا اعتبار کیا باعث

شبِ وصال وہی کربِ اضطراب ہے یون — کدہر ہے آدہیان دلِ بیقرار کیا باعث

دہانِ زخم یہ مقتل مین شور کرتے ہین — کہ تیغِ ناز کے اوچہے مین وار کیا باعث

ہزار آنکہون سے کی ردِ گرشست و شو ناظم — ہوا نہ صاف دلِ داغدار کیا باعث

۳۹	ردیف جیم فارسی	۷

اک ناوک فشرہ کرین دونو شکار آج — دل مضطرب ہے اور جگر بیقرار آج

وعدے پہ آئی یا کہ نہ آنے وہ یار آج — کچہہ اختیار کل ہے نہ کچہہ اختیار آج

دامن پہ اشک ہین تیرے شبہ کی اسی شہسوار آج — اڑتی ہوا سے کرتی ہے اپنا غبار آج

کل کر وفا عہد کا اقرار کس سے لون — مجبور ہون کہ اوس پہ نہین اختیار آج

محشر مین داد خواہ ہے بیدادِ یار کا — لایا ہے سوانگ بنا دلِ بیقرار آج

رفعت پسند ناصحون کی سرزنش ہوئی — پہونچا جنون مین فرقِ سر کوہسار آج

۴۰	اوس سیم تن سے ہوگئین ناظم صفائیان اکسیر بنگیا میرے دل کا غبار آج	۱۱

ناناکہ عشق درد ہے اور دردِ لاعلاج — اس کا کوئی علاج نہین اسکا کیا علاج

جب مجھ مریض غم کا نہ ان سے ہوا علاج
پھر ہین یہ کس مرض کے طبیب و دوا علاج

صد حیف وصل سے بھی نہ پورا ہوا علاج
وقت وداع یار ہوا درد لا علاج

مجھ سے مریض محو محبت کے واسطے
بیکار ہے دعا و دوا اسکا کیا علاج

پاشویہ پھوٹ پھوٹ کے کرتے ہین آبلے
وحشت مین تپ نئی ہے یہ تلوون کا نیا علاج

میرے مرض کے نام کو سنتے ہی بھاگتا
پھرتا ہے جی چرا کے اسو سے جابجا علاج

نسخہ مین میرے نام سے اس کا اثر گیا
اب چاہتی ہے اپنے مرض کا دوا علاج

پڑتی ہے آہ آہ سے کل اس مریض کو
خاموشیان نہین دل بیمار کا علاج

ہوگا نہ وصل سے بھی مداوا فراق کا
بگڑا ہوا مریض ہے جو نہ ہوا علاج

چھوڑا سر آستان صنم سر جنون مین یون
اس درد سر کا اس کے سوا کچھ نہ تھا علاج

۴۱

ناظر مریض عشق مسیحائی دہر ہون
حق مین میرے طبیب کا ہے کیمیا علاج

۸

کل جا رہے ہمکو کہتا ہے بت رشک قمر آج
سنتا ہون مین وعدۂ قیامت کی خبر آج

دو حسرت جو تن مین تیری شب گذر آج
دل تھام لیا جسپہ پڑی ایک نظر آج

ہے کس سے فزون حالت دل شب گذر آج
بیتاب کئے دیتا ہے یہ درد جگر آج

یہ وصل ہوا مرگ ہم فرط خوشی سے
قاصد کو سنانی ہی تھی کس کی خبر آج

پاس آنکھوں دو عدوون کا نہ یہان شوق مین تاثیر
بے سود ہے تقریر او دیر کل ادہر آج

صد شکر الٰہی کہ وہ ہنگام شب آئے
مانگی تھی دعا ہم نے یہی وقت سحر آج

اللہ نگہبان ہے متاع دل و جان کا
بے طور کمین گاہ مین ہے دزد نظر آج

ہم کل کے عوض اوس کو بلاتے ابھی ناظم
رونا تو یہی ہے نہین نالو مین اثر آج

ردیف جیم فارسی

خوگر تو نہین سوچنے کا سچ ہی کر سوچ
بے سوچے ہوئے دیکھ کوئی کام نہ کر سوچ

دنیا تری اک سمت ہے عقبیٰ تری اک سمت
کیا ششدر و حیران ہے ادہر دیکھ اودہر سوچ

دل دنیا آتی کو والم سر پہ اوٹھانا
کچھ ہے بھی سمجھ تجھکو نہین اے خستہ جگر سوچ

تیر بھر سب جملہ شہباز اجل نے
معلوم نہین اب ہے کہان فکر کدہر سوچ

کس طرح تو اوڑ جائیگا اوس شاخ سے کھٹکا
انسان ہے اے شخص تیری بال پر سوچ

بالمر ہوسے ناکی جو عدو بیٹھے ہین ناظم
اوس شوخ نے اب تو ہی کوئی راہگذر سوچ

ردیف حای حطی

ہر لو کنگی لو ہی عہد و پیمان کیطرح
ان نہین کسطرح کرتے ہین نہان کیطرح

کیون نہ ہو مرغوب دل وس آفت جانکیطرح
شکل یار ہے نقش لیلی ہر ادا ہانکی طرح

اِن سپیدی مین پہونچ گئے یہ دل کے آبلے
نوک کی ہین خار صحرا لاکہہ تر مژگان کیطرح

دیدہ قابل ہر وحشت مین ہمارا ہی بنا ہو
وضع دامن کی نرالی ہر گریبانکیطرح

بات مین کچھ بات ہر اوسکی نہ کچھ قول ونشین قول
عہد و پیمان کسطرح ہون عہد و پیمانکی طرح

دل مین آتی جا تو دی عشرت کو آوے غم الم
چار دن یہ بہی یہان ہے جا مہمانکیطرح

آ ہم کو خاک مین ملتے ہی رونق اوڑگئی
دلپہ حسرت چہا گئی گور غریبانکیطرح

پنجۂ یالون کی ہیر جیب سے طوق گلو
اہل پوشش کیا ہین آزاد عریانکیطرح

دل مین پرتو پڑ گیا کس کے غدار صاف کا
آج تو زشتی مین ہے کلفت یاس حرمانکیطرح

زندگی در گور ہم مر مر کے کاٹین اپنی بسیت
تم جو دم بہر کو چلے آیا کرو جانکیطرح

کیا ہوئی آبادیان اسکی وہ رونق کیا ہوئی
دلمین کیون وحشت برستی ہے بیابانکیطرح

وہ مقام حیرت افزا ہے بہار کوے دوست
یان ہر اک سکتے مین ہے تصویر بیجانکیطرح

جذبۂ الفت ذرا گر کہینچا تو اسی ناوک فگن
جزو تن ہوجاے گا ہر تیر پیکان کیطرح

وصل کی شب وہ پری رو ناز سے کہتا ہی یون
آدمیت سے رہا کرتے ہین انسانکیطرح

دس مین اے مارن جو نکلا مجہ پہ ٹہا دیا
حسرتین نکلین دل بیتاب سے جانکیطرح

قم نے اے ناخدا نہ پائی تد کی افسوس ہے
ایک ارمان کو نہ کہا دمین ارمانکیطرح

کبھی تھی رشکِ گہر جسمِ خاکسار میں روح
پر اب تو تنگ ہوئی تھی اس غبار میں روح

ہوا ہوئی تھی نہیں گہل گہل کے انتظار میں روح
میری بکھر گئی مجھ سے فراقِ یار میں روح

پیا تو دیتا ہے کچھ اور لفظِ مردہ کی
ہے امرِ رب سے کہنے کو جسمِ زار میں روح

گھٹا کو دیکھ پھرا چشمِ غور سے غافل
خدا کی شان کہ پانی ہے ابرِ تار میں روح

چمن کی سیر کو عطرِ بہار ملکے چلو
جو پھونکتا ہو تن موسمِ بہار میں روح

کہاں یہ گوہرِ تاباں کہاں وہ خاک کا ڈھیر
بدن کو چھوڑ کے بس اب چلے مزار میں روح

ہر ایک یادِ الٰہی میں ہے نغمہ پیرا
ہے مرغِ قدس ہمارے دلِ فگار میں روح

شکوہ اس سے ہے خالی نگاہ اے ناظر
کہ تنگی میں ہے جان تار تار میں روح

ردیف خائے معجمہ

نہیں بتا تن پر تیرے سایہ فگن شاخ
عبث ہی بار ہے سر پر اے ہرن شاخ

نکالیں اس میں کیا اہلِ سخن شاخ
نہالِ حُسن کی ہے بانکپن شاخ

جمائیں باغِ الفت میں ذرا رنگ
نکالیں شاخ بن گل سے ہر اک شاخ

میرے خون سے جو تر ہوئی ست رنگین
نہیں پر جان کی ہے اے نسیم تر شاخ

نہ بانا ہے مرغِ وحشت آشیانہ
نہ ہو سر پر جو میرا [illegible] شاخ

ہزارون ابروے قاتل نے مارے
پڑی لاکھون پہ یہ لشکر شکن شاخ

اوڑا ہے سبزۂ خوابیدہ کا خواب
جو سیکھی ہے سرو قد تیرا چلن شاخ

پہیلی اوس کلی جو تو زلفون مین ڈالے
نکالے سنبل تر مین سمن شاخ

گلستان ہے میرا دیوان ناظرؔ
مضامین گل شجر معنے سخن شاخ

ردیف دال مہملہ

قفس مین آہ جو کہینچون مین لعنتہ جان صیاد
تو مثل کاہ جل اٹھین یہ تیلیان صیاد

قریب مرگ مین مرغان نیم جان صیاد
قفس کی کہول للہ کہڑکیان صیاد

اسیری سیر ہی تہی فریاد کیا نہ کچہہ کرتے
خموش مثل لب ان مین ہے غنچے مین زبان صیاد

قفس کو لیکے ذرا تو بہی سیر گلشن کر
کہ جہوم جہوم کر اوڑہی ہین تیلیان صیاد

نہ سیر کے ساتہہ کبہین دل کہائیو اس کا
کہ مرغ روح ہے دم بہر کا مہمان صیاد

فراق گل نے کیا ہر پرندہ زار و کاہیدہ
کہ چشم دام کی نظرون سے ہون نہان صیاد

پرون کو باندہ کے نادم ضرور تو ہوتا
بتنگ آکے جو مین کہولتا زبان صیاد

اوڑائے جو مزہ پیشتر اسیری سے
اُمنگ اب دل مضطر کی وہ کہان صیاد

جواب ہے عالم اسباب ورنہ اے گلچین
یہ عندلیب کہان گل کہان کہان صیاد

نہیں ہے جز خس و خاشاک کچھ بھی اب چمن | جھکا کے دیکھ ذرا شاخ آشیاں صیاد
نہ کہنے پائیں یقیں تھا کہ ہمیں چھٹ گیا گلشن | بتاؤں کیا کہ کہاں پر تھا آشیاں صیاد
رہیں اسیر قفس فصل گل میں وائے نصیب | ہزار رنج سہے پھر آئے بوستاں صیاد
زباں پہ شکوہ جو لاؤں ہمیں پر کترنے کا | تو کاٹ لے ابھی مقراض سے زبان صیاد
جہاں ہجوم عنادل تھا اب ہے سناٹا | خزاں کے دور میں ویران ہے بوستاں صیاد
وہ عندلیب ہوں مرجاؤنگا تو اہل چمن | بسائیں گے میرے پھولوں سے آشیاں صیاد
کیا ہے آج جو وعدہ نہ اس سے بد ہوگا | میری زبان نہیں ہے تیری زبان صیاد
کہیں گرائی نہ یہ شاخ آشیاں پر برق | میرے سر پہ کج چلتا ہے آسمان صیاد
کبھی رہائی کا اقرار ہے کبھی انکار | مزاج بھی ہے بدلتی رہے زبان صیاد
خطر یہ ہے تیری انداز صید گیری سے | پھڑک نہ جائے کوئی مرغ بوستاں صیاد

۴۷	چمن میں سنتا ہے بلبل کی کون اے ناظر کہ ہم زبان میں ہم یاں یہ باغباں صیاد	۹

غیر پر لطف سدا اوس نے کیا میرے بعد | ظلم کا ڈھنگ وہ باقی نہ رہا میرے بعد
رفتہ رفتہ ستم اوس شوخ کا ہو جائیگا کم | کوئی مجھسا جفا کش نہ ملا میرے بعد
کڑوی باتیں دل عشاق کرینگی کھٹا | نہ رہیگا اب شیریں میں مزا میرے بعد

دلِ صد چاک کی شانے سی سنوارینگا کون
نظر آئیگی تیری زلف بلا میرے بعد

ہچکیان شیشونکی بندہ جائینگی رو رو تے
جب سے میکدہ آئیگی گہٹا میرے بعد

گل کو دیکہا ئیگی گلشن مین رنگِ جگر
سوزِ آہِ دلِ بلبل کی ہوا میرے بعد

ہین میرے سوگ مین سنبل کے پریشان گیسو
چاک ہر گل کا گریبانِ قبا میرے بعد

گرم بازاریٔ حسنِ بتِ کافر نہ رہی
چوڑیان تک ہوئین ٹھنڈی بخدا میرے بعد

کہلگیا تیغ کی تلخی سے مجہے ای ناظر
عشق کا غیر اوٹہائینگے مزا میرے بعد

۷	ردیف ڈال ؛	۷۸

دل مین بخار خانۂ چشمان تر مین ٹھنڈ
لو آگ ترمین گرمی ہے اشک کی ترمین ٹھنڈ

کافور صبحِ وصل کا پہاہا چہڑہا اگر
پڑجائی اپنی سوزشِ داغِ جگر مین ٹھنڈ

کر ائین طبعِ یار کو گر سرد مہربان
پیدا شرر ہو آب جبین سے شرر مین ٹھنڈ

پہنکتی ہے آگ ور دمِ آہِ سرد سے
اسند برف گرم ہے ظاہر نظر مین ٹھنڈ

لپٹا کے مجھکو تجہسے ملا شبِ وصال
ابجلا ئی آج قمر سے آنچ مہر مین ٹھنڈ

آغوش مین وہ آئے تو آجا ئے خود بخود
آنکھون مین نور دلمین سرور اور جگر مین ٹھنڈ

اوس منہدی کی کلائی پہ سر ہو میان جواب
ناظر مفید مجھکو ہے درد سر مین ٹھنڈ

۷	ردیف ذال معجمہ	۴۹

اوس پریرو کی بند ہا دفع نظر کا تعویذ
لونگ ہیان بنا حسن بشر کا تعویذ

گریۂ نیم شبی ہی رہے عامل گریان
نقش بر آب رہا دیدۂ تر کا تعویذ

کہینچتا ہے دلِ عالم کو تیرا سحرِ جمال
نقشِ بازو کا موثر ہے نہ سر کا تعویذ

ایکدن قبر پر آیا نہ وہ قاتل پسِ مرگ
شعبدہ دیکھ لیا تیری اثر کا تعویذ

وہ قدم رنجہ جو فرمائین تو دل ہون تسخیر
بنی ہر نقشِ قدم راہِ گذر کا تعویذ

مہ و خورشید کی جوت ایک ہوئی جاتی ہے
کسکے یہ بازوے سیمین پہ ہے زر کا تعویذ

وہ سیہ بخت ہون ڈر کا ہے مجھکو ناظر
خون لکھنے کیلئے مرغ سحر کا تعویذ

۱۳	ردیف رائے مہملہ	۵۰

جلوہ ہر شے مین دکہاتا ہے وہ پیدا ہوکر
ماہ مین نکی ضیا آگ مین شعلا ہوکر

دیکھنے پائین تا غیر تمہین جانِ جہان
پردۂ چشم مین در آؤ سویدا ہوکر

جانِ مضطر یہ کیا ہجر مین کیا کیا اندہیر
ظلمتِ بخت نے طولِ شبِ یلدا ہوکر

بول بالا ہو سخن کا ہے اسی غنچہ دہن
گنگ بلبل کو کیا باغ مین گویا ہوکر

دل و جان بہرتے مین دم دیر و حرم مین تیرا
بانگِ زاہد کبہی ناقوسِ کلیسا ہوکر

ان کو چھیڑے دیتی یاد دل نے جو آ کر شب غم
توڑ آنکھوں نے دکھایا میرے دریا ہو کر

نوک کی لیگا نمو ہو جو وہ سبزہ رخ
چشم عاشق مین کھٹک جائیگا کانٹا ہو کر

اب کس طلعت کی شادی کیجئیگا غم ہے
چھوٹے ہم کشمکش دہر سے مردا ہو کر

واے تقدیر کیا قصد جو کوچہ کا تیرے
سو گئے پانو میرے طالع خفتا ہو کر

لب اعجاز نما تیرے ستم ڈہاتے ہین
قتل کرتے ہین تبسم سے مسیحا ہو کر

کچھہ نہ کچھہ اون سے لگا یا ہوا خوا ہو تنے
آج آئی ہین جو وہ آگ بگولا ہو کر

باغ عالم مین گلو نکو بہی تنہا ہی یہی
کہ رہین ہاتہ مین اوس شوخ کے گجرا ہو کر

۱۹	ہم بہی جائینگے سوے حرم وادی ایمن ناظم ہمہ تن یار کے مشتاق تماشا ہو کر	۵۱

سے بانکپن کی ادب بر میرے دیکہکر
دم رہ گیا ہے یان تیری شمشیر دیکہکر

تیر نگاہ ناز کا تو وہ نشانہ ہے
ہون دیدہ باز دیکھیے تقدیر دیکہکر

سودائے زلف مین ہی یہ دیوانہ ہین میرا
مجنون ہوا ہون سایۂ زنجیر دیکہکر

کیون کر رہے نہ غیض سے تیوری چڑھی ہوئی
روز آنکھہ کہولتا ہے وہ شمشیر دیکہکر

نادم ادہر وہ شوخ ہمین مانع وصال ہے
مین منفعل ادہر خط تقدیر دیکہکر

اللہ رے جوش لطف و ترحم شب وصال
کچھہ کچھہ گیا ہے وہ مجہے دلگیر دیکہکر

مدت سی پیش دست ہے یہ پانو کے پیرے
نا خوش ہے جیسے خواہی زنجیر دیکھکر

مقتل مین یون حلال کیا ہے چھری مجھ
دمی اوس نے دست غیر مین شمشیر دیکھکر

یا دل مین کہل گئی ہین تیری حنا پہ پوشیان
وان تونے جب چھپائی ہی تقصیر دیکھکر

تیرے جمال حسن کو ای غیرت مسیح
آئینہ پر مین گر مردم تصویر دیکھکر

محفل مین جال شمع یہ دل ہم ہوگیا
بھر آئی اشک آنکھہ مین گلگیر دیکھکر

جور و جفا کا لطف ہی مہر و وفا کے ساتھہ
الفت کی دیجیے مجھے تعذیر دیکھکر

روز ازل یہ دیدۂ ترسی نہ ہوسکا
دھوڈالتا نوشتہ تقدیر دیکھکر

ہفت آسمان مین پردۂ چشمان حسن دوست
رفعت یہ پائی ہی تیری تصویر دیکھکر

کچھہ تو سمجھہ کے طوق ہوا ہے گلے کا ہار
پانو پڑے ہے کچھہ تو یہ زنجیر دیکھکر

اوس کے گلی مین کان لگائی ہوئی ہین غیر
جاتا ادہر کو نالہ شبگیر دیکھکر

ہم وحشیون مین تاب تحمل ذرا نہین
آنکھین دکھائی حلقۂ زنجیر دیکھکر

بیباکیون سے ڈر ہے مجھے چشم شوق کے
شرما نہ جائے یار کی تصویر دیکھکر

٥٢	تا ظر خطر ہے غیر کے دل سی نہ پار ہون مقتل مین بے خطا مجھے وہ تیر دیکھکر	٢١

در آ دل مین میرے ناوک نظر ہوکر
پر یوشو نہ اوڑو مجھہ سی تم خبر ہوکر

دہن سے نکلیں گے نالے جو با اثر ہو کر
وہ اس طرح سے نہ سوئیں گے بے خبر ہو کر

چلا اکڑ کے وہ جوبن کا جب ابھار ہوا
جھکا نہ قد صنم نخل بار ور ہو کر

نکل ہی جائینگے ارمان دل تو کیا ہوگا
پھر آئیں گے اسی گھر میں ادھر ادھر ہو کر

بلائے جان ہوئے شوخی تمہاری چتون کے
نگاہ شوق سے لڑنے لگی نظر ہو کر

مٹا دیا ہے ہجر میں ضعف بدن میری ہستی
کہ اوس کے پاس پہونچ جاؤں میں خبر ہو کر

نگاہ شوق سے چھپتا ہے کیوں تیرا جلوہ
رہا ہے آنکھ میں ہر سو ہی میری ناظر کر

پہونچ ہی جائیں گے اے خضر کوئے جاناں میں
کہ لیچلا ہے ہمیں شوق راہبر ہو کر

یہاں تلک کہ وہ پھر پھر گئے عدو کے گھر
میری دعاؤں کا رہ رہ گیا اثر ہو کر

برائے نام ہے ہستی و نیستی اپنی
نہاں ہوں چشم جہاں سے تیری کمر ہو کر

ہمارے حال پہ روتا ہے کنج زنداں میں
ہر ایک حلقۂ زنجیر چشم تر ہو کر

عزیز خانہ سے وحشت ہے اسکا باعث کیا
یہ سچ بتاؤ کہ آئے ہو کس کے گھر ہو کر

رسا غضب کی ہے پہنچی آہ برق انداز
پہونچ ہی جائیگی واں تار کی خبر ہو کر

نہ بدگمان ہو کہ قاصد کا اعتبار نہیں
چلا ہوں آپ ہی میں اپنا نامہ بر ہو کر

کہ دل نہ ہو تیغ نگاہ سے زخمی
خلاف جہد کریں پتلیاں سپر ہو کر

ہے دام میں صیاد کی پھنسا میں گے
وبال جان مجھے ہے یہ میرے بال و پر ہو کر

گذر کی راہ تباہی گا دستِ دل سے
نگاہِ کم سے جو دیکھے وہ میرے نامہ کو
وہ اپنے حسن کی گرمی سے دل جلاتے ہین
مجھے خیال ہے اے دردِ دل کہ الفتِ یار

کبھی تو روزنِ دیوارِ یار در ہو کر
تو حرفِ اک نہ ہو اُچھل رہین نظر ہو کر
کہین یہ برق کہین آتشین شرر ہو کر
ٹپک پڑے نہ کہین اشکِ چشمِ تر ہو کر

۵۳	ملی نہ کوچۂ قاتل سے روحِ ناظر کی وہین پھر آگئی آخر ادہر اودہر ہو کر	۱۸

وہ جو بگڑے خاص میرے نام پر
کیا بگاڑین اک دلِ ناکام پر
آسمان ٹوٹے دلِ ناکام پر
ہنستے ہین وہ دیکھہ کر زلفوں کی پیچ
بن گیا شاعر مین ساقی محتسب
یہ دلِ اغیار مین کیونکر رہین
بے نیازی دی تو ان کو کس لئے
وصل مین وہ منہ چھپاکر تڑپا دیا
میکشی مین واہ رے نازِ دنیاز

کہلگیا رازِ محبت عام پر
جان تک صدقے ہے اونکے نام پر
مر مٹا ہے یہ وفا کے نام پر
بجلیان گرنے لگی ہین دام پر
خم پہ خم پٹکا صراحی جام پر
حسرتین عاشق ہین میرے نام پر
معترض کیون ہون خدا کے کام پر
گر پڑی بجلی تیرے آرام پر
جھٹین سو سو ہین اک اک جام پر

آہ کیا انداز ہے کیا چال ہے
بول وہ چلتے ہین ہر اک گام پر

روز ٹل جاتا ہے وعدہ وصل کا
رات سے دن پر سحر سے شام پر

مرغِ گلشن یہ لب کا ہے مقام
پانو پڑ جائے نہ چشمِ دام پر

زیست سے بیزار سا بیزار ہون
جان دیتا ہون قضا کے نام پر

روز افزون ہے میرے ماتم کا شور
غم پہ غم کہرام ہے کہرام پر

زلف پر عکسِ رخِ روشن پڑا
چاندنی چھٹکی سوادِ شام پر

بدلیان رحمت کی کیا کیا چھائی ہین
مجمعِ رندان ہے آشام پر

کعبۂ ابرو پہ آئے موئے زلف
لام باندھا کفر نے اسلام پر

۴۶	دل مین تہا ناظر جو ذوقِ خلد و حور شیخ کو بخشا خدا کے نام پر	۴۵

مشکلین دیتی ہین ایذا مجھے آسان ہو کر
طوق ہوتا ہے گلوگیر گریبان ہو کر

نہ ملا اُن صنم ایمان کا خواہان ہو کر
ہم نے دھوکے دئیے سو بار مسلمان ہو کر

کچھ تو دیکھا ہے کہ آئینہ کو وہ دیکھتے ہین
کبھی مضطر کبھی ششدر کبھی حیران ہو کر

جم گیا زنگ شہیدون کا تیرے اے قاتل
تیغ یون لعل بنی پھر بھی نکلی عریان ہو کر

طرفہ نفرت ہے کہ تا کے یہ گنا دشمن
تیر کے پہلو مین نہ بیٹھے تیر اپیکان ہو کر

دل کا ہدیہ کے لینے کو خبر تیر مژہ — پیکان شکر تو گرے رہ گئے پیکان ہو کر

اس حبدن سے بند ہائی ہے تیر و عدو نے — یاس امید کا دم بھرتی ہے ارمان ہو کر

دلمین سو شکوہ تھے کچھ مٹ گئے کچھ سو ہو گئے — یاس کچھ نکلے کچھ رہ گئی ارمان ہو کر

خود مین نادم ہون تمہین تنگ کرینگے زر پچی — آدمیت کا کیا پاس نہ انسان ہو کر

تار دامن کے جو الجھے تھے جنون ہاتون — اب ہین کانٹون کی گلوگیر گریبان ہو کر

مجھکو یہ خوف ہے آ بارش غم ہجر کی شب — اختر چرخ نہ رہین کھین پیکان ہو کر

شکل غم شادی کی ندوہ رہا شاید — ہم جو دشمن کو ہنسا دیتے ہین گریان ہو کر

میرے گھر آگری ہی مجھسے ہے ردی پوشی — میزبان پر یہ غضب ڈھاتے ہو مہمان ہو کر

جانب ملک عدم تو ہو روانہ اے روح — ہم بھی آتے ہین سو گور غریبان ہو کر

دامن حشر کا شہرہ تھا بہت اے وحشت — چار دن بھی نہ چلا اپنا گریبان ہو کر

برچھیان دلپہ لگا تیر لگا خون رلا — دشمنی تجھسے جہان تک صف مژگان ہو کر

تم ہی بیستلا ہے وصل کی شب دار و مدار — تم ہی قابو سے نکلتے ہو مہربان ہو کر

یہین ہو جائے اگر عذر ستم بہتر ہے — ورنہ پچھتاؤ گے محشر مین پشیمان ہو کر

عشق مین شور و فغان باعث رسوائی ہے — اپنی عزت نہ گنوائی کوئی نالان ہو کر

محفل یار مین باندھتی ہو لناہون نے — اٹھ گئی شرم کی پردے بھی پریشان ہو کر

دکھلنے دی کبھی حسن کی غیرون کو بہار
تھم رہا پردہ بنا نقاب رخ جانان ہو کر

تم بغل مین ہو شب وصل نہین کچھ پروا
دل بھی پہلو سے نکل جاے جو ارمان ہو کر

فرط حیرت کا کچھ احوال نہین کہہ سکتا
دیکھتا ہے میرا مونہہ آئینہ حیران ہو کر

مصحف رخ پہ ترے دست تصور اپنا
مدت العمر رہا سایۂ مژگان ہو کر

دل کی بنیاد مٹی خون ہوا اشک بنا
کاٹ دی رنج کی جڑ درد درمان ہو کر

۵۵	دشت گردی کی اسیری مین دکھاتی ہین بہار بیڑیان پانوین تاظہر سیر کی جولان ہو کر	۱۰

دل سنبھلتا نہین ظالم کو سنبھالون کیونکر
ہجر مین وصل کے ارمان نکالون کیونکر

آتے آتی ترے بالین پہ قضا آپہونچی
ایکدم کے لیے کم بخت کو ٹالون کیونکر

تیرا عاشق ہون کہے دیتی ہے صورت میری
بات جو مجھہ مین ہے غیر سے چھپالون کیونکر

آن اگر مونہہ سے نکالون تو زبان کٹتی ہے
دل ہی میں حسرت فرقت کو نکالون کیونکر

داغ الفت ہے کوئی بھید چھپا نہین رہتا
اس کو پھر دل مین ہی کیا چھپالون کیونکر

عقل گم ہو گئی مین اپنا پتا نہین پاتا
بات کہنے کی نہین مونہہ سے نکالون کیونکر

کوئی نادان ہے تو بہلاؤن اوسے ہم دلگیر
دل سا ذی فہم جو مچلے تو سنبھالون کیونکر

عقب قافلہ ہے دور مجھے بانگ درا
پانو اوٹھتا نہین بڑہ کے بھی آلون کیونکر

پھیدہ آغوش سے نکلا ہر کیا منتہ || نتن کر بیار منحہ بنا لو ذکر

ناظر اس کو گر وحدت کا تو چسکا ہی نہین
زاہد خشک کو متوالا بنا لون کیونکر ؟

۵۲ ردیف رائے ھندی

دکھانہ دہن تجھی ایچ پیچ تیرہ کا توڑ
نہ دل جفا وں سے عشاق بیگناہ کا توڑ

لگا ہوا ہی جو چسکا تجھے قناعت کا
تو سنگ صبر سے سر نفس روسیاہ کا توڑ

دل حزین کو کیا قتل تیغ ابرو نے
جگر کو توڑ گیا ناوک نگاہ کا توڑ

گنہگار روز قیامت نہ جوڑ شیطان کا
کہے رحیم کی رحمت سیہ گناہ کا توڑ

خدا کی حفظ وحمایت رہی دو عالم مین
جو دہی نے رشتہ دیا غیر کی پناہ کا

صنم کدے سے تیرا دل تو توڑ ڈالیگا
بساط تیر نہین ضرب لا اللہ کا توڑ

کہے یہ کون بت سنگدل سے اے ناظر
کہ دیکھ دل نہ کسی بے داد خواہ کا توڑ

۵۷	ردیف زائے معجمہ	۱۲

حسن پر چاہیے نہ اتنا ناز ؟
یہ ہے دور روز اسے سراپا ناز

عشق کی واسطے ہر خوبی حسن
حسن کیو واسطے ہر زیبا ناز

خوبصورت ہے بڑہکر ایک سے ایک
عشوہ کیا کیا ہین اور کیا کیا ناز

بے نیازی نے تجہہ کو عزت دی
کیون نہ ہو تیرا بول بالا ناز

ہم ہین عاشق اُوٹہا ئین گے صاحب
کون کہتا ہے کیسے بیجا ناز

ظلم سہہ لینگے پر رقیبون کے
اُوٹہہ سکینگے نہ ہم سے بیجا ناز

ناز تو اِک صفت تمہاری ہے
فی الحقیقت تمہین ہو گویا ناز

ق

ایک سے ایک دلنشین جلوہ
ایک سے ایک روح افزا ناز

حسن ہی کے تو سحر ہین سارے
ورنہ غمزے کہان کی کیسا ناز

بے نیازی خدا کی دیکہتے ہین
ہم اُوٹہاتے ہین جو تونکا ناز

چال اُوڑائی یہ کبک نے کس کی
کس سے سیکہے غزال صحرا ناز

عشق کامل اگر ہوا ہے ناظر
قیس کے خود اُوٹہائے لیلا ناز

۵۸	ردیف زائے فارسی	۵

نہ منہدم ہوا الٰہی یہ جسم زار کا دژ
یہ دژ ہے ایک بڑی شاد نی مختار کا دژ

عطا جو دلکو ہوا رتبہ تاجداری کا
تو جسم آدم خاکی بنا غبار کا دژ

بدن ہے سوز نہان سے حصار آتشبار
بنا ہے طرفہ تراک شعلۂ و شرار کا دژ

ظاہر اس بیان دستون سے تب ناطر
ہے بعد فنا ہمکو حبیب فراز کا دڑ

۵۹ ردیف سین مہملہ ۵

اس طرح اب کی برس دیدۂ خونبار سے | بنگ چھیم کی جھٹری بازہ لگاتار برس
دیکھ تھم تھم کے نہ اے چشم گہربار برس | کیا برستی ہے نہ رو رو کے تو زنہار برس
ایک دن ہے تیری ہجر کی ہر ایک گھڑی | ایک ایک آہ ہی فرقت کا تیری ایک برس
غسل ہو جائے گے ہاتھہ دم قتل میرا | آب شمشیر سے جا کے جو وہ خونخوار برس

بزم عشرت ہے نہ ساقی ہے نہ ساغر نہ شراب
ابر سے کہہ دیو یہ ناظر کہ بیکار برس

۶۰ ردیف شین معجمہ ۶

سر پہ لائی تازہ جدائی ین لا کے ہوش | ہر دم حواس باختہ ہونے لگا آ کے ہوش
دیکھی جو آمد آمد جانان نہ جا سکا | ماری خوشی کے بہول گئی دست و پا کے ہوش
ای بیخودی وہ لطف ہے تجھین تیری قسم | مین چاہتا ہون نہ تیا مست نہ آئے ہوش
بر گوش سن سنا گئے ابو دہن کہا | بانگ الست روز ازل ہی صدا کے ہوش

ہوں تا کہ اوس سے جا کے تصور میں ہمکنار
دست حواس حق نے دی مجھکو یا ہوش

ایجان شئ لاؤ نقطہ جدائی زبان پر
دیکھو خدا کی واسطے جاتے ہین آئے ہوش

دیکھا کبھی نہ خواب نہ بیداری میں تجھے
تا زیست میرے جان گئے اور آئے ہوش

دیوانگی میری یہ بہلا کیا مٹائے گا
کہہ دو حواس و عقل کو ناحق ہوا ہے ہوش

بیخود ہوا ہین کاکل شکین کو سونگھہ کر
ناظر بلا ہے تازہ میری سر پہ لائے ہوش

ردیف صاد مہملہ

٦١ — ٧

جو تمکو دیکہا ہو جان جان رقص
کرین آنکھوں کی میری پتلیان رقص

تماشہ ہے پئے ترکان خون ریز
تن بسمل کا وقت امتحان رقص

وجہ حسن اگر اسمین نہائے
کرے ہر موجۂ آب روان رقص

میری تربت ہو یون پامال یا رب
کرین یان آکے خوبان جہان رقص

وہ عشرتگاہ ہے صحرائے وحشت
بگولے کرتے ہین ہر دم جہان رقص

بہار آئی عنادل گاتے ہین نغمے
خوشی سے کر رہی ہین باغبان رقص

سماع محفل خواجہ ہین ناظر
جسد کیا چیز ہے کرتی ہے جان رقص

ردیف ضاد معجمہ

قسمت سی ہمکو شکوہ نہ تقدیر سی غرض
رونی سے کام نالۂ شبگیر سی غرض

آنکھین ہی پٹ ہون غیر پہ ڈالی ہو گر نگاہ
ہمکو ہی تیرے چاند سے تصویر سے غرض

لکھا پڑھا بھلا چکو اوس خط کی یاد پر
آنکھین ہی قطع کر چکین تحریر سی غرض

جذبات دل مین اب وہ اثر ہی نہین رہے
گویا تھی آہنین کبھی تاثیر سی غرض

یہ اوسکی سلسلے مین ہین وہ آتا ہی پابند
زندانیون کو کیون ہو زنجیر سی غرض

مطلب اپنا ایک بر آیا شباب مین
نکلی نہ کوئی اس فلک پیر سے غرض

ناظر پڑا ہے اوس صنم سنگدل سی کام
پتھر سے جا لڑی ہی میری تقدیر سے غرض

ردیف طائی حطی

۵

تیغ قاتل پر ذری بیٹھے بٹھائی خط پہ خط
طرفہ قاصد لے کے آیا طرفہ آئی خط پہ خط

داغ ہین میرے اب خطون کی بعد مردن بھی طلب
زندگی مین تو کبھی بھیجی نہ آئی خط پہ خط

دل ہوا فرط قلق سے اپنا پان پر وزن
پڑھ کے اوسنے رکھدیا جبین پہ واگی خط پہ خط

پھر نہ بھیجین گے کبھی ہو دور جس خط سے نفر
چار دن تو اون نے بھیج لین اپنی پر آخر خط پہ خط

رنگ ناظر ہو گیا تغیر فرط رشک سے
اوسنے جب پڑھ پڑھ کے غیرون کو سنائے خط پہ خط

۶۴	ردیف ظائے منقوطہ	۸

رخصت اے مہربان خدا حافظ
ہم کہاں تم کہاں خدا حافظ

قہر ہے گر شب وصال صنم
ہے سپیدہ زبان خدا حافظ

دین و دنیا مین بخیر ہو نین
ہے یہاں اور وہاں خدا حافظ

پاکبازون کو ناسزا کہنا
بس بس اے بدزبان خدا حافظ

دلکو پانی کیا ہے اشکون نے
گھر ہو لا مکان خدا حافظ

تیغ عریان ہے دست قاتل مین
ہے دم امتحان خدا حافظ

تو بڑا گام ناقہ لیلے
قیس کا ساربان خدا حافظ

دیکھی حورون کی سمت لیا ناظر
نظر بدگمان خدا حافظ

۶۵	ردیف عین مہملہ	۷

روشن ہے چشم اہل بصیرت پہ حال شمع
پیش نظر ہی سب کے جلال و جمال شمع

فرصت ملی جو گریہ سے تو کچھ کہی سنے
گلگیر کے دہن مین زبان تھا اشمع

پروانے جانتے ہین کہ ہا زرق ہے
سوزیون مین شعلہ برق ہے

آتش بہ سینہ جس نے نہ دیکھی ہو دیکھلے
پروانہ بخت کی دلین خیال شمع

ای دل زبانِ حالِ سحر سن کہ گوش ہوش — ہر ایک شب فسانہ حسرت مآل شمع

شب گذری آمد آمد خورشید ہو گئی — صد حیف سر پہ آگیا وقت زوال شمع

ڈر ہے کہ یہہ بھی جلکے نہو ڈھیر راکھہ کا

ناظر زبانِ قال کہے خاک حال شمع

٦٦	ردیف عین	٧

کشتوں نے اپنے جہاں کے لو تم بسان تیغ — بڑھ کر دہانِ زخم میں بدو زبان تیغ

خون تن خمیدہ کی قطرے میں جا بجا تیغ — ہم دیکھتے ہیں اپنا ہی نام زخم میان تیغ

چلنے میں فرق رہتے نہیں آب زبان تیغ — مقتل میں آپ ایسے ہی چکے امتحان تیغ

باتیں نکر وہ جن سے کہ قطع اُمید ہو — ظالم نہ ہو برائے خدا ہم زبان تیغ

جراح کو بھر آئی ہیں تیغ جو نگہ کہاں — پر اوڑ رہا ہے قلعۂ تن پر نشان تیغ

ناظر تم اون کی ابروے پر خم تو دیکھلو

تا تم کو صاف صاف نظر آئے نشان تیغ

٦٧	ردیف ف	٧

لکھتا ہوں وصفِ عارضِ دلدار صاف صاف — اپنی کمال کا ہی مجھے اعتراف صاف

صد حیف اب وہ اہل سخن ہیں معترض — جو بولتے زبان سے نہیں شین قاف صاف

ستھرا دو تیغ ابروئے قاتل کا دیکھنا
میدان امتحان میں وقت مصاف صاف

سنہ خلد میں تھین کو تو حوریں لگا لگی
واعظ عیان ہے سب پہ یہ لاف وگزاف صاف

پوشیدہ گھر رقیب کے شب کو گئے تھے
تو ہم سے کیوں چھپا ہو کہدو نہ صاف صاف

ہاں جا سنہ زعشق ہین انفاس معو فیہ
تار نفس کو کرتے نہیں نور باف صاف

ناظر رقیب پھر گئے سب وقت امتحان تو
دعوی سے اپنی انکو ہوا انحراف صاف

۶۸	ردیف قاف	۵

یہ دل جلا ہوں میرا دل نہ آج لائے فراق
خدا کرے کبھی ہو نصیب پھر نہ آئے فراق

بدن میں سہم گئی جان ناتواں منکر
یہ کس بلا کی جگر گاہ تہی صد آفراق

ہام جھگڑے ہوئے قطع پیدرز کو ساتھ
بلا سے جائے شب وصل یا کہ آئے فراق

کبھی نہ بھولے رخ اسطر کرے یارب
جدا کرے نہ یہ دو دل کی ملائے فراق

شب وصال وہ آئے پھر تو دن اسکے گھر
کہو یہاں سے دبے پاؤں جلد جائے فراق

شاد ال تو گذری ہے منی خوشی سے گھر
یہ دن ہی ہجر کا خون رویا گئے ہے

وہ اوس سحر لڑکے میرے پاس آئے ناظر
کہ سر پہ پڑی آخرش بلا کے فراق

۶۹	ردیف کاف ۞	۷

رنج و غم آئی دل ای جان اوٹہاون کبتک
دلین ہی داغ کدورت کا چہپاؤن کبتک
اپنی روٹہی ہوئی کو آہ مناؤن کبتک
وعدہ ہیرائی کا دیتی ہو جیا آتی ہے
سر پہ بالین تغافل سی اوٹہاتی ہی نہین
نیت اس سی نہ پہری تو ستم سیر عیان کیا

روز مر مر کی جیون جا کی جاؤن کبتک
چاند کی سنہ پہ پہلا خاک اوڑاؤن کبتک
بات بگڑی ہی سوی قسمت کی بناؤن کبتک
یہ تو کہہ جاؤ کہ مین آپ مین آؤن کبتک
آہ سوئی ہوئی قسمت کو جگاؤن کبتک
غم ہو کہانی کا جب شئی تعب نہ کہاؤن کبتک

خار صحرا کی جیون سی جو ہوں آغشتہ خون
کام دین ناظر دل ریش وہ پاؤن کبتک

۷۰	ردیف کاف فارسی	۷

پہونکی ہی سوز عشق نی تن اور بدن مین آگ
داغون سی رشک سی جو اغاہی قدسیا
جوش بہار گل سی گلستان ہکا اوٹہی
دیکہین زبان سوختہ کو میر سنہ مین آپ
بی یار لطف آتش تر مین آئی گا

لقمہ ہیر جا زبان کا ہی گویا دہن مین آگ
سودا نی پہونک کہی ہی سر عقل و تن مین آگ
آتی ہی اس کی اور یہی لگی چمن مین آگ
دیکہی نہو جو شعلہ کرکی دہن مین آگ
ساقی لگی اور بہکی گی بدن مین آگ

اوسکے عذار سرخ پہ زلف سیاہ ہے — گویا لگی ہوئی ہے ختا و ختن میں آگ

نکلا اودہر زبان سے ادہر دل سلگ اوٹھا
ناظر یہ کس بلا کی بھری تھی سخن میں آگ

۶۱	ردیف لام	۸

نہ ما اوسنہ میں کس سے کہیں ناچار دل — ہمدرد اور کون ہے اپنا سوا دل

پھر کس کو اپنے غم کا فسانہ سنائے دل — جب کان دہر کے تم نہ سنو ناچار دل

وہ بھی کچھ کے ہم میں جس جا کی خاک ہو — یارب جو ملکے غیر سے میرا جلا دل

نظرون سے اوسکی گر کہان جا کے گم گیا — مدت میں خاک چھان کے ان سے ملا یہ دل

پہلو سے اوٹھا بیٹھ کر اوٹھا غضب ہوا — لو پھر نکل گیا ہے قابو سے ہمارا دل

ڈر ہے نہ اوسکو آپ بھی شکر طول ہون — ہے درد خنجر جفا سے ہوا ناچار دل

تم سا نہین ہے کوئی دغاباز دیکھا — جس دن سے دیکھا ہے ... تیرا دل

ناظر ہے وہ تو بانی بیداد دم بدم
دیکھئے آپ کیون وسے دیتے ہو دل

۶۲	ردیف میم	۱۲

تو شاہ دو جہانی من غریبم — تو سلطان زمانی من غریبم

جبین سایم چه سان بر عتبهٔ تو | که تو عرش آستانی من غریبم
چه ارزد ذره پیشی مہر ا بان | که من اینم تو آنی من غریبم
بخیز داز لب من شور ارنی | شہیدِ لن ترانی من غریبم
بنازم بر عروج طالع خویش | که تو صاحب قرانی من غریبم
ز لطفِ خود گدایان را نوازی | تو شاہِ بیکسانی من غریبم
من از دل گویم داد گفتا ز لب | بحق منصورِ ثانی من غریبم
نبود من سراسر بود است | که او باقیست فانی من غریبم
مرا یک جلوهٔ جانسوز بنمائی | که محو لن ترانی من غریبم
ببین سنزا بیا ام الکتابم | که وحی آسمانی من غریبم
بجز وحدت نبینم در دو عالم | بہر جا نقش ثانی من غریبم

مرادِ خویش ناظر از حسن خواہ
بگو شاہا تو دانی من غریبم

[illegible]

۴۳	ردیف نون	۱۲

طالبِ دید بشیر اصورت ہو سا ہو نہین | لن ترانی کی نہ سے محو تجلا ہو نہین
ایکدن وہ تہا کہ مین جلسہٴ احباب مین تہا | ایکدن یہ ہے کہ اب گور مین تنہا ہو نہین

رو بصحت نہ ہوا آپ کا کوئی بیمار
یوں کہا کچھ بھی نہ منہ سے کہ مسیحا ہوں میں

مجھ ستمکش سے وہ طوفان بھری ہیں آنکھیں
جھکے ہر اشک کو دعوی کہ دریا ہوں میں

اپنے عاشق کا تجھے چاہیے کچھ پاس لحاظ
ایسا کیا دوست تیرا چاہنے والا ہوں میں

دل مایوس کے ارمان نکالوں گا آج
برسوں وصل ہٹتا ہے مگر کو ترسا ہوں میں

مجھکو کچھ کام ہے کعبہ سے نہ مسجد سے غرض
اے بتو بندہ ہی دائم تمہارا ہوں میں

ربط دشمن سے نہیں انکو یہاں ہوں میں ہی سمجھا
اوٹھ کے چلے روٹھ کر کیوں ٹھیر بیٹھا ہوں میں

چشم پوشی کا گیا شکوہ تو منکر ہوے
اپنی آنکھیں نظر سے بچاتا ہوں میں

پھر اوسی طرح کہو چاہتے کیوں تم مجھکو
غش ہوں اس بات پہ ایسی پہ جیتے ترا ہوں میں

ہوں گے پابند بلا جیسے عدو بل کرکے
پیچ آخر تیری زلفوں ہی سے سیکھا ہوں میں

۴۷	شعر گوئی کیلئے چاہیے فرصت ناظر یہاں دم لینے کو مہلت نہیں پاتا ہوں میں۔	۶۲ ۳۰۶۶

دم پہ بنجاتی تو یہ اوسان بھی رہتے ہیں نہیں
یوں گلے سے تیرے خنجر کو لگاتے ہی نہیں

اوس سے کچھ اپنا تعرف وہ بتاتے ہی نہیں
اور سوگند سے غیر کی کھاتے ہی نہیں

دل سے نزدیک ہیں اور دل میں آتے ہی نہیں
دور رہتے ہیں آغوش میں آتے ہی نہیں

اپنی کیتائی کی وہ مجھسے قسم لیتے ہیں
اور آئینہ کو آگے سے اوٹھاتے ہی نہیں

بگڑی صورت یہ ہے بیحال پہ رحم آہی گیا
بے نیازی کی تو یہ شان ہی اللہ اللہ

مجھ سی کہتے ہین کہ دل تیر الگا ہی چوری
حسن یوسف کی بنا گرچہ ہین لیکن تصویر

اون کی کہنے سی تو آمادہ ہے میری قتل پہ ہو
لکھہ کے بھیجا ہی کہ جی چاہے تو آجاؤ یہان

اونکی بے لاگ ادا ہم کو ہی منظور نظر
پہلے جب اون سے بگڑتی تہی سنا لیتے تہے

تم گہبراتے ہو سنتہم بات بڑہا دینگے لیے
اچھے نقشے میری آنکہو مین کہپا کرتے ہین

آپ ہی نے اسی معشوق بنا رکہا ہے
آرزو یہ ہے کہ سر تن سی لوتارین میرا

کیا کدورت ہی کہ وہ آپ سے پرایی باتین
قتل کہ ہین میری ستم نے کو عزادار ہے میر

دل نہ آیا تو میری قسم مین آتی ہی نہین
ہمکو دنیا سے تیرے ناز اوٹہاتے ہی نہین

لینے والے کا مگر نام بتاتی ہی نہین
بدگمانی کے سبب مجکو دکہاتے ہی نہین

میرے کہنے سے تو غیرونکو ستاتے ہی نہین
دل کو خستہ رہو ہم تم کو ملاتے ہی نہین

دلمین کہتے تو لگا ہو نہین سناتے ہی نہین
اب کچھہ روٹھی ہین ایسی کہ مناتے ہی نہین

ہم ٹہر جاتی ہین الفت تو گہٹاتی ہی نہین
ایسے ویسے تو لگا ہون سماتے ہی نہین

آپ ہی نازمین پل کے اوٹہاتے ہی نہین
ضد یہ ہے ہان یہ خنجر کو چہڑاتے ہی نہین

ق
صاف سنتے بھی نہین صاف سناتے ہی نہین
ناز قاتل ہی سمجھتے ہین اوٹہاتے ہی نہین

ہین کدورت سی بُرا بھی دل کو	خاکمین فرط محبت سی ملاتے بھی نہین
ین غیر سی روٹھے ہو جلوہ مین جاؤ	ہم سے گر روٹھ کے جاؤ تو ستاتے بھی نہین

۷۵

مجھ سے کہتے نہین وہ راز دلی اے ناظر
اور ظاہر مین کوئی بات چھپاتے بھی نہین

۱۳

بتون کی صورت و سیرت پہ جان نثار ہون مین	خدا کا ظاہر و باطن گناہگار ہون مین
یہ عشق سو کمر مین نحیف و زار ہون مین	گر اپنی جامۂ ہستی کا ایک تار ہون مین
جو پنجتن پہ بصد جان و دل نثار ہون مین	تو چار یار پہ صدقے ہزار بار ہون مین
کہین ہون صورت قمری کہین پہ سرو چمن	کہین ہون رنگ گل تر کہین بہار ہون مین
کہین ہون شمع کسی جا پہ ظلمت شب تار	رخ صبح کہین زلف مشکبار ہون مین
کہین پہ شمع حرم ہون چراغ دیر کہین	کبھی ہون شیخ کبھی رند بادہ خوار ہون مین
کڑی ادا ہاتا ہون کیا کیا گلہ نہین کرتا	حضور غور کرین تنہا دار ہون مین
بسان پیر فلک کیون نہ پشت خم ہووے	کہ معصیت کا اپنے سر پہ بار ہون مین
جنون یہ کہتا ہے پردہ در ہون مین مشتاق	یہ عقل کہتی ہے شیدا پردہ دار ہون مین
عدو کے آہ ہی چلمن کی چل نکلے	نہ آپ پھر کبھی فرمائین بردبار ہون مین
دکھائین نوح کی طوفان کار زور اتکلین	جو ایک پل تیری فرقت مین اشکبار ہون مین

اوج ہستی دنیا میں مجھے حاصل | اگر خاک پائے رسول | رہو نہیں

٦٧	تقرب اون سے ہے جتنا حصول ای ناظر شب وصال مین اوتنا ہی بے قرار ہو نہین	١٩

ہمیشہ سر ہے اسکی آبرو ہم بادہ خوارونمین
شکستہ تو بیجا ہی بلا پرہیزگارونمین

گئے ہے ہلچل چشم فتنہ زا سے بے قرارونمین
بھری کاہین جو تونمین شوخ تن کھینچا جادو رونشانمین

تیری کافرادا ہر ایک یکتا ہی ہزارونمین
کہاںتک کوئی شامل ہو نہ ظالم جانثارونمین

سمجھکر مت ضبط نگاہ کو رازدارونمین
تیری چشم سخنگو کہہ گئے ہے کچھ اشارونمین

دل مضطر کو بزم عاشقانمین دیکھکر تو تے
بدلکر بھیس بجلی آگئی ہے بیقرارونمین

اوٹھاتا الذین جی بھر کے ہم دم رشک دشمن
مزا ہوتا جو ہوتا مین کسیکے رازدارونمین

کسی دلسوز نے کیا تم کو سینہ سے لگایا ہے
جہ مرجھا ہی گئے ہو کر بھی پھول میں گن ذکر ہارونمین

زبانتک مدعا آتا نہیں ہائے آبرو کا
کہ دل آنکھین تمہاری مانگ لیتی ہین اشارونمین

مرے جان با وفا آیا کہ تیرے رازدان ہم تھے
گنے جاتے ہین ہائے او دل ہمین بے اعتبارونمین

وہ مجھ سودائی کا کل کو دیوانہ بنا ہی نہ
کہ فرما ہی چکی جان ڈالو ہوشیارونمین

جرس کی سانس میں تیغ دلی مانند نیزون کی
بھلا کر دو ابھین پھر کس غم سے ٹھہر کر ارونمین

پیالت تشنگان مرگ نے دل سے ہزار تھا
تیری خنجر کا پانی ہٹ گیا سب جانثارونمین

کہا صیاد نے تھوڑی سی میری داستان سنکر — کہ بلبل ایک ہے دو دو اسیری مین ہزارون ہین

فراقِ دخترِ رز سے جلی دل باغِ جنت مین — مجہے دوزخ کے فرشتے لکہہ لین پرہیزگارون مین

عدم مین تو پتا اسکا نہ پایا صورتِ ہستی — ملے شاہد دہن کا بہید تیرے رازدارون مین

عدو سے آنکہہ ملتے ہی سگا یا آئینہ شانہ — پریشان حال پایا بیٹہے تہے تیرے سوگوارون مین

حصولِ مدعا پر کچہہ نہ تہا آتا جو کہدیتے — کہ تیرا نام ہم نے لکہہ لیا امیدوارون مین

تبرک ہو گیا یہ بادۂ رحمت مین تر ہو کر — پڑے دامن پہ پڑ بیٹہے گنہگارون مین

۲۲ — ... سامنے یون مری کاکلون کے خشک مین ناظر

۲۱ — ... رہا ہون بادہ خوار و مین

ہم دلِ مردہ کا ماتم کیا کرین — اک ذرا سی چیز کا غم کیا کرین

دل کو واپس مانگ کر ہم کیا کر[ین] — کل ہجان کو برہم کیا کرین

جب ہمارا خون بہتا ہی نہین — خنجرِ قاتل کا دم خم کیا کرین

ہم سیہ بختی سے اپنے ہین خجل — شکوۂ زلفِ شبِ غم کیا کرین

دل مین ہر دم ہے یہان بزمِ عزا — مجلسِ ماہِ محرم کیا کرین

ہم سراپا درد مین اندوہ ہین — حسرتِ مردہ کا ماتم کیا کرین

طالع وارثون کا جب شکوہ کیا — ہنس کے فرمانے لگے ہم کیا کرین

آتش تر سے پھنکا جاتا ہے دل ۔ اے کشش خوف جہنم کیا کریں
روز افزوں پیار کا ہے سلسلہ ۔ رشتۂ الفت تجھے کم کیا کریں
جان بلب فرقت میں مجھکو دیکھکر ۔ کہتے ہیں آپس میں ہمدم کیا کریں
یہ خدا کے ڈر سے کچھ خاموش ہیں ۔ بت نہیں واللہ اعلم کیا کریں
صلح اون سے ہو گئی جھگڑا چکا ۔ اب غم فردہ کا ماتم کیا کریں
کس لیے جوبن دکھائیں وہ مجھے ۔ چشم نامحرم کو محرم کیا کریں
لگئے مرنیسے میرے رنج و غم ۔ ہے خوشی کی جا وہ ماتم کیا کریں
ان پریزادوں کے دیوانے ہیں سب ۔ آدمیت لیکے آدم کیا کریں
نالہ و فریاد سے دل بھر گیا ۔ اے شب غم اور ماتم کیا کریں
بت بنے ہیں آکے بزم یار میں ۔ گفتگو احباب باہم کیا کریں
میری میت پر حسین پردہ نشین ۔ بال کیا بکھرائیں ماتم کیا کریں
اے مسیحا دم علاج درد دل ۔ تجھ بن پڑتا نہیں ہم کیا کریں
ہجر میں ہوتا ہے شوق دل فزوں ۔ وصل کو ارمان کم کم کیا کریں

سن کے ناظر کی غزل کہنے لگے
وہ بڑے شاعر سہی ہم کیا کریں

ظلم سہنے نہ پڑین ناز اوٹھائی نہ سکون | دل خدا دے مجھے ایسا کہ لگا ہی نہ سکون

اس قدر تو نہین پا مین رکہ اید جنون | دہجیان دامن صحرا کی اڑا ہی نہ سکون

موت نے چال یہی کی ہو کہ تیرے کوچہ مین | گر چلا جاؤن مین ہو لیسے تو آ ہی نہ سکون

ضعف بستر سی نہین اسلئے اوٹھنے دیتا | تا کہ ناز بت سفاک اوٹھا ہی نہ سکون

گر کرے یاد بہی وہ شوخ پریرو ایدل | ہون وہ برگشتہ مقدر کہ مین جا ہی نہ سکون

ضعف ایسا ہو تپ عشق سے تابان یارب | حشر مین صدمہ سے عذالون کا اوٹھا ہی نہ سکون

۶۹	مجھکو سودا ہے کسی زلف سیہ کا ناظر دل بلا مین وہ پہنسا ہے کہ چھڑا ہی نہ سکون	۹

سمجھا کوئی جہان مین نا آشنا نہین | وہ بیوفا ہے تو کہ کسیکا ہوا نہین

زلف سیہ کو چہو کے خطاوار ہو گیا | ہے سر بسر قصور میرا آپکا نہین

کیا کیا نہ حسرتین شب وصلت نکل گئین | ارمان کوئی دلمین ہمارے رہا نہین

مرتا ہون ایک عید تسلی پہ زار حیف | مجہسا ہی بد نصیب کوئی دوسرا نہین

طوفان آتے آتے رہا ضبط گریہ سے | اچھا ہوا کہ آنکھ سے آنسو گرا نہین

شربت کی طرح زہر پئین کیون نہ ہجر مین | یہ تلخی فراق سے تو بد مزا نہین

مقتل مین بسملون نے قیامت کا شور تہے | گھنگرو کی شور حشر سے کچھ کم صدا نہین

کرتا ہی یہ جبہ و دستار تک گرد		واعظ شراب کا تجھے چسکا لگا نہین
۸۰	ناظر سوا خدا کے مدد کس سے مانگئے ؎ ہم کو کیا اوس کے سوا آسرا نہین	۹
دل تو ہون سحر لگائی بیٹھے ہین ؎		دین و ایمان گنوائے بیٹھے ہین
ہم رہ انتظار جانان مین		اپنی آنکھین بچھائے بیٹھے ہین
حال دل اون سے کیا کہین سر بزم		لاکھ اپنے پرائی بیٹھے ہین
شکوہ جور پر وہ نادم ہین		اس لئے سر جھکائے بیٹھے ہین
ڈال کر خاک شمع رویون پر		لو خدا سے لگائے بیٹھے ہین
ہے قیامت خرام ناز اون کا		لاکھون فتنے اوٹھائے بیٹھے ہین
تو حیا سے وہ چپ رہین سر بزم		مدعا دل کا پائے بیٹھے ہین
ہان کے بدلے بھی ہی زبان پہ نہین		آج وہ ضد پہ آئے بیٹھے ہین
۸۱	تیغ ابروے یار کے ناظر ؎ زخم ہم دل پہ کھائے بیٹھے ہین	۸
گردون کا ظلم کو لبنا مجھے زار پر نہین		خانہ خراب مین نہین یاد ربدر نہین
مدت سے نذر قاتل خونخوار کر چکے		ہم کو خیال جان نہین پروا سر نہین

اس دہر بے ثبات مین دست فلک سے ہم
خانہ بدوش سان وہ ہین اپنا گھر نہین

ممکن نہین کہ خواب سے یہ آشنا ہو
دریا کی آنکھ حلقۂ بیرون در نہین

پہلے قفس سے ناتہ گلچین کو پہونچتے
پر کیا کرین کہ آہ مین اپنے اثر نہین

کوئی خدا پہ کوئی بتون پہ ہے شیفتہ
خالی مذاق عشق سے ہرگز بشر نہین

گھبرا کے چونک اوٹھتے ہو راتون کو کس لیے
گر نالہ ہائے دل مین ہمارے اثر نہین

۸۴	ناظر بتان ہند تو بندے ہین مال کے اور اپنے پاس نام کو بھی سیم و زر نہین	۱۴

جو بات پائی ہے لب دندان جانان مین
نہ کہیو وہ عقیق و گوہر و الماس مرجان مین

ادہر تو ضعف تکیہ سے اوٹھا سر نہین دیتا
اودہر ہمت یہ کہتی ہے کہ چلیے کوئے جانان مین

دم گلگشت وہ دیکھے جو تیرا قامت موزون
سراپا سرو گڑ جائین غیرت سے گلستان مین

ہزارون ناوک مژگان پہ جا مین اپنی کھینچے گے
گلے کاٹین گے لاکھون الفت ابروے جانان مین

لا مین انکھہ کیا قتل تیغ تیز قاتل سے
کہ ہر احسان تیغ تیز سے یان سر گریبان مین

نہ ہوتا گر اثر حسن گل کا اور تحریر تو ابلبل
کبھی جاتی زلیخا پاس یوسف کے نہ زندان مین

نمود خط بھی صحبت ہے بہ قدر روی نگین یہ
کہ کانٹے پھول کے نزدیک ہوتے ہین گلستان مین

امید لوس گل سے ملنے کی ہے نیکو عظیم ہو
کہ خود لا تقنطو اللہ فرمایا ہے قرآن مین

فتنا کی چال چلتی ہی ادا پر مرنے والون سے
قدم رکھنا بساط قرب پر ہی عین گستاخی
یہی رفتار مین گرمی ہے تو اے فتنہ دوران
پھر اکرتا ہی نقشہ دشت کا آنکھون تلے ہر دم
ذرا دیکھو کرشمے عشق و حسن روز افزون کے

ستم کی ناز مین ادرک تیری تیغ زبان نہین
ہم آئی سر کو بہل پاس ادب سے زخم جانا نہین
قیامت کیجیگا حشر کی پہر آپ میدان نہین
ہمین آنکھون پہر آزادیان حاصل ہین زندان نہین
زلیخا مصر مین بیکل ہی یوسف چاہ کنعان نہین

۸۳	لپکے بھی نہین ہوتے مین یہ آتش کے پرکالے جلاتے کیون ہو ناظر دلکو عشق شعر و بانہین	۱۹

شب فرقت مین جو ہر روز گلا کرتے ہین
در پہ اوس شاک مسیحا کی قضا کرتے ہین
گریۂ زاہر سالوس سراسر ہے غلط
تو سگانی دل صد چاک کو ہے مد نظر
وہ خفا ہوتی ہین ہو کوئی سبب یا کہ نہ ہو
چہیٹر سی مین جو دکہاتا ہون کبہی آئینہ
صلح کے بعد بھی بل کہتے ہو ہم سی صاحب
کس توقع پہ ہر اسید وفا حضرت دل

عذر و آنا ندکی آہ رسا کرتے ہین
آج ہم حق رفاقت کو ادا کرتے ہین
چھوٹے ہوتی ہین انکو کہا ہین
اب تو چوٹی کی صفائی بنا کرتے ہین
ہم خطا ہی نہین کرتے تو خطا کرتے ہین
کس ادا سے وہ مقابل کف پا کرتے ہین
دل کی عقدے انھین ہاتون سی کہلا کرتے ہین
کہئے تو کون سے وعدی وہ وفا کرتے ہین

شام سے دیکھتے ہیں راہ تیری تا بہ سحر	صبح سے منتظر شام رہا کرتے ہیں
ہم ستم سے بھی ہیں محروم کرم ایک طرف	اب جفا بھی نہیں کرتے وہ جفا کرتے ہیں
جان جو کھوتے ہیں رہِ عشق میں ایذا پا کر	دن دہاڑے نہیں عشاق لٹا کرتے ہیں
مے بھی ہے آپ وہی یار وہی مشتاق وہی	اُس سے پھر وصل کی شب شرم و حیا کرتے ہیں
ہوئی ہے سب کو نگہ تم بتا دیتے ہیں ابرو کا پتہ	رہبری یار کی نقش کف پا کرتے ہیں
پردۂ چشم میں پنہاں ہیں نظر کی صورت	شرم سے شرم و حیا سے وہ حیا کرتے ہیں
بات میں بات نکلتی ہے وہ گویا ہیں تو	منہ سے اک غنچۂ دہن پھول جھڑا کرتے ہیں
دل اُنہیں دوں کہ نہ دوں کیا میں کروں سوچ کیا	ق — گر نہ دوں تو بھی ہیں مورد گلہ کیا کرتے ہیں
اور بالفرض اگر دے بھی دیا دل میں نے	بے وفا لوگ ہیں یہ کس سے وفا کرتے ہیں
نیک آغازِ محبت کا نہیں ہے انجام	ہیں دغا باز یہ آخر کو دغا کرتے ہیں

۸۴	اِس زمانے کے اطبا بھی عجب ہیں ناظر اپنے بیمار سے پرہیز سوا کرتے ہیں	۱۴

بہار آئی ہے گلشن میں عنادل چہچہاتے ہیں	گل و سرو و صنوبر پر دمِ جوبن دکھاتے ہیں
جدائی میں بھی ہیں یاں رشکِ غیر سے صدمے اٹھاتے ہیں	عدو بنتا ہے جو ہمدم تو ہم تلملاتے ہیں
نہ اُٹھیں گے لحد سے نیند بھر جب تک نہ سو لیں گے	عبث آ آ کے ارمانِ زیست کی شتابی بلاتے ہیں

یہ کس شانِ حسین کی آج رقت آنیوالی ہے
جنہین د نظر کی تاب نہی ہم وراہ دلدار سے
یہ جہکڑا اس دلِ ناپوس کا وان جانِ ہر بینا ....
یہ کوہِ طور سینا سے وہ ہر دقت آتی ہے
مجھے وحشی بنا کر دست سے تو خاک چھنوائے
جفا کا یہ نیا انداز ظالم نے نکالا ہے
مقدر کی میری گردش کسی صورت نہین جاتی
کمانِ ابروِ دلدار سے جسم کشیدہ ہے
وہی ہم ہین کہ جب ہم روٹھتے تھے تم مناتے تھے

گلِ سوسن نہین ہے جا مین جو پہولے سماتے ہین
وہی صد حیف اب ہم وفا سے جی چراتے ہین
مبارک تجھکو ہو دربان دیدار ہم تو جاتے ہین
کوئی ہو دیکھنے والا تو پھر جلوہ کہاتے ہین
پریدہ اب میری تصویر کا خاکا اوڑاتے ہین
دکہا کر دل میرا کہتا ہے دیکھو یون ستاتے ہین
جو تھک کر بیٹھ رہتا ہون تو نا حق پھیراتے ہین
عبث تیز نگاہ ناز سے پلکی اوڑاتے ہین
وہی تم ہو کہ تم روٹھے ہوئے ہو ہم مناتے ہین

۸۵

حجاب اس کا نہین ٹوٹا ہے چشمِ شوق سے ناظر
حیا سو منہ پھیر لیتی ہے وہ جب پردہ اوٹھاتے ہین

۱۸

تیرے بچپن کی ہی جا تختی سے خبردار ہو گئین
کہتی ہے اوسکی ادا سے یہ بصد عجز قضا
ادکی تصویر خیالی ہے پھر پیش نظر
وہ بھی دن آئے کہ یا رب یہ دنیا ساری

رمزدان آج سے کیا آنکھ یار ہو گئین
تیری امداد نہ جبتک کہ ہو بیکار ہو گئین
آج کس خواب مین اطالع بیدار ہو گئین
یار کے ساتھ شریکِ غم اغیار ہو گئین

بیوفا اونکو جو کہتا ہون تو وہ کہتے ہین / مین نے کب تم سے کہا تہا کہ وفادار ہون مین

ہوش غیرون کے اوڑین رنگ دگرگون ہوجائے / گر یہ سُن پائین کہ تصویرِ غمِ یار ہون مین

شبِ وعدہ گئی فردا گئے قیامت آئی / آج تک منتظرِ جلوۂ دیدار ہون مین

دہیان آتے یہ کہتا ہے دہن کا اون کے / دل مین رکہنا جسے لازم ہے وہ اسرار ہون مین

وہ ستمگر یہ سُناتا ہے جفائین کر کے / وضعدار آپ اگر ہین تو طرحدار ہون مین

پائے بندِ کششِ رشتۂ اُلفت ہو کر / کیون نہ حاضر درِ دولت پہ لگاتار ہون مین

لے وہی زلف کا سودا کہ جو ہو سودائی / ایسے جنجال کا کس دل سے خریدار ہون مین

مجہ سے ادہر کو وہ بیزار کہان جائیگا / ساتہ سایہ کیطرح چلنے کو تیار ہون مین

دو سزا بہی مجہے اس جرم کی تہوڑی سی بہی / دل دیا ہے تمہین اتنا ہی گنہگار ہون مین

آجکی رات بہی ٹالے سے جو ٹل جاوینگا / آپکے زعم مین کیا وصل کا اقرار ہون مین

باغِ عالم مین ہون سبزہ کی روش بیگانہ / اِس قدر محوِ خیالِ خطِ رخسار ہون مین

بہرِ ابرو و مژہ دل کے کئے دو حصے / قائل اِس وار کا تیغ کمہ یار ہون مین

چشمکین کل سرِ بازار تہین تنا کیسی / آج کیسا ہے یہ دعوی کہ حیادار ہون مین

۸۶	رنج بیجا کا سبب اون کے نہ پوچہہ اے ناظر سچ تو یہ بات ہے ناکردہ گنہگار ہون مین	۱۴

بانی ہین تو ہستی کون و مکان کے ہین	کہنے کو مین تو ایک گرد و جہان کے ہین
حب ہے کہ شغلے ہین شور و فغان کے ہین	آوازے قدسیون مین بلند لامکان کے ہین
ہر وقت دل سے تذکرے وہم و گمان کے ہین	یہ ربط ضبط غیر سے اُن کے کہان کے ہین
شکوہ جفا کے یار کا اے دل گھڑی گھڑی	ایسے ان کو کہے آپ ہی عاشق کہان کے ہین
یان چشم شوق تشنۂ دیدار یار ہے	پلکین ہماری آنکھہ کی کانٹے زبان کے ہین
بیخود وہ ہین کہ اتنی بھی اپنی خبر نہین	جائینگے ہم کہان کو کہان ہم کہان کے ہین
کیا گل کھلائے دیکھیے فصل بہار مین	بلبل پہ کچھ ابھی سے ستم باغبان کے ہین
از خود شب وصال نکلتی ہین سیکڑون	ارمان بھرے ہوئے میرے دل مین کہان کے ہین
تیور ہین راست ابروے قاتل پہ بل نہین	اترے ہوئے کچھ آج تو چلے کمان کے ہین
او بخت نارسا تیری غیرت کو کیا ہوا	سر ہے ہمارا اور قدم پاسبان کے ہین
اے شوق ہمکنار ہے جانان ہو دستگیر	آئے ہوے وہ خواب مین مجھ ناتوان کے ہین
غم اس کا دلکو دیا ہمین لاتا ذرا نہین	بگڑے ہوے مزاج میرے مہمان کے ہین
میری نظر ہے اپنے ہی حسن قدیم پر	دو آئینے یہ سامنے دونو جہان کے ہین

۸۷	ناظر ابھی جان بلب تھا وہی چل بسا تو ہو وہ سوگ مین سنا ہے کسی نوجوان کے ہین	۲۴

زاہد کو کرامات دکہا دیتے ہین
کاگ بوتل سے اشارے مین اوڑا دیتے ہین

آج ہم مہر و مروت کا صلا دیتے ہین
دل تجہے اپنی نگہہ ہوش ربا دیتے ہین

داد مستی لب اعجاز نما دیتے ہین
جو دہن پر ترے سیر قرا ہی جلا دیتے ہین

میرے شعر کی ہوا باندہتے ہین اہل مذاق
منہ سے شعر جو نکلتا ہے اوڑا دیتے ہین

جہنڈیان خار بیابان کی بنا لیتے ہین
دہجیان ہم جو گریبان کی اڑا دیتے ہین

شرم آنکہون مین صنم مہر خموشی لب پر
وصل مین یہ ترے انداز مزا دیتے ہین

لب جان بخش کا اوس بت کے اشارہ پاکر
باغبان مرغ کلی پہول سنا دیتے ہین

غنچۂ دل کو مرے باد پریشان کے ستم
ایکدم مین گل صد برگ بنا دیتے ہین

ناکہین کی کوئی کیا لیکہ خزان جبو کے
ٹوپیان باغ مین غنچونکی اوڑا دیتے ہین

بخیہ گر کوئی جب سے دیکہے ہوتا جنون
ہم گریبان کی وہ شکل بنا دیتے ہین

ہم جو کرتے ہین بیان حال سیہ بختی کا
یار کی کاکل شبگون سے ملا دیتے ہین

اپنی شوخی کو شرارت کو اداکو دیکہو
جسگہر مین آپ مگر رہتے ہین بنا دیتے ہین

بیکسی پر جو کوئی آتا ہی رونے والا
وہ اشارے سے مری قبر بتا دیتے ہین

قدر کرتے نہین عاشق کی حسینان جہان
دلپہ چڑہتے ہی نگاہون سے گرا دیتے ہین

بدگمانی کو مری پاین اگر آئے کیونکر
رعب الفت وہ مرے دلپہ بٹہا دیتے ہین

کوچۂ یار سے پھرتا ہون پشیمان ہوکر
مین وہ بلبل ہون شرر آتش گل کے اوڑکر
محفل یار مین سکتے سی یہ تصویر ہی میری
سوز الفت کا جو احوال رقم کرتا ہون
بدعا سے دل ناشاد کو ڈراو ظالم
اپنی کیا ئی یہ ہوا ہی جو کہہ اونکو غرور
آپ چالون سے ہم آواز شکست دل سے
رشک سے میری وہ آگاہ ہین یا ان کی عوض

مجھکو نقش قدم غیر ہٹا دیتے ہین
آشیانے یہ میرے پہول چڑہا دیتے ہین
جیسے دیوار یہ تصویر بنا دیتے ہین
شعر و مضمون کے میرے خط کو جلا دیتے ہین
ہات اوٹھتے ہین تو دنیا سے اوٹھا دیتے ہین
کسی صورت سے ہم آئینہ دکہا دیتے ہین
روز سوتے ہوے فتنون کو جگا دیتے ہین
در پہ ایک غیر کے تصویر بنا دیتے ہین

کب وہ ایسے تھے کھری داد وستد کے ناظر
ہم نے دل آج جو مانگا تو کہا دیتے ہین

۸۸ ۱۷

دل کے ہمراہ جان لیتے ہین
اب تو میرے پیامبر کی بات
خون رولاتے ہین کوستے ہین مجھے
اجنبی دشمنی نہین رکھتے
اونکی سرگوشیان ہین غیرون سے

اب وہ یون امتحان لیتے ہین
وہ زبانی بھی مان لیتے ہین
غیر کے پہول پان لیتے ہین
جاننے والے جان لیتے ہین
کنسوے اپنے کان لیتے ہین

دین مجہے اپنے ہاتہہ کی تحریر — وہ جو مجہسے زبان لیتے ہین

دل سپر لکے پنجۂ فتر گان — خونمین ہات سان لیتے ہین

حرم و دیر سے جو ہو نزدیک — ہم وہ زاہد مکان لیتے ہین

ہجر کی رات چٹکیان کیا کیا — دلین وہم و گمان لیتے ہین

پیار آتا ہے اونکی باتون پہ — منہ مین جہوٹی زبان لیتے ہین

تجہسے ای نخوت مزاج صنم — وام ہم آن بان لیتے ہین

عشوہ دلربا وہ آفت ہین — آن کے ساتہہ جان لیتے ہین

کیون نہ وعدہ خلاف ہون ہم بہی — منہ مین کس کی زبان لیتے ہین

جب سے غزال نبگی تلوے — خاک صحرا کی چہان لیتے ہین

اون کے انداز و ناز تیر ادا — دل سپر چہین چہان لیتے ہین

باغمین جا کے حزت شمشاد — سرو قد نوجوان لیتے ہین

۱۴	ہم برا بہی کسی سے اے ناظر اپنے ہی دل مین مان لیتے ہین	۸۹

اوبر لب ہون اشکبار ہو نہین — دست بر دل ہون بیقرار ہو نہین

کیون نہ آنکہون سے شرمسار ہو نہین — اشک امڈین تو اشکبار ہو نہین

تیغ ابرو کا جان نثار ہوئین — دم نہ دو مجھکو دلفگار ہون مین

جو یہ کہتا ہے کس کا یار ہوئین — حیف اوس شوخ پر نثار ہوئین

خاک میری اوڑا کے لی نہ گئی — دوش باد صبا پہ بار ہوئین

میرے نالون کی دیکھہ لی تاثیر — تم ہو مضطر کہ بے قرار ہوئین

تم سے اک دلدہی نہین ہوتی — اور سو جان سے نثار ہون مین

ناز پیر مغان کو ہے جسپر — شیخ وہ رند بادہ خوار ہوئین

جوش پر دان ہے بارش رحمت — یان گناہون سے اشکبار ہوئین

کس کو رحم آئے لاغری پہ میری — دل مین چبہتا نہین وہ خار ہوئین

میرے عیبون کو ڈہانک رکہا ہے — خاکساری نے وہ غبار ہوئین

دست بردی جنون کی ہی بکار — جیب و دامن سے ہوشیار ہوئین

حال ابتر ہے جی پریشان ہے — سربسر شکل انتشار ہوئین

۹۰	ناز کا کل اوٹہاؤن کیا ناظر اون کے موے کمر سے زار ہوئین	۲۵

رہون بیتاب یون ہجر تا نہین — نیا نکلے ہر اک پہلو فغان مین

کبھی ایسا درد تہا اپنے بیا نہین — بھر آئے اشک چشم دلستا نین

نہین تاب کلام اب زبان مین — سنو حال دل مضطر فغان مین

زمین کا مین ہوا جاتا ہون پیوند — غضب کا بوجھ ہے خواب گران مین

میری رسوائی کا نالون کے دم سے — ڈھنڈورا ہوگیا سارے جہان مین

نگہبانی کو میرے جاگتا ہے — الٰہی خاک چشم پاسبان مین

مٹانے کو میری ہستی کا نقشہ — ہوا ایکا زمین و آسمان مین

رہے تا یاد تم کو وعدۂ شب — گرہ دو کاکل عنبر فشان مین

خط عارض نے طرفہ گل کھلایا — دکھایا سبزہ باغ اس بوستان مین

عدم آباد کی تم اے نکیرین — کرو تعریف کچھہ اپنی زبان مین

ثنا خوانی قاتل کر رہے ہین — دہان زخم خنجر کی زبان مین

بہار آئی کھلے ہین گل ہزارون — شفق پھولی ہے چشم باغبان مین

میرے زخمون کے منہ کہلوا دئے ہین — عجب جوہر ہین خنجر کی زبان مین

فصاحت کا فن لطف بلاغت — یہی دو چار باتین ہین بیان مین

سپاہی زادہ ہین حصے کے اپنا — نہان تیغ مین جوہر ہنر نمرہ

میرا دست سکوت انجمن وحشت — پھنسا ہے چاک دامان فغان مین

زمانے بہر کو ہم نے اوسکی صورت — دکہائے پردۂ حسن بیان مین

ہمارے بخت خفتہ سے وہ لے قرض
پڑے ہین آتش فرقت سے چہالے
مذاقِ وصل جو ناگفتہ تہا
کبھی پر ہم سے ہے ابروے قاتل
مجھے ڈر ہے کہ واعظ بھی آجائے
نگاہِ مست اونکی جہومتی ہے
مزا دیتا ہے پیکو ونکی شب وصل

ہمین گر نیند چشم پاسبان نہین
جگر مین دل مین سینہ مین نہ ہونا
نہ آیا وہ کسی صورت بیا نہین
ابہی تک بل ہے تیغ امتحا نہین
کسیاران معیت پیر مغان مین
لگے ہے زلف کی خو آ گرا نہین
نشان دانتونکی ہین ابتک نہ بانہین

۹۱	ہوئی ہین گناہ لے ہی ناظر حساب سے خدا کا نام ہے بس گرا دان مین	۱۵

ناتوانی سے کیا جانِ حزین تن مین نہین
تے ہی جوش جوانی سب امنگین مٹ گئین
کس لیے کہیے گزر ہی ہو بیٹہے ہین وہ
وصل کر اقرار پر شوخی سے فرماتے ہین وہ
لیے اک آئین دم دگیے دل لیگیے
محفوظ رہتا دست بردِ شوق سے

درد نالونمین نہین تاثیر شیونمین نہین
اب ہمارے دل مین کیا اونکے جہونکی نہین
بات کرنے کی کوئی راہ ان بتان مین نہین
ہم جوانی کی قسم کہاتے لڑکپن مین نہین
مشتہر ہی اونسا گہرا کوئی گہر پہن نہین
سیر بدلی سے اُمنگ اُس سے کے جوبن مین نہین

سرکشی اسکی جوانی مین بجا ہے مگر خو
حرف کسو ایک بہی آتا جو ہین مین نہین

وہی ہنو تعظیم جسنے سرو قد اوٹہکر مجہے
اچہون لیا گو ولا ایک ہی بار نہ مین نہین

بیکسی اب دل تڑپتا ہی تڑپنے کیلیے
خاک لطف بیقراری کنج مدفن مین نہین

سلسلہ نیت سی قایم ہے خدا کی یاد کا
کیا غرض گر رشتۂ تسبیح شمرن مین نہین

صف شکن بہی ہاوک انگن ہی ہے خنجر نا ہیا
کون سا جو ہر ہے مژگانکی پلٹن مین نہین

فصل گل مین ہی جنون اک ساکلی ہچاہگی
تار آہن بخیۂ جیب و دامن کی ترپن مین نہین

دہہ باندہ کی گیسو کر صید یون مرغ نظر
دام ہے بخیہ کاڈ ... اسکی اچکن مین نہین

دست وحشت کی کشاکش تہری ہے جنجال ہے
بس وہی اچہا رہا جو تار دامن مین نہین

۱۹	جلوہ فرما ہے جمال یار سی ناظر جلال اسلیے بیخوف ہوں دشت ایمن مین نہین	۹۲

بیکسون کا غم کوئی کہاتا نہین
عذر خواہی کو بہی دم آتا نہین

غم کو مین غم مجہکو خوش آتا نہین
یہ سبب ہے اور اوس کو مین کہاتا نہین

المدد شوق طپیدن المدد
مجہکو یہ صبر و سکون بہاتا نہین

سبکو ہے بو باس اپنی غرور
کون سا گل ہے جو اتراتا نہین

آہ سے پہلے تو ہلجاتا تہا عرش
اب دل قاتل تک تہراتا نہین

بیٹھے ہو بزم عاردین بے نقاب
یاں پہ آنکھوں مین حجاب آتا نہین

ضعف سے دردِ جگر بھی تھک گیا
اب کسی پہلو سے تڑپاتا نہین

وصل کو در کا ہے خوئی سُوال
ہاں زبان پہ مدعا آتا نہین

ان بتون سے اپنی منہ مانگی مُراد
بندۂ خالق کو بھی پاتا نہین

چٹکیان لیتی ہے دل مین شوقِ وصل
کس گھڑی کس وقت تڑپاتا نہین

کیا تماشا ہے کہ وہ سُنتے ہین جب
ہم سے رازِ دل کہا جاتا نہین

تو ہی آجائے تو شاید صبر آئے
بے تیرے آئے تو ہمیں آتا نہین

کیا سگِ جانان کو آنکھین لسیند
استخوان ... تم کھاتا نہین

خوفِ دربان سے سر آیا زرکسا
اب تصور بھی کبھی جاتا نہین

جو نظر آتا تھا اُس کے روبرو
اب مین آپ نظر آتا نہین

کیلئے ای ابرِ گیسوئے سیاہ
بجلیان کیا نون کی چمکاتا نہین

طوق سے وحشت مین ہے اب چھیڑ چھاڑ
بیڑیون پہ ہاتھ دوڑاتا نہین

بن گیا پردہ فروغِ حسنِ یار
وصل کی شب کچھ نظر آتا نہین

۱۴	رسین تم ادب سے ہو ناظر کس لیے عشق سے رشتہ نہین ناتا نہین	۹۳

تم فراز شہدا پر کبھی آتے ہی نہیں
ہیں خوش بخت سے ہوتا ہو بستے ہی نہیں
ہم اگر جانتے یہ حسن کو ہے پاس حیا
حال ہو سے جو سناتا ہون تو کہتے ہین
اونکے جادو جو سنا مین تو سنا سکتے ہین
تمہنے مجہہ راز کو مجہ سے دم بتایا تو سہی
خواب مین آتی ہین آتی نہین بیدار مین
چیخ بسلو کی دشمن مین پڑے سوتے ہین
کس طرح ہوتے ہین بت رہزن دین و ایمان
جب نہ ملتے تھے نہ ملنے کا گلہ تہا ہم کو
رنگین تھی یہ شکایت ہے مرے روز آنکی
اونسے کیا خاک ہوا سید صفائی باطن
ایک کیا مجہہ ہی سے نفرت ہی بہری محفلین

یہ تغافل ہے کہ سوتوں کو جگاتے ہی نہین
دل جلا بان کی وہ مجہکو دکھاتے ہی نہین
دلمین رکہتے کبہی نظرون کو دکہاتے ہی نہین
ایسے اب دیکھنے والے نظر آتے ہی نہین
سیہ کاران تجہہ تیرے دلمین سماتے ہی نہین
میرے ہمراز تو کچہہ مجہکو بتاتے ہی نہین
یون وہ آتی ہین میرے گھر مین کہ آتے ہی نہین
اور یہ دعوی ہے کہ ہم نیند کو آتے ہی نہین
یہ تو واللہ میرے دہیان مین آتے ہی نہین
اب یہ شکوہ ہے کہ دیکہو وہ بلاتے ہی نہین
بعد مردن یہ گلا ہے کہ اب آتے ہی نہین
خاک مین دل کے کدورت تو ملاتے ہی نہین
ہے اوٹہائی جو نقاب آپ اوٹہاتے ہی نہین

۹۴	اون سے معشوق طرحدار بہت ہین ناظر ہم سے دیدار کے طالب نظر آتے ہی نہین	۷

نیستی کا جسکے کہٹکا ہو وہ ہستی کچھہ نہین
جسکی بربادی کا سامان ہو وہ ہستی کچھہ نہین

نشۂ وہ نشہ ہی جو چڑہکے نہ اوترے تا حشر
یہ نہین ایدل تو لطف مے پرستی کچھہ نہین

یو نتو ہر اک جنس ہے بازار الفت مین گران
جو گران قیمت ہی وہ سب کچھہ ہی سستی کچھہ نہین

خاکسار مینے دکہایا جب مکان لامکان
پھر کہے کیونکر دل نادان کہ پستی کچھہ نہین

پیکے دست ساقی مہوش سے جام معرفت
پھر نہ کہے زاہد تو جانون فوق مستی کچھہ نہین

مخزن اسرار وحدت ہی دل الفت شعار
اسکے آگے دین و دنیا کی ہستی کچھہ نہین

پا کے ناظر دولت عشق جناب گل حسن
شکر کی جا ہے خیال تنگدستی کچھہ نہین

۹۵	ردیف واو	۲۴

دونون ابرو ہین اگر تیغ دو پیکر ہم کو
مژہ یار ہے خنجر تہ خنجر ہم کو

بس دل پر ہے نہ قابو ہی تو نہ پر ہمکو
کیون نبایا ہے پہر الخالق اکبر ہمکو

راست بازان جہان کجروی سے پیش آئے
سیدہی راہون نے دی سیکڑون چکر ہمکو

کچھہ تو ارمان نکلجائین ہم آغوشی کے
تو ہی چہاتی سے لگالے دل مضطر ہمکو

قتل مقرر کسی دشمن نے کرو ہین وہ دوچار
آج بدلے نظر آتے ہین جو تیور ہم کو

غیر کی چہیڑ وہ بات اپنی بنانیکے لئے
گالیان اونکا سنانا وہ بگڑ کر ہمکو

سن کے افسانۂ غم اور ہوا تمکو دماغ
ہائے کیا پہلو سے جدا ہو کے کسی کا کہنا
ہین وہ بدمست کہ لپٹ ہے یہ زرہ کہوین
شب کو پردیسے نکلتے ہین تو اندہیرے ہے
مرگئے پر نہ ہمین لے کے دوزخ کی عذاب
صفت نکہت گل صبح ہوا پر ہے دماغ
ہے تصور کبہی زلفونکا کبہی عارض کا
وصل مین بہی ہے او نہین شوق خود آرائی کا
دشت گردی مین ہے اوس زلف گرہ گیر کی یاد
نامہ یار بہر رنگ اوڑالاتا ہے
بیخودی اور ہو گئی تہی کہ ہوا ضعف دماغ
تہ و بالا ابہی ہو جائین گے دونو عالم
پہر ابہی شادی ہے بیتابی دل سے جواب خط پر
اب خبر تہی کہ شب وصل کی یون سوگئے
خیر اب جور کا شکوہ نکرینگے صاحب

کر دیا دلکی صفائی نے مکدر ہمکو
آپ کیا سمجہے ہین اپنا دل مضطر ہمکو
رمضان ہجر جو نہ ہوئی آئی میسر ہمکو
کہتے ہین دیکہ لے دیدۂ اختر ہمکو
اک پریزاد نے مارا ہے جلا کر ہمکو
بیکلی دلکی اوڑانے لگی ہے پر ہمکو
رات دن کٹتے ہین نا رفیقون برابر ہمکو
آئینہ ہیچ ہین ہے سد سکندر ہمکو
نہین زنجیر سے کم پانو کا چکر ہمکو
طائر جان ہے پیارا ہے کبوتر ہمکو
عشق سے ملتے ہین تو کیا آگ لگے جگر ہمکو
یون نہ ہو ہمکا دیگا آنکہ بدل کر ہمکو
صلواتین جو سناتا ہے پیمبر ہمکو
دن دکہائیگا یہ نیرنگ مقدر ہمکو
کیون خفا ہو ہے منظور نہین شر ہمکو

جبین روزن در بن گیا چشم صنم
اس نظر دیکھے یہ تی نہین ایسا حرکت
گھر ہی صد حیف ہوا شیر کی اگھر ہکو
ڈھلے آنکھون کے نیا دیتے ہین تیہر ہکو

٩٧
عشق مین رو کے کتابی صنم کے ناظر
بہرہ مقصود ہے قرآن سے از بر ہم کو
٧

وہ اپنے سر پہ لیتے ہین بلا کو
جو دل دیتے ہین اوس لفظ دوتا کو
بانشک سب جانتے ہین ہم دل کی درد ست
غم و درد و الم جور و جفا کو
ترا سمجھا ہوا ہے وہ جفا کش
نوازش کو تلطف کو وفا کو
کھلا جاتا ہے دم ہیر اشب وصل
صنم واکیجیے بند قبا کو
تہون کی گر بیان یہ زخمی ہے
تو وان کیا سند دکھائینگے خدا کو
نزاکت سی تمہارے دست رنگین
سمجھتے بار ہین رنگ حنا کو

٩٨
خبر لیتے نہین ناظر کی غم مین
الٰہی موت آجائے قضا کو
١٨

نگاہ مہر سے دیکھا جو ہم نے زرد چہرا نکو
تو کم پایا ہے ذرہ سے بھی حسن ماہ کنعانکو
تو سوجھی جو نہین یہ سیر کے بیمار ہجرانکو
نہ رشک آتا ہے پیارے کیا کمر تمہی رگ جان کو
تمہاں اوس حلقہ گیسو کا سحر این بھی زنجیر کے
لئے پہرتا ہون اپنے ساتھ جنگلمین تو زندانکو

نہیں کیں تم نا پایاں اغیا سیں صاحب ۔ سیو سکی ہوئی چولی ذرا بند قبا انکو

صدا سو گھنگروں کی صدا ہو جا نگو اہل ۔ یقین آہر مر سو نگا دیکھ کر میں تجھ جانا نکو

کریں کیا نالہ دل کا بہار تیر تھا ہے ۔ نیا تے ورنہ ہم نو بال حسن دو گرد انکو

لیا کرتے تھے مردم لوک کی صحرا و خشتیں میں ۔ اٹھ گیا کیا داس تے میر خار مغیلاں نکو

دکھا کر آنکھ نرگس کو کرو گے سرو کو سیدہا ۔ لیے گا گشت گر جاوگے حبیب تم گلستاں کو

سیکے جبر میں بہایا تنک ہو لہو زرد کا ہیا ۔ کہ پھر سیر میں اک تار بسے جسم عریاں کو

نہ نا ہوش صبر احتیاط تن ہوتا منیں منس کر ۔ رولا تا ہی لہو آنسو دان وہ زخم خنداں کو

ادہر لا تیغ او قاتل سر لیا آپ کا ٹیں ہم ۔ کہاں طاقت کہ لیں سر پر سکے بار احساں کو

نہایت قول یو دیتو تم اقرار کے کیجے ۔ سلام اپنا تہارا عہد کو تسلیم پیماں کو

عدو بدگو پر تم نظر ڈالو نہ العیا حسب ۔ لڑاتے ہو عبث کہل جہر سے تیغ براں کو

شعور روشن تہا تیرا آنکھو تمیں تیرا ۔ چھپاے سات پردو میں ہیا ہم مہر رخشاں کو

قیامت کے اوٹھاتی ہے پہ زیر آسماں فتنہ ۔ ستم کی گردش آتی ہے اوس کی چشم فتاں کو

سیہ بختم پریشاں روزگارم خانہ بر دوشم ۔ دل اپنا دیدیا حبیب اوس کی زلف پیچاں کو

ہمیشہ پیش چشمم اوس مصحف رخسار کو ۔ وہ قاری ہو نہ گردانا کبھی ہو سے قرآں کو

نہ جلجائیں جگر اور دل یہی خوف آنا طر ۔ وگرنہ ضبط کرسکتے ہیں کیا آہ سوزاں کو

[illegible] نے پائی زندہ اک ہی نخچیر دیکھیں تو
[illegible] پوچھیں آپ حالِ عاشق دلگیر کہیں تو
[illegible] مائیں اپنی ہستی تجھکو آمیختہ تیر دیکھیں تو
[illegible] لجاتی ہے تو پہلو کہ چشم اوس فتنہ ساماں کی
[illegible] سحر کسطرح ہوتے ہیں وہ جنکو وعدے
[illegible] جگا دیتا ہے کیونکر خواب سے اس بخت خفتہ کو
خود رفتہ جو مجھکو دیکھکر سرکار ہستی میں
[illegible] ہوا ہیں حسین تمام سر محلکے بوسہ بار بیکے
[illegible] زیبی جا میں عبث صحرا کو دیوانے
[illegible] گیسوے مضطر دل ہے بیکل اکطرف قاتل
[illegible] پا رہیں ہم دستِ دعا کھینچیں پشیمانی
[illegible] لاکھوں خدا دہر میں ایسے بنائے ہیں
[illegible] ان جوان یقین ہے دعویٰ الفت پروانے سے
[illegible] طرح ہیں صحرا وحشت [illegible]
[illegible] گشش سا ہر گز اثر [illegible] محبت کی

تیرے صید افگنی چشم آہو گیر دیکھیں تو
سر رہ چلتے پھرتی اسکو پر تقدیر دیکھیں تو
کوئی ہم کو نہ کبھی ہم تیری تصویر دیکھیں تو
کمہ کے ساتھ ہے اک گردش تقدیر دیکھیں تو
ذرا اسنکر تیری جادو بھری تقریر دیکھیں تو
اثر زندانیاں تیرا نالۂ زنجیر دیکھیں تو
ذرا کھینچو اکو اپنی آپ ہی تصویر دیکھیں تو
اگر اسپنہ خطِ رخسار کی تحریر دیکھیں تو
برشا وحشت کا گھر ہو خانۂ زنجیر دیکھیں تو
با آہستہ نشانہ کسکو تیر دیکھیں تو
تجھے قابو ہی نہ ہو اپنا پر دامن تاثیر دیکھیں تو
ہزار رو [illegible] اک ایک کی تصویر دیکھیں تو
سکوتِ شمع پر ستاخی کا اگر [illegible] دیکھیں تو
[illegible] وہ ہوا کو [illegible]
[illegible] دل لیتو [illegible] تیر [illegible]

کھپا سکتا ہی کوئی نقل مین کب جوہر اصلی		بہلا آنکھون کی صورت دیدہ تصویر مین [illegible]

۹۹	دل و دیدہ سے ہوئی مین اوسکی الفت کا سبب ناظر کرے اِس جرم کی دیتی ہین یا وہ تعذیر دیکھین تو	۱۱

جو بہ زبان سے نہ نکلا جو گذر کا پہلو — سینہ زوری سے لیا یار کے در کا پہلو

ساغر و بادہ و مطرب سے گرا ہی ساقی — نہین پہلو مین کسی شیشک قمر کا پہلو

آہ و آہ جو ہو تنگ لگی چھپا اپنا سینہ — دیکھ لو دیکھ لو مجھ چاک جگر کا پہلو

باغ عالم مین ہی دل کسو کو نہ ملے یا یا — برگ گل کا منہ سے نہ دبا یا گل تر کا پہلو

وسعت جسم بابند و ہی قاتل کو دعا دیتا ہی — دہن زخم سے مجھ خستہ جگر کا پہلو

بدلے پہلو تو لاغری سے بر سر وصل شب — نکلا پہ نکلا اوس کے کمر کا پہلو

آتش تر نے سے آگ لگا دی دل مین — ہیہو کر ساقی گلرو سے جو سر کو پہلو

بیکسی پر شب غم رحم جو آتا ہے آہ — درد آہ دبہ آہ شیبہ کی دبا آہ سحر کا پہلو

دیکھتے ہی اوس نے بچھے قرہ سے یہ آنکھ — تاکہ مجروح نہ ہو مرغ نظر کا پہلو

میرے آغوش تصور کو کریگا کیا گرم — جی چھوڑتا ہے نزاکت سے کمر کا پہلو

۱۰۰	یہ پیدا تو کچھ مال نہین اے ناظر حور فردوس کے قابل ہے بشر کا پہلو	۲۳

دل دیکے مفت ہی کسی غفلت شعار کو
لیت و لعل مین ڈالدیا جان زار کو

آہستہ آہستہ آنسوؤن جو رولا عجب نہین
مژگان ہائے دیدۂ ابر بہار کو

سو دکہو اہل ظرف نہین کرتی پامال
چہالی لگا ہی تیرے مین چہاتی سی خار کو

اونکی صفائی مین بہی کدورت کا میل ہے
دامن سے جہاڑتے ہین ہمارے غبار کو

باندہی ہوا ہے نالۂ بلبل نے باغ مین
کہٹکا ہوا خزان کا نسیم بہار کو

آمد جو ہے کسی بت نازک مزاج کی
مژگان سے جہاڑتا ہون رہ انتظار کو

مین اور ترک الفت خوبان خدا سے ڈر
ناصح یہ فقرے دے کسی ناکردہ کار کو

مرنیکے بعد بہی کدو کاوش ہے یار کی
مسمار کردیا میری لوح مزار کو

آخر برنگ اشک مژہ سے ٹپک پڑا
روکا جگر نے لاکہہ دل بیقرار کو

جیتون ادہر پہری ہے ادہر سے پہر گیا
دشمن سے جی لگائے دل بیقرار کو

اللہ رے اشتیاق اجل بسکہ شوق مرگ
بہولا ہوا ہون زندگی مستعار کو

کردیگی ڈہیر خاک کا آہ ستم کشان
ایچ پیچ چہیڑنا نہ کسی دلفگار کو

ذبح کریگا ہائے وہ بالین گور پر
سینے سے جو کسیکا لگانا قرار کو

کہا گئے پس فنا میری کتون نے ہڈیان
دو گز زمین دی نہ فلک نے مزار کو

ہے قطع جب سے آمد و شد کا وہ سلسلہ
آنکہین ترس گئی ہین تیرے انتظار کو

آنکہہ نہ دیکہا اونکو وصل مین — کر منفعل نہ اوس نگہہ شرمسار کو
رہ گئی تہی حیرت مین ہم آئینے کی — دلکو جگر کو ہوش کو صبر و قرار کو
سُرمہ لگاکے آنکہون مین تم نے غضب کیا — پتہر چٹایا نیمچہ آبدار کو
بعد فنا بہی میرے جلانیکو واسطے — پروانے گہیر لیتے ہین شمع مزار کو
اہل صفا سے خاک نشینون کی ہے نمود — دیکہا ہے زیر آئینہ خط غبار کو
آنکہین بچا کے ہم سے کوئی لگیا ہے پہیر — اب دیکہنا ہے گردش لیل و نہار کو
بیتاب ہو کے اوسکی آخر کو راہ پر — دیکہا گیا نہ اودن سے پہر انتظار کو

۱۰۱ — ناظر کہ پارسائی مین مشہور شہر تہا — ۱۱
کافر بنا بتون نے اوسی دیندار کو

دل چرانیکا سبب پوچہا تو شرماتے کیون ہو — آنکہہ یون دیدہ و دانستہ چراتے کیون ہو
دل تو تمہارا ہی نہین آنکہہ لڑاتے کیون ہو — بات بنتی ہی نہین ہے تو بناتے کیون ہو
حلقۂ غیر سے گر دو تو نہ یون رکہہ بڑا ہو — جب سمائی نہین پہر دل مین سماتے کیون ہو
بد نظر ہم نہین کچہہ پہیر آپکا اپنا جہان — سینہ پر ابر دوپٹے سے چہپاتے کیون ہو
مین سمجہتا ہون اسی دن کا ستم ہے — پہر مرے قتل پہ تم ہات اوٹہاتے کیون ہو
یار کے جلوۂ دیدار کو دیکہا ہے — واعظو روز قیامت سے ڈراتے کیون ہو

پھر دم موقوف تو ہو نیند و شر کرنا دل کا
پھر سے سینے میں ابھی ہاتھ ادھر دیتے ہو کیوں

نا ذرے اے شب وصل کیسا کہنا
ہم ہیں دلسوز تو سینے سے لگاتے کیوں ہو

وصل کا شوق پھر خود نہیں سونے دیتا
تم یہ کہتے ہو کہ پھر بار جگاتے کیوں ہو

نیست و نابود قبور شہدا کو کر دو
اور کی ہستی کی طرح انکو مٹاتے کیوں ہو

۱۰۲ - ۱۵

تم اسیر خم گیسو جو نہیں اے ناظر
شعر جوبلی کے حسینوں کو سناتے کیوں ہو

منتشر اب نہ رہے بال برابر گیسو
شانہ آیا تو ڈھلے سانچے کے اندر گیسو

دام میں لاتے ہیں نہ عشاق کو کیونکر گیسو
جلسہ ناز میں یگانہ ہیں ستمگر گیسو

پھر ڈالتے ہیں نہ ہمارے دل و دیں پر گیسو
کالے کافر ہیں یہ ہر کیش ستمگر گیسو

عقدۂ خاطر عشاق ہے لاینحل
صاف منہ پر یہی کہہ دیتے ہیں کھل کر گیسو

حال پوچھے ہے تو کوئی انکی پریشانی کا
دونوں شانوں پہ تیرے لوٹ رہے ہیں گر کر گیسو

ظلمت شب میری آنکھوں میں پھرا کرتی ہے
آجکل پیش تصور رہتے ہیں دن بھر گیسو

اور جلا جاتے ہیں پری اور بھی جوبن انکا
ہو گئے حسن دل آرا کیلئے پر گیسو

بڑھ کے شانوں کی یہ بات نا کہ آئے ہیں
بن گئے ہیں عدم آباد کے رہبر گیسو

انکے سودے میں ہے سب بے سر و سامانی ہے
کوہ و صحرا میں پھرا تے ہیں کہ سر گیسو

طولِ محشر کو تو پہلے ہی دبا رکہا ہے
دلِ عشاق پہ نازل ہین بلائین صدہا
یہ وہ کالے ہین کہ لیتے ہین ہزارون جانین
چہرہ کی افشان جو کبہی اُس نے سنبہال آرائش
ہمسر کیا ہے بہم دونون کو دعویٰ یکسان

آگئے اب اور کہان تک ہین بڑہکر گیسو
آج ہین بکہرے ہوئے کہئے تو کس پر گیسو
نہ فسون مانتے ہین کوئی نہ منتر گیسو
آنکہین انجم سر تڑا کے شب بہر گیسو
آ کمر رہتے ہین سرو قامت برابر گیسو

۱۰۳	اُنکی خلقت مین کجی ہے بجز ازسر تا کمر راستی رکہتے نہین بال برابر گیسو	۱۴

خواب سے طالع وارون کو جگا تے جاؤ
نہ سہی ربطِ تعشق تو بڑہاتے جاؤ
جسکی شوخی نے کیا ہے تہ و بالا عالم
چہوڑ جاؤ ہمین ویران اپنا آباد رہے
مجہکو بہی گوشۂ خاطر مین جگہہ دو تمنی
ہجر مین ہوتے ہین طوفان اسی سے برپا
تم کو جانیکا دیا اذن خطا وار ہون مین
اونکا دربان آشنا ہے گر اسیر بہی

بختِ خفتہ کی میری نیند اڑا تے جاؤ
دل لے اپنے لئے آنکہہ سے ملاتے جاؤ
ہم بہی دیکہین ہمین وہ آنکہہ دکہاتے جاؤ
دلِ میر اخانۂ ویران ہے بساتے جاؤ
جس قدر تم میری نظرون مین سماتے جاؤ
چشمِ گریان کو ذرا آنکہہ دکہاتے جاؤ
مجہہ سے روٹہا ہی یہ دل اسکو مناتے جاؤ
کہہ گذرتا ہے کہ نام اپنا بتاتے جاؤ

ہوشیاری عشق ہجر مین پیش آئیگی
بائے وحشت ہر یہ پہنچیگی باغ دنیا
پرسش جو رہو محشر مین تو کیا عذر کرون
ہنس کے فرماتے ہین یہ بھی کہین ہوتے ہین
خواہ پامال کرو خواہ گرہ مین باندھو

مین رہون کون سے عالم مین بتاتے جاؤ
خاک ہی برگِ خزان دیتے اوڑاتے جاؤ
کوئی بات اپنی بریت کی بتاتے جاؤ
مین جو کہتا ہون کہ سر سے اوڑاتے جاؤ
دل کو ای جان ٹہکانے تو لگاتے جاؤ

۱۰۴	اوس کا کہنا کہ میرے سر کی قسم ای ناظر شعر جو ٹہیک ہین اور سناتے جاؤ	۲۱

مرنا وبالِ جان ہے جو اسے مبتلا ہو
ہے سامنا ستم کا جو مجھپر جفا ہو
رونے سے رازِ عشق کہین برملا ہو
آوارہ کوہ و دشت مین شاید ہوا ہو
وہ کیطرح نہین مین نقاب و حجاب پر
جاتی ہے جان وصل مین کیونکر ادا کہتا ہے
ڈرتا ہون مین کثرت بیداد و جور سے
دشمن ہے اپنے کوئی بھی کہتا ہے رازِ دل

شاید کسی حسین کے ادا بھی قضا نہ ہو
ہو رنج میرے دلکو اگر تم خفا ہو
ای چشم زار دیکھ کوئی دیکھتا نہو
گم گشتہ دل کسیکو کہین ڈہونڈتا نہو
خود ہی یہ دیکھتے ہین کوئی دیکھتا نہو
دل اوسکی شوخیون پہ کہین آگیا نہو
اوسکو ستاتے ہو جو ستم آشنا نہو
یہ کیا کہا کہ اوس سے کہین کہدیا نہو

غیروں کو بد دعا کی عوض دیتے ہو دعا
کہتے ہو بات بات پہ اِن کا برا نہو

دربان یار ہو نہ شب وعدہ ہوشیار
میرا نصیب خفتہ کہین جاگتا نہو

چرچے ہین اپنے عشق و محبت کے دور دور
وہ کون ہے کہ جسنے یہ قصہ سنا نہو

لو روٹھتے ہین وصل مین ہم پھر اُسیطرح
باہین گلے مین ڈالکے کہو خفا نہو

مانا کہ آپ ایک ہی نازک مزاج ہین
لیکن نہ اِسقدر کہ ادا بھی ادا نہو

گھبرا کے منتون سے میری کہہ رہے ہین وہ
اِن سے اگر خطا ہو تو کوئی خفا نہو

کیسی ہین بزم غیر مین بے حجابیان
تم کسکو دیکھتے ہو کوئی دیکھتا نہو

برہم کیا ہے مجھکو گریبان تنگ نے
ممکن نہین کہ اِس سے میرا دم خفہ نہو

ہر روز غیر شکل مین جلوہ دکھاتے ہو
کلکی خبر ہے کسکو کہ تم کیا ہو کیا نہو

خط لکھکے دیدیا ہے مگر یہ بھی حکم ہے
اے دل پیامبر کہین لکھا پڑھا نہو

تخصیص اسمین دشمن و احباب کی نہین
جب بیوفا ہے تو کسی کی وفا نہو

وان بندشین دیکھی ہین نقاب و حجاب کی
گو خواب مین بھی اُنکو کوئی دیکھتا نہو

۱۰۵	ناظر بغیر وجہ سر رشتہ نیان نہین کچھ پیچ عشق زلف کا دلپر پڑا نہو	۹

ابتدا سے ہم نفس جی سے گذر جائیدو
زندہ جو کہتے ہین کہ مر تو ہین عمر جائیدو

جانِ جان دست نمک پاش کی چٹکی نکلی
ہم بہی دیکہین گے چہپائیگی کہانتک چولی
منتون سے وہ شب وصل کیا کہنا
تجہہ سے کسطرح ہون گلے طالب ارشک
چارہ ساز و دلِ پر داغ پہ پہاہا نہ چڑہاو
ناوکِ ناز کو کرنے دو ٹہکانا دل مین
میرے دودِ دلِ سوزان کا لگاو کاجل

سونہہ میرے زخم کا تم اسے بہی بہر جانے دو
الغرض ادہر بہی جوبن کو آو بہر جانے دو
دیکہو اب ہونے ہی والی ہے سحر جانے دو
کوئی کہتا ہے مجہے غیر کے گہر جانے دو
منہ ذرا پہر قیامت کا اودہر جانے دو
دیکہو اِس تیر کو تا حد نظر جانے دو
سرمہ طور ہے گر بار نظر جانے دو

۱۰۶	ناظر اِس تازہ ستم کا بہی تماشہ دیکہو اون کو دل لینے دو داد رلیکے کر جانے دو	۱۵

تمہین تشخص مین دہوکا تمہین ہو
ہزارون مین تم ہی نظر آرہے ہو
تمہارے ہی جلوے مین جانسوز عالم
نگاہون مین ہو اور آنکہون سے اوجہل
بچہڑنا ہے کثرت سے ملنا تمہارا
رہا زیست بہر جس کے پہندے مین مجنون

یہ کثرت مین وحدت کا پردا تمہین ہو
کرورون مین بے مثل و یکتا تمہین ہو
جہان سوز برق تجلا تمہین ہو
بصر کا بصیرت کے پردا تمہین ہو
وہ واحد تمہین ہو وہ یکتا تمہین ہو
وہ دام خم زلف لیلا تمہین ہو

ہین غش چشم مخمور پر جسکے مے کش
وہ ساقی سرمست صہبا تمہین ہو

میرے دلمین ہو یا نظر مین سراسر
کوئی ہو نہ ہو رونق افزا تمہین ہو

تمہاری ہے دوزخ تمہاری ہے جنت
جہان سوز اور عالم آرا تمہین ہو

نہ ہونا ہمارا ہے ہونا تمہارا
کہ جب ہم نہین ہین تو سرتا بہ پا تمہین ہو

نہ عاشق ہے کوئی نہ معشوق کوئی
تمہارے سوا اور ہے کیا تمہین ہو

حقیقت مین یہ عینیت ہے مجازی
بجا ہے یہ مرشد کا کہنا تمہین ہو

ادہر تم ہی حیرت مین ڈوبے ہوئے ہو
ادہر سامنے جلوہ فرما تمہین ہو

ہے کوئی نہین تم سے خالی
تحیر ہے اسپر بہی تنہا تمہین ہو

۱۰۷ ہمین حسن خوبان دلبر ہو ناظر
فدائے خط و خال زیبا تمہین ہو

عفا و یہ تو محبت کی رسم و راہ
نہ جلوہ یار کا آنکھون پر نگاہ مین ہو

مثال طور جو دل اوسکی جلوہ گاہ مین ہو
تو یہ بہی سر سے کبہی جل کے راکہ نگاہ مین ہو

یہ چاہتا ہوں نگاہی ہیر اوسکی بخشش نے
قسم خدا کی جو کچہ بہی عذر آگاہ [illegible]

ہم نفس [illegible] ہے سیر اہل دنیا بہرین دم شر
تیر لگاؤ جو ای درد آہ

بروز حشر ہون امیدوار بخشش کا
جو صیاد فرد عمل دفتر گناہ مین ہو

۱۱	ردیف یائے تحتانی	۱۰۹

جلوۂ حق سے جمال رخ زیبا کیا ہے
نکتۂ غور ہے اس حسن بت کا سراپا کیا ہے

لب یہ کہتے ہیں کہ اعجاز مسیحا کیا ہے
چشم کا ہے یہ اشارا کہ مداوا کیا ہے

تم سلامت رہو عشاق حسینو یونہی
مرتے آئے ہیں سدا اسکا اچنبا کیا ہے

جان و ایمان تو سپرد نگہ ناز کیا
اور اب تیرا ارادہ دل شیدا کیا ہے

گھر تو گھر خواب میں آتے ہو چونک اٹھتے ہو
نہیں معلوم کہ مجھ سے تمہیں کھٹکا کیا ہے

متحمل جو ہوں اغیار غم فرقت کے
جان جان پاس محبت تو نہیں ایسا کیا ہے

خود نما آپ ہوا آپ ہی خود بین تم
خود ہوا اپنا ہی تماشہ یہ تماشہ کیا ہے

منت غیر کی دی مجھکو اجازت ارشک
ظالم اک بات بتا میں بگڑتا کیا ہے

اوس نے شرما کے جو رخسار پہ ڈالا آنچل
شوق دل پڑھکے پکارا ابھی پردا کیا ہے

ابھی کمسن ہو تم اے ماہ لقا کیا جانو
اثر کیا شے ہے وفا کیا ہے تمنا کیا ہے

۲۰	دل ہی دیتا ہوں بھروسے پہ خدا کے ناظر دین و دنیا میں تیرے بعد بھروسا کیا ہے	۱۱۰

نکالوں پاؤں کیونکر آشیاں سے
بہت سے دشمن بہت ہیں باغباں سے

زمیں پر مجھکو پھینکا آسماں سے
مجھے قسمت کہاں لائی کہاں سے

جلے دل کاش یون سوز نہان سے — شرارین کر فغان نکلے زبان سے
مباح روز فرقت کو نہ دیکھا — یہان پہلے ہی دم توڑا اذان سے
نقاہت کا برا ہو یا آلہی — مجھے پیچھے ہی رکھا کاروان سے
کشش یہ شوق مجنون کی ہے لیلے — محسن رکتا جو ناقہ ساربان سے
دل اپنا مفت بیچا ہیہات دیکھ — کوئی لے خاک تجھسے بدگمان سے
ہنو نگا تیر قاتل کا نشانہ تو — لیا ہے یہ شگون زاغ کمان سے
روانی سیکھ لے آسی تیغ قاتل — شہید ناز کی روح روان سے
نہ چالون سے دل کو بیچتے مین — اٹو کھا ہے چلن اونکا جہان سے
شب وعدہ یہ ہے زور نقاہت — دبا جاتا ہون مین خواب گران سے
چمن مین آشیان باندھا تو بلبل — ذرا ہل کے رہنا باغبان سے
تجھو اللہ تم کو جانتا ہون — پیارا مال ہے ایمان سے جان سے
شگوفہ کوئی پہو لیگا چمن مین — ملا ہے آکے گلچین باغبان سے
میرے دلکی کسک بڑھکر گھٹا دی — توقع ہے یہ درد جان ستان سے
زمین پیرہن گر شوخی تو دیکھو — نگاہین لڑرہی ہین آسمان سے
پسینے مین ہو تر مسکی ہے چولی — جگر کر آئے ہو کس سے کہان سے

کسی پردہ نشین کا عشق ہم نے — چھپایا ایک مدت رازدان سے
سیری سرگشتگی کا حال جس نے — نہ دیکھا ہو تو پوچھے آسمان سے

111	حقیقت منتہی نظر آتی ہے ناظر زبان ہار آئے ہو کس بدزبان سے	۷

اوس ترک تند خو کے جو تیور بدل گئے — خنجر ہزاروں گردن عاشق پہ چل گئے
ہم کو کبھی نہ اون کی کمر کا پتہ ملا — ملک عدم سے سیکڑوں منزل نکل گئے
اوس سنگدل کے دل میں نہ کچھ بھی اثر ہوا — کہنے کو یون تو آہ سے پتھر پگھل گئے
شانے نے شوخیاں گو لاکھ بار کین — اوسپر نہ اون کے گیسوئے پرخم کے بل گئے
ساقی کی یاد زلف میں ہو گئی عصا — ہم لاکھ بار نشہ میں گرکر سنبھل گئے
ہے عزم سیر باغ یہ کس شہسوار کو آج — دن سے چراغ گل کے جو گلشن میں جل گئے

112	ناظر جو سیر و اسد و آبرو ہوا جو عیب تھے کلام میں بالکل نکل گئے	۱۳

روتے پہ جب یہ دیدۂ خونبار آگئے — فصل بہار میں تو خزان میں دکھا گئے
وہ آکے پھر فاتحہ تربت کی پڑھا گئے — تیر ستم کا قبر کو تودہ بنا گئے
تاثیر کیا یہ گریۂ بے اختیار نے — اونکی نظر سے غیر گرے ہم سما گئے

[illegible]

۱۱۱	[illegible]	۱۱

[illegible]

٥١١	[illegible]	١١١

جگر سے نوک کسی کی نہ کھینچی تیغ ابرو نے
تو دل پہ یاد مژہ برچھیان لگا کے رہی

کسی نہ بعد فنا بھی مری سیہ بختی
چراغ گور کو آخر صبا بجھا کے رہی

نہال خاطر عاشق جو کچھ نہال ہوا
تو برق قہر ستمگر اوسے جلا کے رہی

نہ پوچھ چاؤ کی ادا دن سے پائی جو صدا
ہمیشہ جان حزین [illegible] قضا کے رہی

تمہارے گیسوے پیچان کی یاد جنت میں
نہ باز آئی مجھے بیڑیان پنہا کے رہی

کہیں نہ کیون کشش دل کو جذب سے افزون
سگان قبر ستم مجھکو یہان بلا کے رہی

ملا نہ پایہ زردی سے [illegible] زمانے مین
تو مجھکو پھر مری تربت پہ آپ کے رہی

نگاہ گرم تیری سے غضب کی چنگاری
جگر کو بھون دیا دل میں آ جلا کے رہی

تیرے دہن کے [illegible] میں مٹ گیا بالکل
[illegible] مر تبا کے رہی

مقابلہ جو ہوا ہے فصل باران مین
بہا کا زور مژہ چشم تر گھٹا کے رہی

جو گرد راہ سے دامن بچا کے تہے
اونہیں خاک مین ملا کے رہی

۱۱۶ [illegible] کسی جلجو کی ا[illegible] ناظر ۱۲
نشانہ تیر قضا کا ہمین بنا کے رہی

[illegible] بے رحم ہے جس کی [illegible]
اہل اللہ [illegible] جو حسرت تیر

پھر ہوئی [illegible] چشم عنایت تیری
[illegible] دیکھی [illegible] محبت تیر

[illegible]		[illegible]
۲	[illegible]	۱۱۵
[illegible]		[illegible]
۱۱	[illegible]	۱۱۷

181

مگر کسنے دل آزاری پہ باندہی کمر ہے غم جیسے
کوئی انصاف سے پوچھے تو اوس کہ حسرت [illegible]

حسین مگر وصل کی شب ہم ہی افشان کو تہی [illegible]
ہر با مین گیسے رخ تابان کی زینت ماہ کامل [illegible]

ہمین وہ تک قلم ہو پر ہامنے رقیبون کے
نہین لیتے خبر ہی اپنے تو رسیل ما مرسل سے

ہو اکچھہ باندہتے ایدل جو نا قیس مجنون کے
تو پردہ کو اوٹہتے تا قصہ لیلی کے محمل سے

۱۲۲	بہار رفت باغ عمر خالی شد خیابان ہا ؛ ہمین ناظر کہلا احوال یہ شور عنادل سے	۲۹

ادہر زبان پہ شکایت ہے بیوفائی کی
ادہر گلہ ہی بات ہے برائی کی

کھینچے وہ مجہہ سے ادہر اور ادہر صفائی کی
لگے یہ پہیر دی شمشیر کج ادائی کی

گذشت مین ہی بہت روز جبہ سائی کی
تبہی تو واسطے باتین سنین خدائی کی

بہار آئی ہوا کوہ و دشت کا پر غم
اوٹہائی تہی ابہی ٹہوکر یہ برہنہ پائی کی

ہماری ضد سے بطہ ہی نہ لو خطا رکھ کہ
ارے آشنا ہو ہی پہ بے پر رسائی کی

تمہاری تیغ نگاہ کا شتی نہین میرا
ملال کرتی ہے لیکن لچک کلائی کی

شب وصال کیا نیند و سست کچھہ ایسا
کہ یاد آئے نہ پائی شب جدائی کی

ہمارے قتل سے جو ہو نیکا دل ٹہنڈا
بلائین لیتی ہین شرہ شرہ کے اوس کلائی کی

حکیم اب تمہین حاصل نہین وہ کیفیت
جو میر دلین نہ باقی ہستی شناسائی کی

سنبھالے تھا میں ساقی جو اسکو مردم چشم
... ہوش کو ... میں آ جان ... جلوہ ...
... ادا ... خاکسار ... مجھے
... دست جنوں ... کی ...
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
سوار خون ... ہے ...
... جو ... وہ ...
... جو صورت ... نہیں سکتی
تمہارے حسن رخ فتنہ خیز کے آگے
... جس کی طبیعت وہ ... نہیں سکتا
ستم کی خاک ... میں داد چاہو گا
... خط میں لکھتے ہیں کیوں آخر ...

نگاہ مست تیری ... نہیں سہی
کہ ... نظر مجھکو آ نہیں سکتی
جہاں کے دل کی کدورت گرا نہیں سکتی
... جو پاؤں کی ... نہیں سکتی
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
تو ... کبھی بات ... نہیں سکتی
... ہیں جو بات ... نہیں سکتی
نقاب منہ سے قیامت ... نہیں سکتی
ہوئی ہے دل کو جو حسرت بر آ نہیں سکتی
زباں پہ بات تو ... آ نہیں سکتی
... [illegible] سکتی

سیہ بختی نے [illegible] سے ہو وہ ناک ایسی — کہ نہ یار خوف سے آنکھوں میں [illegible]

زخم شمشیر [illegible] کی سیر لہو کو یہ پر گوشت — نیام میں تیری کیتی سما نہیں سکو

نہیں [illegible] دیکھو ہرگی نہ کنج قد مدین — کہ ذلتیں میری ہستی اڑا نہیں سکو

[illegible]	شب فراق میں جو ہوتا تنگ بیاں ناظر یہ پیدا نہیں سکتا یہ ہا نہیں سکتی	[illegible]

ہر ذرہ دشت میں ہا تجا ہاں آ کے جاتے — کھینچا [illegible] میں ہی ہاتھ میں کیسے بچایا

جگر سینے رنگی قدمت کا چہرہ جاتے — پھر تو بس رہتے ہیں کیا [illegible] بچایا

ان کی آدمی ہر ایسی کہ دم آرائش — کوچے میں بالو کی جو سو ہر توقع [illegible]

اب ہست [illegible] کسی جبر کر نہ دو الم — زیست کو ساتھ ہے مرگ کی سایا [illegible]

اچھی ہو بہ ہے مجھے طالب دیدار کو وہ — دشت امین کا چید تیر بچایا

دشت [illegible] کی دستوں سے نکلے [illegible] — آسے ہی جوش [illegible] سر کشیدن

رستے میں اسکو رفاقت نہ اکیلا چھوڑا — قبر میں ساتھ ہے سیر دل کی [illegible]

عشق [illegible] وہ نیوں کا شغب — اور سر آمد ہوئی اسکی [illegible]

ما دن زندان سے نکلا جو سیر وحشی نے — قیس کی بات نہ پہنچے [illegible]

عشق زبان پہ پیرو نہ تیرے واقف ہم — جان [illegible] فطرت کی [illegible] آن نہیں جا

وائے حسرت کہ پس مرگ میرا لاشہ پتہ
دل تو وہ گھر ہے در آشتی کو کوئی راہ نہیں
گردش چشم تغافل نے قیامت ڈھائی
خدا کے خوگر ہی ہما آب گریا دیر ہے
نہ رہی نالہ کشی دل عاشق کی خبر
دل کر ہمراہ دل آزار ستیر کو جبہ میں
سحر اوس سے تبسے دکہایا تو غزالان حرم

قبر تک عالم اڑاتے ہوئے ارمان گئے
اس میں کشش سے تیر کے ... لرزان ہیے
رائگاں ہیں اناشناکہ ارمان گئے
میں ہی ان تو نگاہ چشم کا کہا مان گئے
نیند کی آتے ہی داؤ شوخ کی داستان گئے
سچ تبا دی نرگس یا میر ارمان گئے
نرگسیں چشم بہ ... ہو کر قربان گئے

۱۲۶	وہ میرے قتل سے بیزار رہے لیکن ناظر سر جو قدموں پہ جھکایا تو کہاں مان گئے	۱۱

عمر کہ نذر ہی یہ ہے تپ عشق میں ہیں جلتے جلتے
ایک پل جینے کی عاشق کو نہیں آس نہیں
عطر پوشاک میں اوس جو ملا غیروں نے
سنگدل عشق ہوئی چند جفا کی تجھ کو
کہیں لگا یا مرض عشق تبان سے الیا
خاک راہ دل ہر گئے بھر لا ئیں گے

استخوان رہ گئے جو نہ سیر گلتے گلتے
دو پہر جا بیٹھی لنا ہجر کا ڈہلتے ڈہلتے
رات ہم تو ہنگ گئے افسوس سے ملتے ملتے
مونگ چھاتی پہ دل زار کے دلتے دلتے
ہڈیاں خاک ہوئیں قبر میں گلتے گلتے
یہ وہ پودے ہیں کہ مرجا گئے پھلتے پھلتے

ہم سے اَدر بحر سے آج ابروئے خم کی قسم
رکھی تیغ تیز گلو پہ میں چلتے چلتے

بے مر گئے یا ہم قبر میں جی او بن گئے
ایک ٹھوکر جو لگا جا د گئے چلتے چلتے

کیا تماشہ ہو ابھی بالفعل ہر شک عاشق
آنکھوں کی آنسوؤں میں جو النا ہو گئے بہتے بہتے

[illegible] ساعت میں نہ گئے گا [illegible]
شام ہو جائیگی دو پہر ہی ڈھلتے ڈھلتے

[illegible] سے میں ترے سے چال ہوئی نا تمام

۱۲۵

[illegible] کی خبر [illegible] لے [illegible]

کیا فقط آہ سو سینہ میں جی یان ٹک رہی
سوز [illegible]

دل پژمردہ میں حسرت کی بنا اک بوند
آکے پیام میں [illegible] گلشن کی رہی

سوز آہ دل بلبل نے ہوا جب باندھی
غنچے کملا گئے سوسن کی زبان بند ہوئی

اور حسن اعدا پہ یہاں تیغ جہاں کہنچی
آتش رشک سے یان جسم میں جان کہہ گئی

رخصت باد بہاری بے کل غنچے ہونے
سن کے بلبل خبر فصل خزان سوکھ گئی

آب خنجر کی گئی دیکھ کے تیغ ابرو
قد تیرا تیر سا دیکھا تو کمان جھک گئی

آتش ترکے سیاہ تک کی او صاف بیان
خشک منہ ہو گئے رنگ کی زبان سوکھ گئی

[illegible] لعل لب یار جو دیکھی سرد [illegible]
سنگی [illegible] رشک سے مہندی کا رنگ [illegible]

[illegible] گلگشت چمن دہ گل تر [illegible] گیا
غنچے چٹخے بلبل کی زبان سوکھ گئی

[illegible]

۸۸۱	[illegible]	۱۸

[illegible]

۱۸۱	[illegible]	۱۱

[illegible]

بس قدر وعده فراموش ستم پرور ہین — مجھکو ہو جیسے کبھی یاد نہ رہنیوالے
پختہ کاری ہے یہ کیون خاطر احباب پہ بار — بہل گران ہوتے ہین شاخون پہ اوترنیوالے
اونکی جوبن کی صفت اسمین لکھی ہے شاید — حرف مکتوب ہین کاغذ پہ ابہرنیوالے
نہ میری آه شرربار سے یون دہل گئے — جیسے بجلی سے جہجک جاتے ہین ڈرنیوالے
مین نہ بلبل ہون کہ اب ہاتہ مین آؤن افسوس — شل ہین مقراض پہ وبال کترنیوالے
قم نہ کہہ تو نہ ہی گر لاش تو ٹہکراتا جا — اوزمین پر قدم ناز نہ دہرنیوالے
ظلمت گور دکہائیگی ہمین روز سیاه — ایکدن ار اذ تارینگے سنورنیوالے
یہ صفائی ہے نہ یہ حسن نہ یہ رنگ نہ روپ — رخ ملائین تو اوس عارض سے نکہرنیوالے
بلبلین بزم مین ہین چہچہاتی گو نکیطرح — شمع کے گل کو نہ کترین جو کترنیوالے
ہے میر قتل کو اک جنبش ابرو کافی — خون عشاق سے او ہاتہہ نہ بہرنیوالے
میری فریاد میری آه میرے نالے ہین — تیر نکلے دل حاسد سے گذرنیوالے
ہم نہ دیکھین کبہی اوس سے رو صفائی تم — آئینہ نکلے اگر آپ مین سنورنیوالے
اپنے جوبن کو بچا آنکہہ سے نامحرم کی — دست برد نگہہ شوق سے ڈرنیوالے
خواب مین بہی نہین آتے ہین ذیسے پاون پیا — نقشے بیدار ہر اک گام پہ کرنیوالے
دیکھکر تجہہ کو حسینون کے ہوئے کٹے دانت — کٹ گئی رشک کی مانند نکہرنیوالے

زیب عنبر سے وان ہمکنار ہے
پیراہن شکیب یہان تار تار ہے

انسان کی چل شادیت کا فرخدا کو مان
چالون سے تیری فتنہ حشر آشکار ہے

آنفسے میرے اتنے کدر ہین کیون حضور
کیا باعث کدورت دل خاکسار ہے

رونیسے کام ہے اسے ہردم فراق مین
ساون کی ہے گھٹا کہ میری چشم زار ہے

ہم بات چیت کس سے کرین ہجر یار مین
اک دل تھا راز دار سو

تن تنکے اپنا اپنا سینہ وہ دیکھنے کیلئے
جوبن کی ہے

۱۳۶

ناظر غزل ہو خاک کہ خاطر نہین ہے جمع
اپنے حواس خمسہ مین یان انتشار ہے

آنکھو مین کھٹکتے ہے تن زار مین جان ہے
ٹھنڈی سی ہے نہین تپ ہجران مین ہجر

مرتا ہے میرا خون کی لگاوٹ پہ عیان ہے
بیساختہ فریاد ہے لاگ تفار

اوسکا کل پیچ پیچ کو ہر پیچ روان ہے
خوبان پریزاد مین چنچل یہ کہان ہے

پہلو مین جگہ کیون نہ اسے دلکی طرح دون
اوترنگ کیلی تیری بیرچھی کی سنان ہے

دوہری ہوئی جاتی ہے کمر لیسے نزاکت
ہلکا بھی دوپٹہ تن نازک پہ گران ہے

یہ صاف ہویدا ہے خوشی سی تمہارے
غیرون سے جو ہاتہ آئے وہ میری زبان ہے

خون ہو گئے ہیں جا کہیں دیدۂ تر سے
ایجان خبر ہے میرے دلکی تو کہان ہے

... ہیں کان میں تیرے نہ ...

خط دیکے تپہ لوگ کہتے یہ قاصد کو بتا

باطن میں کہیں ہے رگ گردن سے بھی نزدیک

کوچہ میں تیرے یار نہ فردوس سے رغبت

یکساں ہی بہار و نہ ابھی دور خزاں ہے

بے نام و نشاں ہے وہ جو نام و نشاں ہے

وہ پردہ نشیں دیدۂ ظاہر سے نہاں ہے

اپنا تو ٹھکانا نہ یہاں ہے نہ وہاں ہے

۱۲۷	ہر بات سند کیوں نہ ہو پیرو ہیں اسی کے ناظر بخدا اپنے تو قبضہ میں زبان ہے	۹

لے چلی ہے کشش الفت جلاد مجھے

قیس کہتے ہیں کبھی اور کبھی فرہاد مجھے

قبر پر آتے ہیں ہمراہ ہوا خواہوں کے

محفل غیر میں دم بھر کیلئے رہ خاموش

آپ سے کوچۂ جلاد میں جاتا نہیں میں

کبھی الجھاتے ہیں گیسو کبھی سلجھاتے ہیں

قد موزوں نہ دکھا غیر کو یوں تا تنکر

باتوں باتوں میں لوٹا ہے دم عرض نیاز

آج مقتل میں قضا نے ہی کیا یاد مجھے

یہ لقب ملتے ہیں تب تو دل ناشاد مجھے

خاک ہونے پہ بھی کرتے ہیں وہ برباد مجھے

کر نہ بدنام خدارا لب فریاد مجھے

لئے جاتی ہے وہاں حسرت بیداد مجھے

قید کرتے ہیں کبھی اور کبھی آزاد مجھے

نہ چڑھا دار پہ او غیرت شمشاد مجھے

اب تو دل اپنا سمجھتے ہیں پریزاد مجھے

۱۲	حسرت دل میں رہی جاتی ہے کیا یار ...	فصل گل میں بھی نہیں چھوڑتا صیاد مجھے	۱۳

ہردم ہمیکی گہات مین تیغِ نظر لگی تو | چاہت اِسکو میرے خون کی قاتل اگر لگی
ہم کو تو تیری یاد رہی عمر بھر لگی | تجہہ کو کہان پہ دہیان تھا اس قدر لگی
پتھر کا دل خدا نے دیا [illegible] تجہے | قسمت سے مجہہ کو بات دعا کی اثر لگی
آتش سے [illegible] دل کے لئے بن گئے زبان | رکھی نہ تو نے کچھ قدر چشم تر لگی
[illegible] کسیکی نیچی نگاہ ہو کے پائی | کچھ کچھ تو دل کی گشتگی کی خبر لگی
کیا کھا کے زخم ہم نے لی زیست کی مزے | مرہم کے ہات لذت زخم جگر لگی
کہتی ہین یاد دل ہی وصل کی شب [illegible] | دیکھو تو اتنی دیر ہو نہین سکے گھر لگی
پلائین گے وہ [illegible] میرے اضطراب کا | نالو سے گر زبان نہ تیری نامہ بر لگی
بسمل کی آنکھین کیون نہ تہ شمشیر پھر گئین | حسرت بھری نگاہ کو کسکی نظر لگی
ابرو کے عشق مین ہوئی حال سیہ کی یاد | تلوار کھا کے ہات ہمارے سپر لگی تو
[illegible] کچھ تو یاد شب غم شام ہی سے برق | اب اور آہ وہ جلا کر ہوا سے سحر لگی
[illegible] کہین نہ گئے گیسو جو ہو سو ہو | رکھین نہ گئے ہم نہ وصل کی شب بال بھر لگی

۱۳۹	ناظر دل اپنا تھام کے تم بیٹھ جاؤ گے ہاتھ تیغ [illegible] وہ ترچھی نظر لگی تو	۱۵

ساقی آپکو لازم نہین ہم خستہ حالون سے | آشنا [illegible] آشنا ہون پھر [illegible]

یہ اب سامنا ہو آئے دن کن کی بلاؤں سے
[illegible] صحرا جنون پر بکھر ذرا اُلو کی
[illegible] کر چلتی ہیں تو فتنے بول اُٹھتے ہیں
[illegible] رنگ آب طلا سی لو رہی چمکا
سیکی نرگس بیمار نظروں سے گرا تو [illegible]
[illegible] نکلی ہیں شالین نخل درد [illegible]
[illegible] جا پڑن ہوتی جو مجھ وحشی کی [illegible]
پہ سوز نہاں سے تشنہ کامی نوک کی لینا
یا مت کس نے نامی ہو گیا ہی کون فرہادی
[illegible] فوج درانی کی آمد ہے
[illegible] جنونکو ربط انداز مجنون سا
سلیقہ چاہئے کچھ دلبری [illegible]
[illegible] پنہاں ظلمت شب میں [illegible]

[illegible] زلفوں حیلوں سے ستمگاروں کی چالوں سے
بہت ایذا سہی بختی ہے [illegible] کو چھالوں سے
[illegible] میت [illegible] چھالوں سے
[illegible] کا کان کی لو [illegible] سونے کی بالوں سے
[illegible] الم اب خاک سنبھلیں گے سنبھالو نے
[illegible] میں [illegible] سے
[illegible] آئی جو [illegible] مرگ چھالوں سے
[illegible] خشک پر [illegible] کانٹوں میں چھالو
[illegible] ہیں بدگمان حق [illegible] سے
کہ مردم چشم ترکی [illegible] ہیں [illegible] کی ہالوں سے
[illegible] وہم و گمان [illegible] لیلے کی خیالوں سے
طریقہ دلبری [illegible] سیکھو [illegible] بالوں سے
[illegible] عبث تم [illegible] کی لو [illegible] بالوں سے

یہ وقت نزع ہے ہائے کس قدر غافل ہی ناظر
بچھڑتے ہیں ہمارے سرد آ میں گرم نالوں سے

جلوے تھے ایک حسن عدیم المثال کے
دیر و حرم میں شیشہ بادہ دیکھ بھال کے

تو وجد کیجیے میں ہرے آہوئے ختن کے
شیرین و شست ناز و ادا ہائے غزال کے

فرطِ خوشی سے روح بدن میں نہ رہ سکی
سامان عمل میں ہو گئے پیدا وصال کے

آمادہ اس پہ کرتی ہیں یہ اضطرابیاں
پہلو سے پھینک دوں تجھے اپنا نکال کے

میں غش نہیں ہوں آپ کے شرم و حجاب سے
چھینٹیں نہ دیجیے عرقِ انفعال کے

غصے ہوئے تو اور بھی دل لوٹ ہو گیا
آنکھوں میں اور کھب گئے آنکھیں نکال کے

احوال اپنا غیر سے کہتے تو کہدیا
اب ہونٹ کاٹتا ہوں زباں سے نکال کے

اے چرخ روز وصل عدو دے درازیاں
اُمیدوار ہم بھی ہیں شام وصال کے

اچھا ہے یار آج مجھے پھر پھیر دیجیے
دل سے جنون حسرت ارماں نکال کے

مدت کے بعد آج پھر ہیں ہمارے دن
آیا ہے روز عیش شب غم کو ٹال کے

غائب ہماری لیلی کو سر دست کر لیا
شوخی نے نازنین غنچہ ٹال کے

دیکھیں غنچے کے ہو بہو بھی ہیں یکبار
احسان ہیں سر پہ ان کے تغیر حال کے

دیتے نہیں جو گردن مینا کو بار کا
اُٹھتے ہیں عندلیب کے پنجے نہال کے

سنبل کی عطر [illegible] اُڑا یار
تھے جڑے سے جو تو کسی نازک خیال کے

خوشیاں [illegible] دلیجیے [illegible]
[illegible] جہاں کے

[illegible]		[illegible]
۱۸۱	[illegible]	۱۱

[illegible]

[illegible]

الم	[illegible]	المہ

[illegible]

کہ ہمت ہی بڑی ہے کہ جو ہین عالی ظرف
پہلے واقف ہی تہا نام قیامت سے کوئی
نقش تک دیکھنے ہین شان گہٹی جاتی ہے
اپنے دیوانہ گیسو کو ڈرانے کیلئے
کبہی کی ہے جو خطا تیر نے تیرے اور کب
واعظ اس خط رخسار کا دیوانہ ہے
لے فریاد تیرے کشتہ غم کی پس مرگ
محتسب نکر سوئے میکدہ آتے ہیں مگر

تم نے جو کو دامن جہپا رکہا
اتنے جہنہلے کہ تیرے قد نے چڑہا رکہا ہے
اوس مسیحا نے مرض اور بڑہا رکہا ہے
نام بیڑے کا حسینون نے بڑہا رکہا ہے
دل نے میرے اوس آنکہون سے اوٹہا رکہا ہے
اس ستمگار نے لکہہ پڑہ کے بہلا رکہا ہے
آسمان زیر زمین سر پہ اوٹہا رکہا ہے
صاحب کو بہی رندون نے بنا رکہا ہے

۱۴۳ [illegible] نس برتنے پہ ان سیمتنون سے نہ ظہر
ہات خالی ہی یہان دینے کو کیا رکہا ہے ۱۸

سی میری زینت سخن [illegible]
سان شاید وہ دکہائین گے خود آرائی
سپہ تاکید ہے بر سود شکیبائی کی
قلم یار کو حال شب فرقت لکہتے
عشق کا الزام لگایا مجہپر

وہم ہے بزم جہان مین مری گویائی کی
تو بہ ہمت کوہ آیا ہین شکیبائی کی
آنکہہ ہے طالب دیدار تماشائی کی
ہات آتی جو سیاہی شب تنہائی کی
اوس [illegible] اس [illegible]

جلوہ اوس کا نظر آیا تو ان لہو تھی لیتا
دست مژگان سے لیا کین مری بینائی کا

دور میں اس کے ہے زندہ کو ٹپش حرام
کیوں شکایت نہ کرین گنبد مینائی کا

شوق پا یہ جو ملکی شب ہجر سے آئے
شرم دامن کی تھی تاکید شکیبائی کا

راہ پر اوس بت کافر کو جو لانا تہا مجہے
کعبۃ العین جا جا کی جبین سائی کی

سدرہ صورت دیوار نہ ہوئے دربان
ہمسری ہو گی نہ تجھ سے سر سودائی کی

عشق نے صورت عشاق بگاڑی کیا کیا
اختیار آپ سے سیکھی خود آرائی کی

دم آخر جو نہ تھی تیشے اوٹھنے کی مجال
در جانان پہ اشاروں سے جبین سائی کا

کشتۂ تیغ کو قاتل کو جلانا تہا ضرور
تا یقین خلق کو ہو نا کہ مسیحائی کی

جان جاتی تو بلا سے جو قضا آئی تو آئے
غم گئے کا نہ ہو گا نہ خوشی آئی کی

شوق دیدار شب و روز ہے رسوائی تقاضا
قسمیں دیدی کی ہیں برائیں رسوائی کی

جو دیا داغ فلک نے اوسی سمجھے دینار
ہیج انفاس میں یوں آئے بالائی کی

نقد دل پاس اوسکے ہے [illegible] تو وصل
خاک ہوری ہو تمنا تیرے سودائی کی

١٤٤	وصل کرتے ہیں ایسی ہوتا ہے یا شرکت غیر تو یاد آجاتی ہے ناظر شب تنہائی کی	٢١

نکالے سے آہ ستمگار سے سر درد دل مسیح ملا کر		فراخ یہ بہت تیا کچھ ساتھ ہیں مشکل کر [illegible]

۱۱

١١ — ١٨٧

٧ — ١٨٨

۱۸۷	[illegible]	۱۱

الف	[illegible]	11

[illegible]

۱۱	[illegible]	۱۸۸

[illegible]

۱۷۵	[illegible]	11

۱۵۱	[illegible]	۶۱

[illegible]

۱۰	[illegible]	۱۱

عالم یہ ہے کہ تمام حیرانی ہے
پاس الفت آپکے دل سے یہ جان دور ہے
وصل مین رنج فراق و ماہیں حرمان دور ہے
دست وحشت سے کوئی آستین کی خبر لے
ہجر مین پہلو نکلتے ہین فراق و وصل کے
کہہ رہی ہے صاف مایوسی مری ہر دم یہی
منتون سے اور ہوگا آپ کو کبر و غرور
مین نکالون کس طرح کیونکر دکھلاؤن نظر
مین گریبان گر محشر مین بھی ہو سکتا نہین
دیتا ہے ہر دم خلش کیا ہے [illegible] کوئی خار
خاک مین مجھکو ملا کر کیون ہے گھبرایا ہوا
بیسروسامانی وحشت فی یہ ذا الا تفرقہ
دل جلون سے بھی [illegible] رہ سکتی نہین
دست [illegible] کھینچی صدر آہ تیر [illegible]
ترک راہ و رسم دشمن [illegible]

[illegible] دل سے دور ہے [illegible] جسم جان دور ہے
کیا قیامت ہے کہ نزدیکی کا سامان دور ہے
مضطرب ہے دل نہ جانے [illegible] دور ہے
پھر یہ کیسا ہی چاک گریبان دور ہے
پاس ہے تو دل پہ نظرون سے انجان دور ہے
جلوہ گاہ یار آجائے پر [illegible] دور ہے
رات آنے دیجئے وہ [illegible] دور ہے
جسکے تم گاہک ہو دل بھی وہ ارمان دور ہے
دسترس سے اسقدر یہ [illegible] دور ہے
دیکھنے مین گو تمہاری [illegible] مژگان دور ہے
دن قیامت کا ابھی آفتنہ سامان دور ہے
کیا اڑا دون دھجیان تن سے گریبان دور ہے
سرو گلشن سے کہین سرو چراغان دور ہے
[illegible] پیکان دور ہے
یہ بھی ہو جاوے کہ وقت عہد پیمان دور ہے

دور ہے اوس کی رخ پرنور سے یہ نقاب ان
آج حسن حیرت افزا سے نگہبان دور ہے

یاد جانان سے جدا دل ہیں غم فرقت جدا
ایک ہی مسکن ہے اور مہمان سے مہمان دور ہے

۱۵۲	شکوۂ بیداد کا ناظر مزا اتنا [illegible] کیا کریں مجبور ہیں وہ خود پشیمان دور ہے	۱۶

وہ جل جل [illegible] زمین کی ہے
کہ گریان [illegible] دلین اب کھلبلی ہے

تیرے آتش رخ کیا حال کی ہے
لگائی ہوئی تیرے دل کو لگی ہے

ہوا نخل دل خشک فرقت میں یکسر
مگر شاخ امید اب تک ہری ہے

بجا ہے شب ہجر اس کا نہ آنا
قضا کے بھی پانو کو مہندی لگی ہے

بندھی ہے رقیبوں کی امید جس پر
میرے دل کی حسرت وہ نکلی ہوئی ہے

قرار اوس کی شوخی کو اک جا کہاں ہے
غضب ہے طبیعت ہے ستم چلبلی ہے

تیری آنکھ میں قہر ہے دلفریبی
یہ سرمہ نہیں سحر ہے موہنی ہے

جو ن تم سے نکلا ہے فتنہ گری کا
قیامت کی رفتار تم سے چلی ہے

شب وصل ابھی ہے نہ رخصت ہو [illegible]
ذرا رات دیکھے دو آدھی بچی ہے

کمر یار کو بار سر قدم کیوں نہ [illegible]
نزاکت کی سینے میں کافر دلی ہے

[illegible]
تنگ ظرف کی [illegible]

گردن کیوں تہ میں مفت شمشیر ابرو	کرتا ہے شق نہیں سینہ میرا کوئی ہے
محبت کی آتش سے خالق بچائے	اور سر بھر گئی تو اودھر جا لگی ہے
سمجھتے ہیں وہ ہوشیار دل کو غافل	مرے عشق کی کشتی میں [illegible] پڑا ہے

۱۵۳	ادسے دیکھکر دل میں کہتا ہوں ناظر کوئی حور ہے یہ بشر یا پری ہے	۲۱

[illegible] جیب چپکے ملی تو آنکھ [illegible]	پردہ پردہ میں [illegible] رسوائی ہوئی
اسکو کہتے ہیں حیا میری رسوائی ہوئے	سر گوں [illegible] وہ آنکھ شرمائی ہوئی
میرے دل کی ابتری گردیا ہم ادسے	میرے سودا جس [illegible] مجنوں [illegible] ہوئی
نیکے نور دیدہ مشتاق برق حسن یار	آخرش جلوہ نے اپنی خود تماشائی ہوئی
کب ہماری خاک کا اوٹھا ہے گرد باد	ناتوانی میں نہ کب ہم سے توانائی ہوئی
وصل کا ارمان رکھا ہے عدو نے جسکا نام	آرزو سب وہ ہمارے دل کی بر آئی ہوئی
کس تردد میں ہو گیا ہے سوچ کو خاموش [illegible]	سچ کہو [illegible] تم کو کسکی یاد آئی ہوئی
خواہشوں کے ساتھ ہی رخصت ہوئیں [illegible]	نا امیدی دل میں وہ [illegible] ہوئی
خانۂ دل گھر تہ و بالا کیا ہے یاس نے	آرزو [illegible]
آسمان نے دی زمین دو گز ہمیں بعد فنا	وہ بھی صدہا فتنۂ [illegible] آئی ہوئی

ایک دن پوچھا جو اوس نے حال کیا ہو دل کا [illegible]
وان حیا ہی آنکھ مین آئی تو شرمائی ہوگی

ایک شوخی ناز سے ہر ہر عجب تیرے گمان
لب پہ خاموشی زبان پیر اک گرہ سی ہوگی

حسن اپنے پہ ناز ہے کہ آنکھیں ہیں تیری
ایک تصویر کسی کی تیری آئی ہوگی

بیقراری سے ترے کیا اک لمحہ کم ہوتی نہین
ہے یہ کس شوخ ستم پرور کی شیدائی ہوگی

اوس سے مرا پا تا جب اثنا گھبرا گیا
صدمے سو سو مرتبہ آنکھوں سے اٹھائے ہوں گی

اپنی عزت اپنا شہرہ آدمیوں کو کچھ نہ تھا
عشق میں ذلت ہی حاصل کہ رسوائی ہوگی

اب قیامت کا بپا ہونا بہت دشوار ہے
کیا اوٹھیگی اپنے قدموں کی ٹھکرائی ہوگی

وصل میں وہ التجا میری وہ اونکی بیبسی
رحم کچھ دل میں کچھ آنکھوں میں حیا آئی ہوگی

اونکی شوخی بیقراری سے میرے کیوں کر ملے
مشغلہ کچھ بھی ہو کچھ نہ کچھ شرمائی ہوگی

دل کو بہلایا میں رنگینی تیرے سیکا گو تم
وہ اگر کچھ ہو گر شیشے ہیں تو یہ ہی ہوگی

۱۵۸	راز الفت آنکھوں ہی آنکھوں میں نظر کھل گیا دیکھتے ہی دیکھتے کیا نہ رسوائی ہوگی	۲۴

روح اس رشک سے کیونکر نہ نکل جاتی ہے
دل میرا لیکے جو وہ پہلو تہی دشمن سا رہے

ہر گھڑی مسانے پہ سب ابستا نقش میں رہے
آبلے پاؤں میں کانٹے میرے پہلو میں رہے

لاکھ ہر درد کے عزیزوں نے کیا گلا پیدا گل
سوزش دل کی حرارت سے مرا تن میں رہے

پا آئے گر شکست اسکا مجھکو / نقش پا کیلئے چھپکر جو دیدۂ دشمن مین رہے

بار بار آکے حیا آنکھ سے ملجاتی ہے / دلمین کچھ ہاوس کی جگہ پاکو جو تن مین رہے

دونون جانب ہے ستم جوش جوانی ہے یک / تیرے ہی ہاتھ دلمین رہے یا تیر جو تن مین رہے

لطف وہ اپنے دیا ہے کہ تمنا ہے مجھے / دل مضطر کی ہی شوخی تیر جو تن مین رہے

جس سے ہو قطع تعلق نہیں اچھا وہ نگاہ / جو نہ چلنے کا ہی پہلو کوئی ان تن مین رہے

کشتہ نا ہے خاک ستم قاتل سے / تیغ کا خط غلامی تیرے گردن مین رہے

محبت آہ سے بیزار اگر سنتے تاثیر / شوق ہے مردمک دیدۂ شیون مین رہے

ان افسوس قدم بھی وہ نہیں چھو سکتے / برسون جو باحمائل تیری گردن مین رہے

سندین تاک جنون کی رین ہر سو ہمراہ / مدتون جیب کے پرزے تیرے دامن مین رہے

ناخن تیغ قضا تو جو اسے سلجھا دے / دم کا پھندا نہ ہماری رگ گردن مین رہے

ظلم کا ذکر ہو مجھ درد کا لطف آجائے / چھیڑ اوس نشتر مژگان سی جو ان تن مین رہے

یون نگہداشت ہوئی وحشت مین گریبانی تو ہو / کہ میر آثار نظر دیدۂ سوزن مین رہے

صورت پیک صبا عمر بسر کی ہم نے / نہ کسی باغ مین ٹھہرے نہ کسی بن مین رہے

پانو وحشت مین نکالی نہ میرا تو نے / آستین سے نکلا باہر تو یہ دامن مین رہے

کثرت رشک سے ہرگز مجھے منظور نہین / کہ تیرا دھیان ذرا بھی دل دشمن مین رہے

دلبر میں کب یہی بہولی بہلا کوئی کلی
حسن وہ شوخی ہی جو میں نے ناز لگا تیج ڈال
خون چشم شوخ قاتل میں اوتر کر رہگیا
قتل گہہ میں تیغ قاتل سخت جانی کی حضور
بیگنا ہو کی لہو سے ہوگئے سرخ اون کی ہاتہ
حسرتیں آرمیں تم پہلو میں از خود آگئے
اوس لب جان بخش کا دمساز جو پایا مجھی
دیکھکر چھپا نظر سحر اوس کی سپیدہ تھی
نور کا سانچا بنا تہا خورشید رو کا گھر بنا
بعد مردن بھی نہ چھوڑا کوچہ دلدار کو
ناگہ جیسا اوس تیغ نکالی سو سر کے درمیان
جب گشادہ راوس کا اپنی چشم دریا بار سے
سوز عشق کا فنا کی بعد بھی تہا یہ اثر

گلہ خون ہی رنگت چہرہ کا بدل کر رہگئی
یاس اوس کی آرزو دستی نکلکر رہگئی
سرخ جوڑا آنکہہ کی پتلی بدل کر رہگئی
دو قدم بڑہکر گئی دو ہات چلکر رہگئی
رشک سے مہندی کی تیری ہات ملکر رہگئی
نا امیدی دل ہی دل میں ہات ملکر رہگئی
آنکہہ ملتی ہی قضا تیور بدل کر رہگئی
تیغ پہلے تیر سے گردن پہ چلکر رہگئی
صحن میں دیوار و در دہوپ سے ڈہلکر رہگئی
روح زندان عناصر سے نکلکر رہگئی
دونو جانب آدہی آدہی رات ڈہلکر رہگئی
رنگ اپنا چرخ پر بدلی بدلکر رہگئی
شمع دم بہر میں میری تربت پہ جلکر رہگئی

۱۵۶	چشم ساقی کا اشارہ ہوکے ناظر رہگیا سکیدی میں شیخ کی گگڑی اوچھلکر رہگئی	۱۸

کوئی دم مین ہم سی بچہڑتا ہے کوئی
کبہی دل کو ہوتا کبہی جان و تن کو
یہ تحریر آنکہون کے سرمہ کی قاتل
تیری تیغ کو دیکہا ہون دم اپنا
میری سخت جانی سے ہوکر پریشان

گجر بجرہا ہے سحر ہوگئی ہے
شرارہ تمہاری نظر ہوگئی ہے
پہری پہر ترک نظر ہوگئی ہے
مجہ ایسی سے قطع نظر ہوگئی ہے
قضا منتشر کس قدر ہوگئی ہے

۱۵۹

عیان ہوکے نظرون سی پنہان ہے ناظر
چہلاوہ کسیکی کمر ہوگئی ہے

۲۳۰

راس آئے مجہے ارمان بڑی مشکل سے
اپنی ہستی کا مٹا دیہان بڑی مشکل سے
باوفا ہوتے ہین انجان بڑی مشکل سے
دل کا سہل اور ارمان بڑی مشکل سے
جوہر آئینہ مدت مین میسر آیا ؎
دل شکستہ کے ٹکڑے ہین میری جان کے ساتھ
ان کو آسان سمجہکر مین نکالون کسطرح
لکہدیا دستی غیر کا اقرار اوس کو

ناامیدی کا گیا دہیان بڑی مشکل سے
غیر ممکن ہوا امکان بڑی مشکل سے
آدمی بنتے ہین انسان بڑی مشکل سے
مشکل آسان ہو آسان بڑی مشکل سے
چشم بینا ہوئی حیران بڑی مشکل سے
درد کا پایا ہے سامان بڑی مشکل سے
دل مین گہر کرتے ہین ارمان بڑی مشکل سے
یہ بلا صلح کا عنوان بڑی مشکل سے

یہ رعب نالہ ہائے تزلزل اثر مین ہے — جنبش نہ لی جبین ہوئی
سامانِ اضطراب یہی دورانِ سر مین ہے — کچھ کچھ تو درد دل مین ہے کچھ کچھ جگر مین ہے
تن کا وجود ہیچ عدم کے سفر مین ہے — یہ ہست و بود و نقشِ قدم رہگذر مین ہے
اے ناخدا خدا کیلئے دل کی لے خبر — مجھ نامراد کا یہ سفینہ بھنور مین ہے
ٹھہرا کے نعش عاشقِ ناشاد دیکھ لی — اعجاز عیسوی کا میرا پری نظر مین ہے
خود دیکھ لین گے آپ جب آنسو بہاؤن گا — دریائے نیل پردۂ چشمانِ تر مین ہے
وہ جرعہ نوش بادۂ چشمِ خمار ہون — ساقی کے پائے ناز کی لغزش نظر مین ہے
کس شعلہ رو کا خواب مین پر چھلون پڑ گیا — اک آگ سی لگی ہوئی زخمِ جگر مین ہے
چھلہ کسیکے حلقۂ چشمِ خیال کا ہے — منت کی ٹیری یار کے پائی نظر مین ہے
دیر و حرم مین شیخ و برہمن کی تلاش — اس کے مکان مین ہے نہ وہ اوس کے گھر مین ہے
جان بخش اوس کا تلون دادرس کے دلستان — اعجاز اوس دہن مین کرشمہ کمر مین ہے
پیری سے اپنی شان فضیلت ہے آشکار — ہر مو سفید طرۂ دستار سر مین ہے
بے شبہ تیاخانہ واں ہی مقام دوست — دھوکے کی ٹٹی دیر و حرم اسکے در مین ہے
اے آفتابِ حشر ادہر مہر کی نگاہ — زاہد کے سایۂ دامانِ تر مین ہے
ہین ریگستانِ عشق کو آزادیان پسند — جوش ہوا شراب رندانہ سر مین آ گیا ہے

اشک چشم سے دہی کرتی ہے ایذا
طوفان کو جوش اشک سے آب گہر میں ہے

لمتا نہیں جو خواب کا پہلو شب فراق
عنقا کا پر کوئی میرے بالین سر میں ہے

صیاد فصل گل میں نہ چھوڑیگا زینہار
پروانے کی [illegible] پر میں ہے

تم نے لیا ہے کیا لب شیریں سے اسکا نام
مصری سی بھی تر زبان جو [illegible] مگر میں ہے

مدت سے چشم خشک کو آتی نہیں ہے کچھ
پانی کا چور آبلۂ چشم جگر میں ہے

١٦١	ناظر جواب نامہ کا آتا نہ در کنار مجھکو کلام واپسی نامہ بر میں ہے	١٤

توفیق ضبط راز نہ قدرت بیان کی
مٹی خراب ہے میرے سینہ میں رازکی

کاہک ہے تجھ سے بڑھ کے قضا میری جان کے
قاتل ہے مجھکو فکر تیرے استخوانکی

آنکھوں سے میرے نیند اڑی اسکی ہجر میں
بیدار بخت آنکھ ہوئے پاسبانکی

جو پائے گرد باد میں دلکی کدورتیں
طالب نہیں زمین ہے نہ آسمانکی

اس عشق کا برا ہو کہ سو بار قیس نے
لیلےٰ کو موہنہ سے تئیں کہیں سنا نکی

امید ہے رشک گردش دنیا کو یار
کیونکر نہ امید نیک نظر آئے آسمانکی

گو ہے زبان سے میرے تکلم لطیف تر
غالب گریبان پہ ہے خوبی زبانکی

اک بات بھی نہ سمجھے کہ ہم کون ہیں کون
اتبک خروش رکھکر سنے دو جہانکی

باد صبا سے کچھ بھی نہ سوسن کا ہو سکا
غنچے ہوئے خموش جب اس کی زبان کی

ہم تو لہو کے گھونٹ ہی پی پی کے جئیں
کہائے گلوری غیر تیرے خاصدان کی

کافی ہے سود ہے اک آہ شعلہ بار
حاجت نہیں ہے فوج الم کو نشان کی

گردش میں وقت قتل میں پھر کے پتلیاں
کیا تیغ ناز یار کو حاجت ہے سان کی

کیا حسن ہے کہ شیشۂ دل میں اتر گیا
تصویر کھینچے عکس تکلم بیان کی

عہد وفا جو ہم نے کیا تھا وہ اب کریں
اپنی زبان بھی کہیں پھیری زبان کی

پائی ہے ہم نے شوکت الفاظ نظم میں
مصری ہمیں دید کی ہر ایک بیت شان کی

دوزخ ہوا بہشت لئیں فرط رشک سے
زاہد جلے جو پیر مغان نے دوکان کی

۱۶۲	ناظر رسائی اس کی ہو دل تک تو کچھ کہوں ہے گفتگو تمام دہن تک زبان کی	۲۲

ایجان دلکشی تیری ہر ایک ادا میں ہے
آنکھوں میں موہنی ہے تو جادو حیا میں ہے

شوخی وہ تیر چشم بت فتنہ زا میں ہے
سرمہ نگاہ ناز میں کہب کر بلا میں ہے

یا تنگ ہجوم غم دل درد آشنا میں ہے
نالاں ہے روح جان میری کس بلا میں ہے

در پردہ ذکر صید دل مبتلا میں ہے
پیا کیوں کا ڈھنگ نرالا حیا میں ہے

وہ مہربان نہیں نہ سہی قدردان میں
کچھ بھی نہیں ہے ادسیہ بھی سب کچھ وفا میں ہے

دل آپکی جو زلف سیہ فام مین نہین
قسمت مین اب رسائی تقدیر سی نہین
گریان ہین اس کو توڑ کے اصنام سنگدل
رخصت پسند دشت ہے وحشی چشم کا
شوخی کسیکی دل کو میرے لیکے کیا ہوئی
یارب بخیر ہو کہین انجام کار عشق
عشق اوس کا درد ہے نہ الم ہے نہ آہ ہے
مجھسے وفا جو کی ہے تو یہ سرنگا ہے رشک
دل غش ہے جان لوٹ ہے آنکھین قسیلقیہ
غم مین تو غم سے شاد ستم مین ستم سے خوش
اوس سے میرے خاک اڑاتی ہے بعد مرگ
سرآپ تن سے کوچۂ قاتل مین اٹھ گئے
سودا ہے دلمین زلف کا ما دل ہے زلف مین
گویا وہ بت وہ ہی نہین جیسے شب وصال
معشوق ہو وفا ان سے پرسش ہی کچھ نہین

آفت مین ہے عذاب مین ہے کس بلا مین ہے
کچھ زلف یار مین ہے کچھ آہ رسا مین ہے
رقت شکست شیشۂ دل کی صدا مین ہے
اختر نشان آبلہ ہے نقش پا مین ہے
ترچھی نگاہین کہتی ہین بانکی ادا مین ہے
تشویش انتہا کی مجھے ابتدا مین ہے
کس سو نہ سے پھر کہون کہ دل مبتلا مین ہے
غیر کو اب کلام کسیکی وفا مین ہے
مین کیا کہون جو حسن تمہاری ادا مین ہے
کیا تاب ضبط اپنے دل مبتلا مین ہے
کھلتا نہین مزاج صبا کس ہوا مین ہے
خنجر کی چال تیغ کی تیزی ہوا مین ہے
دلمین بلا ہے یا کہ میرا دل بلا مین ہے
صورت ہے غیر عالم شرم و حیا مین ہے
اندھیر اس قدر میرے عہد وفا مین ہے

۸۸	[illegible]	۸۸۱

آشنائی سے الفت تہا یہ ناصح یار من
دم گہا جب گر گیا دہ ہاتہہ دیا اور بہی

قیس مجنون کی نہ ہو جید فنا مٹی خراب
دیکھے رہتا ہی غبار کو ہی لیلا اور بہی

اپنی نیرنگی دکہا کر دل ہمارا چہل لیا
رنگ لایا وہ جمال عالم آرا اور بہی

میں ہی ہوں میں یا جہاں میں دوسرا بہی ہے
تم ہی تم ہو یا نہیں ہے تم سا اور بہی

ضعف سے تار نظر پر بار ہے جسم نزار
چاہیے اس چوب کی تکیے کو ٹہکانا اور بہی

بیخودی جلوہ دکہاتی ہیں دو تو ہی حجاب
جانتا ہوں عقل پر پڑتا ہے پردا اور بہی

ہم نہیں ہیں موسی عمران کہ غش کہا کر گریں
اور بہی ہاں شوخی برق تجلا اور بہی

اپنے سایہ سے یہ نفرت عکس [illegible]
کیا غضب ہو گا اگر ہو گی تمنا اور بہی

۱۶۶ | ایک تو تہا ہی کٹہن ادسپہر جہان کو انقلاب / ہو گیا دشوار ناظر شعر کہنا اور بہی | ۷

رحمت ہو اگر رندوں پہ ابر کرم سے
کعبہ بہی گہتا ادہر تو میخانہ پہ برسے

قسمت میں گذران جو رہے دیدہ تر سے
اک لخت جگر طفل سرشک اپنی نظر سے

[illegible] چاہیے لیکن دلی نگاہ میں
پان میں بہی سر دیکا نہیں قطع نظر سے

مر مر کے پتہ وصل کا [illegible]
مٹ مٹ کے ہم آغوش تیا ہو ہی کمر سے

حال ان کی پریشانی قسمت کا رقم ہے
آہ میری الجہا ہی کو تیری [illegible] سے

ون در | نا سرم ششدر
وہ دیکھے آتے مین شب وعدہ کرکے

۱۲

ظر مین کسی عارض رنگین کا ہون بلبل
یدن جسم مین جان آئی ہے بوے گل تر سے

مرتے دم حور بہشت دیکھ لی | اوس مسیحا دم کی صورت دیکھ لی
دیکھ لی چشم مروت دیکھ لی | آپ کی صاحب سلامت دیکھ لی
جسر ڈہایا خوش قدوں کی چاہ نے | ہم نے جیتے جی قیامت دیکھ لی
ہنسکے فرمایا سوال دید پر تو | دیکھنے والون کی صورت دیکھ لی
کردیا خون بطرمے کو حرام | شیخ صاحب کی کرامت دیکھ لی
دوستون سے جو نہ ہوتا تہا ہوا | مہربانون کی عنایت دیکھ لی
روک دیکھی حرف مطلب سے زبان | دل مین رکھ کر بھی یہ حسرت دیکھ لی
آرسی حیرت زدہ گر ہے تو ہو | تم نے تو آپ اپنی صورت دیکھ لی
مل گئے ارمان ہمارے خاک مین | دلمین جب اونکی کدورت دیکھ لی
ہوگیا وہ قایل شان خدا تو | ان بتون کی جس نے صورت دیکھ لی
ہم سے یہ کیا خوب سودا ان پڑا | دل دیا اور ان کی صورت دیکھ لی
یاد ناظر کی وفا مین آگئین | جب سرہ اوسکی تربت دیکھ لی

آشنا ہو جو بس تماشے سے | اب کسی کو کیا کام ترے زمانے سے
نہ اٹھاؤنگے آستانے سے | اے فلک باز آ ستانے سے
سرفرازی ہمیں کو شایان ہے | اپنی عزت ہے سر جھکانے سے
تیرے اسرار ضبط ہو نہ سکے | کھل گیا راز دل چھپانے سے
مست دیتے ہیں بھید کب اسکا | ٹال جاتے ہیں ہر بہانے سے
لیے شوق نظارۂ گلشن تو | لے اڑا مجھکو آشیانے سے
طلب یار کا دیا دہوکہ تو | موت آئی تو کس بہانے سے
تیری رحمت سے میرے عصیان کو | شرم آتی ہے منہ چھپانے سے
ہے ہر اک شکل میں وہی جلوہ | کھل گیا دیکھنے اور دکھانے سے
کس طرح چھپ سکیں تیرے انوار | چاند چھپتا ہے خاک اڑانے سے
ہون وہ بلبل کہ [illegible] | نور جھڑتا ہے آشیانے سے
بسکہ میں خاک راہ عشق ہوا | یہ ملا اون سے دل ملانے سے
ایسے سوتے ہیں خفتگان عدم | آنکھ کھلتی نہیں جگانے سے
تیرے در پر [illegible] کاش [illegible] | نہ اوٹھون غیر کے اوٹھانے سے

زندہ مشرب ہون مجھکو اے ناظر | شوق ہے پینے اور پلانے سے

تیرے ہی جلوے ہین دیر و حرم مین کفر بھی تو ایمان بھی تو ہے
تو ہی ہے اصل اصول مذاہب وید بھی تو قرآن بھی تو ہے

ہر سبحۂ زاہد اک ہو مالا دونون کو ملتا ہے تجھ ہی سے رشتہ
درد بھی تو ہے تو ہی وظیفہ گیان بھی تو ہے دھیان بھی تو ہے

جسکو دیکھا کہ تجھ ہی کو دیکھا جس مین کہ ڈھونڈا تجھ ہی کو پایا
قلب جدا ہے تجھ سے نہ قالب جسم بھی تو اور جان بھی تو ہے

تو ہی عابد بھی معابد تو ہی ہے ساجد بھی ہے مساجد
تو ہی کعبہ تو ہی کلیسا تو ہی دھرم ایمان بھی تو ہے

ذات سے تیری سبکی ہین ذاتین پردے کی خاطر کی ہین یہ گھاتین
یہ اور وہ ہین کہنے کی باتین جن و ملک انسان بھی تو ہے

تو ہی ہے یوسف تو ہی زلیخا تجھ سے مجنون تجھ ہی سے لیلے
تو ہی ہے وامق تو ہی ہے عذرا تو ہی ادا ہے آن بھی تو ہے

طالب تو مطلوب بھی تو ہے راغب تو مرغوب بھی تو ہے
دلبر خوش اسلوب بھی تو ہے عاشق بے سامان بھی تو ہے

تیرے ہی وصل کا غم ہے جسکو ہے تیرا ہی رنج و الم ہے جسے ہر

171

11

کیون فنا نہین ہوتی تیغ ستم ای قاتل
اب سرخ میرے خون سے سبزی تری کیون ہے

نیرنگی قدرت کا دیتی ہے پتا مہندی
جب خون سے دل اسکا ظاہر مین ہری کیون ہے

دل لیتے ہو ہر پہلو تسکین ہی نہین دیتے
انجان طبیعت مین یہ مُنت بری کیون ہے

عشاق سے ضد کرنا عادت ہی سہی تیری
پھر رات میری کھوٹی دشمن کی کھری کیون ہے

اس گیسو عارض پر [illegible] جو نہین یہ بہی
فریاد کنان شب سے مرغ سحری کیون ہے

آنکھون پہ تو آ ہو کے ہی صاد [illegible] لیے
یہ راز نہین کھلتا چہرہ نظری کیون ہے

١٧٢	ناظر محفل الفت گرم کو بت قاتل سے لب خشک ہے پھر کیون نا آنکھون مین تری کیون ہے	١٧

یا خدا مرغوب دل حسن جانانہ رہے
گل رہین اور خندہ بلبل شمع پروانہ رہے

گردش گلزار ساقی تیرا میخانہ رہے
پھول سے لبریز شیشہ و پیمانہ رہے

آہ جب ملین امید وصل جانانہ رہے
یاس کے ہاتھون آخر گر گھر وہ ویرانہ رہے

چاہئے ہر رنگ مین عاشق کو دیوانہ رہے
باغ مین بلبل رہے محفل مین پروانہ رہے

ہے یگانہ دہر مین جو سب سے بیگانہ رہے
ہوش مین اپنے یہان وہ جو دیوانہ رہے

بت رہین کیون پھر تو [illegible] کیون یہ کاشانہ رہے
قافلہ مین اگر وہ صاحب خانہ رہے

گر سیہ مست روش سے آنکھون [illegible]
چشم تر چہرہ کا ہو امر گان کا خسخانہ رہے

راز سربستہ افشا کریں گے

قصیدہ در تہنیت تسہیل عالیجناب معلی القاب امین الدولہ وزیر الملک نواب فتح محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر صولت جنگ [illegible] دام اقبالہ اجلالہ مسند آرائی ریاست ٹونک دارالاسلام

دو قدم گھر سے ذرا دیکھو تو آ کر یک نظر
کس کی شادی کے یہ ساماں ہیں [illegible]

شادیانوں کی صدا گونج رہی ہے کیسی
آج کیوں جامہ سے باہر ہے [illegible]

چمن دہر میں کیا کوئی کھلا ہے گل نو
آج اترائی ہوئی پھرتی ہے کیوں باد سحر

کیوں سماتے نہیں جامے میں شگوفے لپٹے
کہیں کھلاتی ہے کیوں فرط خوشی سے گل تر

عندلیبان چمن نغمہ سرا ہیں باہم
جھومتی ہیں نکہت سے مست گلستاں میں شجر

صبح سے منتظر دید نظر آتا ہے
چشم مشتاق تماشا ہے ہر اک روزن در

باغ رحمت سے کوئی آئی ہے شاید کہ نوید
چل رہی ہے جو ہوا [illegible]

[illegible] آیا خبر نیک مبارک فرجام
اور کہا چلیے سوئے [illegible] آ کر

سنتے ہیں مسند نواب معلی القاب
ہو چکا [illegible] خوشی [illegible]

[illegible] کے واسطے [illegible]
[illegible]

اسکی سنتی ہی کیا یہی یہ مطلع موزون
ای مسلمانون تجھے سردار مبارک منظر
کام شمشیر کا دشمن کرے تیغ نظر
تر ہے مقبول خداوند دو عالم [illegible]
زیب و زینت تیری قد سے ہوئی ہے مسند کی
لوگ کہتے نہین ہین یہ جو تجھے ظل اللہ
شب برات کی راتین ہین تیرے دن عید کے
تیرے تن پر ہے تابندہ قبائے زرین
دودہ کا دودہ ہوا پانی کا پانی وہ دم عدل
مس ناکارہ بھی اکسیر کی تاثیر دکھائے
صاف باطن آپ پایا جو تیری طینت نے
تیری شمشیر عدو سوز سے [illegible] غنیم
یہ تیرا دست سخاوت کہ دریائے کرم
جسکو اک بار دیا تونے ہوا ایسا غنی
مہر سی طور یہ کرتی ہے گرہ مال سے وا

جسکی تاثیر سے [illegible] فلک پر اختر
روئے انور سے تیرے [illegible] مہ خورشید و قمر
تیرے قبضہ میں ہے تا رئید فتح و ظفر
ہے دعاؤن کیلئے باب اجابت تیرا در
سایہ انداز رہے چتر المدت سر پر
تیرا مخلوق پہ ہو رحم کا ہی سایہ [illegible]
خوش رہو اور یونہی خوب کی ہو خوشیاں [illegible]
اور ستارہ دن میں چمکتے رہے چشم اختر
[illegible] ہی تیرا الانصاف عدالت گستر
تیرے اقبال کی جو پر [illegible] اگر ڈالے نظر
دیا آئینہ کو رہنے کیلئے سو [illegible]
نامہ دولت و اقبال سے فتح و ظفر
جسکے آگے گہر لعل میں کنکر [illegible]
عمر بھر بہرہ نہ ہوئی اسکو کبھی [illegible]
ایسی [illegible] عقدہ کشا ہی تیری [illegible]

[illegible] آفت رسیدہ لوگ

جستجو ہے جس کی وہ مرغ پریدہ کون ہے   کس لیے ہیں درپے دلہا صید[illegible]

جاتے ہیں توسن کو کیوں وہ آج چمکاتے ہوئے

[illegible] تابان کی تیری تجلی کو پہونچا ہے بہم   ہے ہلال عید میں بھی چاند[illegible]

صاف کہتی ہیں لگی لپٹی نہیں کہتے ہیں ہم   دیکھکر افشان تیرے گیسوئے [illegible]

چرخ ہوتا ہے خجل تاروں کو چمکاتے ہوئے

ذرۂ افشان نہیں گرتے ہیں اختر ٹوٹکر   بجلیاں کب کوندتی ہیں [illegible]

اس [illegible] سے یہ فرد ہی کیا بد نظر   دیکھیو ہو جائے نہ خورشید فلک [illegible]

جاتے ہو کیوں رخ کے آئینہ کو چمکاتے ہوئے

گل کھلے چہکے عنادل لہلہایا سبزہ زار   [illegible] جگنو چمک کرتا جو ذرہ[illegible]

[illegible]   [illegible]

آج پھر آتے ہیں بادل برق چمکاتے ہوئے

درد محبت داغ ہجر بیکسی ۔۔

[illegible] دل کیا جانے کیوں جانتے ہیں دل لگی

ایسے اٹھ جاتے ہیں مجھکو وہ ہنسے ہوے

سب سر و ساماں کیا ہے ہم نے وحشت پہ نثار	اب گریباں سے تو دامن تک [illegible] تار تار
غرض دورِ خزاں جائے کہ اب آئے بہار	عشق میں اُس رنگ کی ہے سیر تار تار

دل ہمارا رشتۂ جاں سے ہی غم کاٹے ہوئے

سبز ناظر نے کی ہے فکر گلشن میں خلیل	فرق بہار اُس گل کے اور غنچوں کے چمن میں خلیل
[illegible] کیا ہی کپڑے پہن میں خلیل	آگ لگ جائے وہیں پھولوں کے خرمن میں خلیل

گر نکل جائیں وہ برقِ حسن چمکاتے ہوئے

ہار تہنیت شادی صاحبزادہ محمد عبد السمیع خانصاحب خلف اکبر جناب
[illegible] الامرا منتظم الملک صاحبزادہ حافظ حاجی محمد عبد الرحیم خانصاحب بہادر مظفر جنگ

آپکو عبد السمیع خان یہ سہرا	ہے یادگارِ شادیِ جاوداں سہرا
[illegible] رضِ نوشہ کا اک شگوفہ ہے	گلوں کا کہتے ہیں جسکو کہ ہم زباں سہرا
عجب لطف سے تقریبِ رشتہ داری ہے	بنے بنی کے بندھا ہے یہاں وہاں سہرا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سہرا بتقریب شادی بدر الامرا صاحب [illegible]

چین گل ہے بالیقین سہرا ۔ [illegible] یاد کیا

مصرعے ہیں دو چند تابش رخ ۔ ماہ سے بڑھ کے ہے سہرا

گھر والوں نے گوندھ کر لائے ۔ میرے نوشہ کا بنا سہرا

نجم میں ہے چنا چنین کیا کیا ۔ دیکھ کر نیر انہ جبین سہرا

ہے ایک حسن میں سہ چند ۔ رخ پر نور اور جبین سہرا

ہے ادا اور کی دلربا یا یہ ۔ کیا ہی واللہ ہے حسین سہرا

کوئی کہتا ہے بدر ہی ہے مثل ۔ کوئی یہ کہتا ہے نہیں سہرا

مس ہوا ہے یہ زلف نوشہ سے ۔ کیوں نہ ہو رشک مشک چین سہرا

کیوں نہ پھولے خوشی سے ای ناظر ۔ رخ نوشہ کے ہے قرین سہرا

سہرا بتقریب شادی صاحبزادہ محمد احسان اللہ خان صاحب بہادر

ہے جلوہ گری کا سہرے کی ۔ دل ستانی ہے کہری سہرے کی

بزم میں کیا پہرتی ہے اڑتی ہر سمت ۔ بن گئے بو [illegible] پری سہرے کی

غنچہ ساں گل [illegible] دل ۔ کہل گئی صفت پری سہرے کی

[illegible] ہو — دشمنوں کا دوست ہے اپنوں سے بیگانہ رہے

[illegible] — تا کجا وحشت سرائے مرگ کا شہرہ رہے

مسلک شیخ و برہمن ایسا ہو جائے اگر — رشتہ زنار میں تسبیح کا دانہ رہے

گر نہیں مصور تو تو اونکی صورت ہی سہی — دل ہی اگر کعبہ نہیں رہتا صنم خانہ رہے

ہو نہیں سکتی جو پوشش دور صہبائی الست — کیوں نہ ہر دم لب پہ اوس ہوئی مستانہ رہے

چاہنے والونکو تیری چاہئے ہی اک رشک پری — تو بھی تیری دیوانوں کا دیوانہ رہے

ہے تقاضا کمال خوبی اعجاز عشق — شمع جب گل ہو تو بلبل نکی پروانہ رہے

فخر خدا کا ہے تسخیر شیخ و برہمن — اس کا یہ کعبہ رہے یا اوس کا بتخانہ رہے

چشم میگون کا اشارہ ہے نہ دعوے سکاریگے — رات دن آتشوں گر دین یمانہ رہے

۲۱	کرد حیلے بھول جائیں دشمن روبہ خصال ہمیشہ تا ظفر ادہر سے بہی ہوشیار رہے	۱۷۳

ستم جو دل پہ کیا کیا کریں گے — جو بے پردہ ہو کر وہ پردہ کریں گے

بڑی بیوفائی جفا کیا کریں گے — وہ جھوٹے ہیں وعدہ کو سچا کریں گے

ہم اشعار حسن پیدا کریں گے — حسینوں کی تصویر کھینچا کریں گے

کیا ہے نہ اقرار پورا کریں گے — وہ تا حشر امروز فردا کریں گے

[illegible] سے سند اگر [illegible] — [illegible] اچھا کرین گے
[illegible] کی حالت بری ہے — وہ اچھا کرین [illegible] تو اچھا کرین گے
[illegible] جس کو ہم بھی دیکھو نہ مانو — یہ بخت ور پردہ رسوا کرین گے
[illegible] ندامت گوارا [illegible] — وہ اس قطرہ کو دریا کرین گے
[illegible] اس الفت ہی تم کو — ڈرو کیون عدو کیا تمہارا کرین گے
[illegible] گے ہم ہستی روح و تن کو — اگر تم کو اے جان پیدا کرین گے
ہماری زبان اور تمہاری شکایت — نہ ایسا کیا ہے نہ ایسا کرین گے
سر اوس سنگ در پر کرین گے تصدق — تقدر کے لکھے کو پورا کرین گے
[illegible] گی یون ہی حسن کی لن ترانی — یون ہی دیکھنے والے دیکھا کرین گے
[illegible] کو [illegible] ہوئے ہے تحیر — [illegible] وہ کس پردا کرین گے
میری بخت ناساز کب یہ خبر تھی — شب وصل تا صبح سویا کرین گے
[illegible] راہ [illegible] آسان لانا تو — قیامت در انداز برپا کرین گے
[illegible] آس تو رہی — نہ ایسے محبت کا دعوا کرین گے
[illegible] وصل ہے [illegible] سنگدل مین — یون ہی ہم مومن دگر ترسا کرین گے
سنا ہے [illegible] وفا کی تو — دغا یہ کرین گے تو ہم کیا کرین گے

[illegible] — تو فقط ہے میری آنکھوں میں اپنے جیسے میں زر [illegible]
[illegible] حرفت — نام کو بھی نہیں عیب کے سوا مجھ میں ہنر
[illegible] — میں ہی واقف ہوں کہ جو حق نمک ہے مجھ [illegible]

چھوڑ کر جاؤں کہاں میں دولت کو تیری — کہ ہوئی ہے میری یاں عمر گراں مایہ بسر
نہیں دیتی مجھے رخصت یہ شرافت میری — تیرا کھلا کے پہروں ہاتھ پیار [illegible]
میرے آقا بھی میں کرتا ہوں ہر وقت دعا — تو سلامت رہے لڑکا کہ نہ لے میری خبر [illegible]
پلتا ہوں سایۂ دامن میں ترا اور پہلے — شکر ہی کرتا ہوں جس طرح سے ہوئی [illegible]
حال گذران کا کہتے ہوئے شرم آتی ہے — پردہ پوشی کو شرافت کا نشانہ [illegible]
اب نہیں سمع خراشی کی ضرورت ناظر — میرے سرکار کا ہے دستِ سخاوت [illegible]
ختم کر ختم تو از بہر دعا ہاتھ اُٹھا — اور یہ کہہ دے کہ ای مالک [illegible]
میرے نواب فلک جاہ کی ہو عمر دراز — دور افکار رہے جب تک ہیں خورشید [illegible]

خورم و شاد رہیں دوست تو دشمن پامال
سرکشوں کے رہیں مقلوب سدا کاسۂ سر

[illegible] پیا دیدیہ مجھے
[illegible] شہید ہے مجھے

	ٹھمری	
[illegible] ہے	بن سیّاں مو [illegible] پی پی پی پی [illegible]	رِم جھم جھم بدرا اُونہہ آئے کویل کوکے مورا جہنکار رے

ناظر پیا پردیس سدھارے
اُون بن سکھی موئے کچھ نہ سہائے

خمسہ بر غزل جناب مخدومی کرمی اُوستاد نواب محمد سلیمان خان صاحب بہادر آسد لکھنوی

وہی ہے کعبہ دین وہی بتکدا بھی ہے — وہی اذان وہی ناقوس کی صدا بھی ہے
وہ آشنا بھی نہیں اور آشنا بھی ہے — ملا ہوا ہی سب سے وہی جدا بھی ہے
خودی اوسی کو ہے زیبا وہی خدا بھی ہے

ابھی ہے موسم بہار کا بھی ہے — بہم ہے ساز طرب محفل غنا بھی ہے
[illegible] پہ سر چرخ صاعقا بھی ہے — ہزار شکر کہ گلشن بھی ہے گھٹا بھی ہے
شراب ناب ہے پہلو مین دلربا بھی ہے

نہ یہاں کی خبر محتسب ذرا بھی ہے — یہ جادہ ہے کہ بُرا بھی ہے اور بھلا بھی ہے
جلیس بادہ کشان شیخ وقت کا بھی ہے — شریک جلسۂ رندان مین پارسا بھی ہے
شراب خانے مین مسجد کا بوریا بھی ہے

جو لیت تک آتی ہے [illegible] کہہ گر
صنم کدہ مین جبین سائیان جو کرتا ہون
ت کا کچھہ لکھا ہی ہے
ریاض حسن سے کب بہرہ ور نہین آ...

بہر روش ہی و لیکن یہ مجہہ کو ترسائی — شمیم کاکل عنبر فشان نہین لاتی
پہر کیا ہوئی میر سحاب سی کچھہ ہوا ہی ہے

بساط کیا ہے میری اور کیا ہیں مقدور — کہ مین بلاؤن اور آجاوے وہ بت مہ...
ولیک جذب ہے اس کا جہان مین مشہور — جدہر یہ کہنچتا ہے اوسکو ہی کہنچتا...
دل اپنا کاہ ہی ہے اور کہربا ہی ہے

عدم وجود ہو جس شے کا وہم سر تا سر — پہر اوس کو ڈہونڈہ نکالی کوئی بہلا...
جو صاف بات ہے وہ کیونکہون نہ مین منہ پر — یہ ٹہر سکے تا وہم آئی بلا نہ ہو مجہ...
تمہاری زلف رسا ہو کے نارسا ہی ہے

ریاسے عار ہو اہل دل سے نفرت ہو — خدا کی یاد ہو ہر وقت کنج عزلت...
طلب کرے نہ کسی سی ہزار حاجت ہو — گدا کے لین جو پابندی قناعت...
تو بڑہ کے مسند شاہی سے بوریا ہی ہے

...لی وہی دن ہے روز عید مجھے   بار...

ہے ایک عمر سے اس بات کی امید مجھے   برین و...

کہ مدعی کی غرض میرا مدعا بھی ہے

یہ بات بزم میں کہنی تھی دل مضطر کو   کہی بھی تھی تو کہی [illegible] موقع پر

جواب دینے میں کس طرح سے نہوں ششدر   سوال وصل پہ وہ ہاں نہیں کہیں کیونکر

میرا بھی دھیان ہے کچھ پاس غیر کا بھی ہے

وہ ستعد ہیں ہر انداز سے ستانے پر   مگر کسے ہوئی ہیں دل میرا دکھانے پر

نہوں نثار ہوں اس گون کے روٹھ جانے پر   زراہ طنز وہ بولے میرے منانے پر

یہ سنتیں ہیں عبث کوئی یاں خفا بھی ہے

میاں دیر و حرم میں بدیدۂ وحدت   تو دونوں جا پہ وہی ہے رونق و زینت

ہر شکل میں ناظر وہ ہے بہر صورت   ہر ایک سے ہے اوس سے موافق ہر ایک کی ملت

وہ رند بھی ہے اسد اور پارسا بھی ہے

[illegible] عین الدولہ وزیر الملک جناب نواب حافظ محمد ابراہیم علیخان صاحب بہادر متخلص خلیل

7745   والیٔ ریاست محمد آباد عرف ٹونک